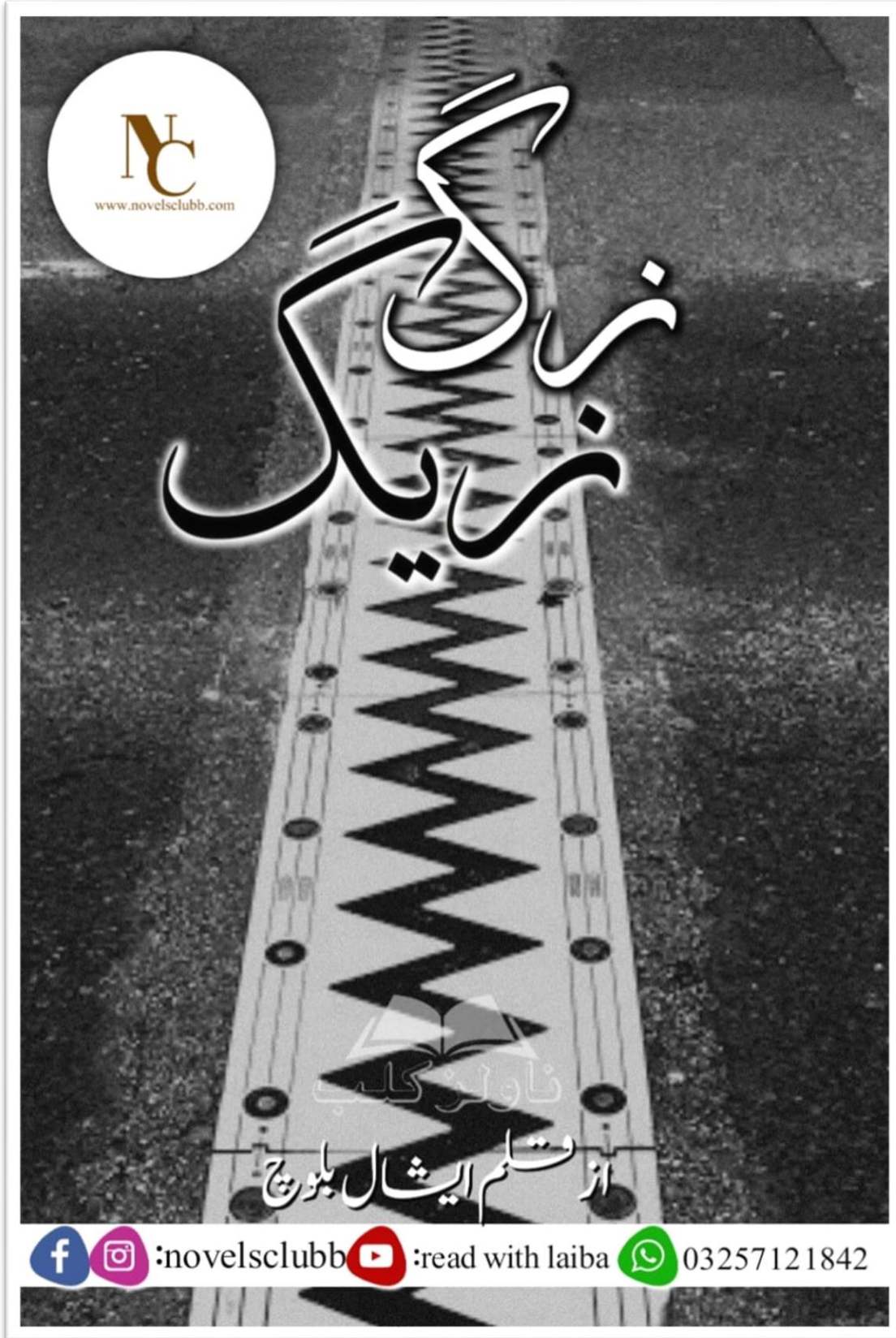


زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ



زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

زگ زیگ

از قلم

www.novelsclubb.com
ایشال بلوچ

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

رات گہری تھی آسمان میں دور کہیں بجلی چمکی وہ اٹھ بیٹھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسی برے خواب " سے جاگی ہو۔۔

ہاں برا خواب جو وہ روز دیکھتی تھی۔۔ ہلق میں پیاس کی وجہ سے جیسے کانٹے آگ آئے " تھے۔۔ وہ اٹھی پیروں میں چپل اڑ سے اور چادر اپنے گرد لپیٹتی کچن کی طرف آئی۔۔ پانی " پینے۔۔

باہر بارش شروع ہو چکی تھی وہ بھی تیز۔۔ "سنہرے بال کھلے کندھوں پر بکھرے ہوئے " تھے چہرہ اسپاٹ سا تھا۔ کچن میں آکر رینک سے گلاس اٹھا یا ڈسپینسری سے پانی کا گلاس بھر کر وہ پیچھے مڑی۔۔ وہ وہیں ساکت ہو گئی۔۔ اس نے کسی کو بلانے کی کوشش کی لیکن مقابل نے۔۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو منا کیا۔۔ لڑکی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ "دوبارہ کسی کو بلاتی۔۔

وہ لڑکا پورا بھیگا ہوا تھا شاید باہر بارش میں "بھیگ گیا تھا ہوڈی کی ہیڈ سر پر گرائے اس کے " قریب آیا۔۔

"وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کون۔ ہو۔ تم۔ اس نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔"

"لڑکے نے ہڈی کی کیپ اتار دی دور کہیں بجلی چمکی۔۔"

تم۔۔ "وہ بالکل شل ہو گئی پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور کرچی کرچی ہو گیا۔۔ وہ وہاں"

سے بھاگتی ہوئی بغیر پیروں میں چبھی کرچی کی پرواہ کیے اپنے کمرے میں آئی دروازہ لاک کیا اور

"وہیں دروازے سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔"

"میں نے زندگی میں سب سے بڑا غلط فیصلہ کیا یہاں آ کے (وہ زیر لب بڑ بڑائی۔۔"

یہ کراچی میں ایک حویلی نما بنگلا تھا بہت بڑا اور خوبصورت۔۔ ملک حسین کے دو بیٹے اور ایک"

بیٹی تھی جو شادی کے بعد بھی یہیں رہتی تھی جس کی تین اولادیں تھیں ایک بڑا بیٹا جاب کے

سلسلے میں بیرونی ملک تھا باقی دو بچے ایک بیٹی ایک بیٹا اور شوہر ایک دہشتگردوں کے حملے میں

"شہید ہوئے تھے باقی ملک۔۔"

"حسین کے دو بیٹے تھے۔۔ ایک حیدر ملک۔۔ اور حماد ملک۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

تھے حیدر ملک کی دو شادیاں ہوئیں تھیں ایک بیوی اور بیٹی باہر کی تھیں۔ لیکن اب اس کا کوئی " آتہ پتہ نہیں تھا۔ حیدر ملک کی دوسری بیوی ملک حسین کی سگی بھتیجی تھی زرنور بیگم ان کی بھی " ایک ہی بیٹی تھی ماہم۔۔ ماہم اس گھر میں سب کی لاڈلی تھی۔۔۔

" باقی حماد ملک کی چار اولادیں تھیں زین زار اخدیجہ اور زید۔۔۔ "

زین کی شادی کو دو سال ہوئے تھے۔۔ اور زار شادی کے دو سال کے بعد ہی بے واہ ہو کر " اپنے ماں باپ کے گھر میں تھی باقی دو بچے ابھی پڑھ رہے تھے۔۔۔

" کمبل سے ایک ہاتھ نکلا اور سیدھا جا کر چیکھتے الارم کے منہ پر پڑا۔۔۔ "

" یہ تھی حسین ولا کی لاڈلی ماہم۔۔۔ "

اٹھ کر جلدی پیروں میں چپل اڑ سے۔۔ اور واشر روم کا دروازہ دھڑام سے بند کیا۔۔ کبھی جو یہ " لڑکی وقت پر اٹھے باہر سے زرنور بیگم کی آواز آئی۔۔۔

اگلے کچھ پلوں میں ماہم ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بال سکھا رہی تھی دیوار پر لگے گھڑیاں پر " وقت۔۔ دیکھا اس کے پاس صرف دس منٹ تھے یونیورسٹی کے لیے تیار ہونا تھا۔۔۔

" تیار ہو کر وہ اپنے روم سے باہر نکلی۔ اور اوپر جاتی سیڑھیوں پر کھڑی ہو گئی۔۔۔ "

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

خدیجہ خدیجہ آویونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔ "وہ رینگ پر کمر ٹکائے وہیں ہی کھڑی تھی" زید اپنی تیز رفتار سے آتا چانک ماہم کے قریب آ کر رک گیا۔۔۔

اللہ نے میرے تایا کو ایک ہی اولاد دی ہے وہ بھی چھپکلی اللہ معاف کرے جہاں دیکھو چیبکی، "پڑی ہوتی ہو کیا مسئلہ ہے۔۔۔ زید نے اس کو چڑانہ چہا۔۔۔

زید اللہ کی قسم کبھی میرے ہاتھ لگے نہ منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔ ماہم نے دانت پستے ہوئے "جواب دیا۔۔۔

"ہاں تم جیسی چڑیل سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے۔۔۔"

"دفا ہو جاو یہاں سے۔ میں خدیجہ کو بلانے آئی ہوں یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں ہم۔۔۔"

تم کو بھی میرے ساتھ دفا ہونا ہو گا کیونکہ ابا حضور نے حکم صادر کیا ہے کہ آپ دونوں "منیمس کو میرے ساتھ یونی جانا ہے۔۔۔

"اللہ تمہارے ساتھ چچا جان نے ایسا کیوں کہا۔۔۔ ماہم کے منہ کے زاویے بگڑے۔۔۔"

کیونکہ جو گاڑی تم لوگوں کو یونی لے جاتی ہو وہ خراب ہو گئی ہے۔۔۔ اس لیے تم دونوں کو آج "میرے متھے مار دیا ہے ابا حضور نے۔۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ماہم چلو یار چلیں خدیجہ سیڑھیاں اترتی آئی۔۔"

"ہاں چلو آج اس سڑے ہوئے تربوز کے ساتھ چلنا پڑے گا۔۔"

"ہائے اللہ ماہم میرا بھائی ایسا بھی نہیں۔ خدیجہ کی آنکھوں میں شرارت تھی۔ میرا بھائی ہراہرا"
"تربوز ہے۔۔ خدیجہ نے مسکراہٹ دبائے کہا۔۔"

"اور زید نے خدیجہ کو آنکھیں دکھائیں۔۔۔"

"وہ لوگ یوں ہی لڑتے جھگڑتے یونی کے لیے نکل گئے۔۔۔"

"دوپہر کے دو بج رہے تھے زرنور بیگم کچن میں مصروف تھی اتنے میں زریٰنہ بیگم ایک کنٹینر"
"لے کر اس کی طرف آئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بھابھی بھابھی۔ زریٰنہ بیگم نے آواز دی۔۔"

"زریٰنہ میں یہاں ہوں یہاں ہی آ جاؤ۔۔ زرنور بیگم نے کچن سے آواز دی۔۔۔"

"کیا حال ہیں زریٰنہ۔۔۔"

"ٹھیک ہوں آپ بتائیں کیا پکار ہی تھیں۔۔ زرنور بیگم نے ان سے پوچھا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

گوئی گوشت بنا رہی تھی۔۔۔ مسکرا کر انہوں نے جواب دیا۔۔ خاندان میں ان دونوں دیورانی " اور جیٹھانی کے پیار کی مثالیں دیا کرتے تھے۔۔۔

" اور میں کو فٹے لیکر آئی ہوں آپ کے لیے پہلے آپا کو دے کر آئی ہوں۔۔۔ "

تم تو زینہ آتی ہی نہیں یہاں۔ میں ہی آتی ہوں ہر دفا آپا سے ملنے آتی ہوں تو تمہارے پاس " ضرور آتی ہوں۔۔۔

آپا سے یاد آیا بھابھی آپا کے پاس چلیں وہ اکیلی ہوتی ہیں سارا دن میں سوچ رہی ہوں زارا کو " کہوں آپا کے ساتھ جا کر رہے ان کا دل لگا رہے گا۔۔۔

" ہاں دانی بھی تو ابھی واپس نہیں آیا بیچاری آپا نے بہت دکھ سہا ہے۔۔۔ "

" ہاں حسن بھائی حیات تھے تو ان کے جیسا خوش اس خاندان میں کوئی نہیں لگتا تھا۔۔۔ "

" ہاں بھابھی یہ بچے کب تک آئیں گے مجھے تو ان بچوں کے علاوہ گھر خالی خالی لگتا ہے۔۔۔ "

میں سوچ رہی ہوں کے ایک فیملی ڈنر رکھ لوں۔ " بھابھی اتنے دن ہوئے ہیں ہم سب لوگ " اکٹھے نہیں ہوئے ماموں جان (ملک حسین) کے بعد تو ہم جیسے بکسر گئے ہیں۔۔۔

" کہہ تو سچ رہی ہو۔۔۔ زر نور بیگم نے تائید کی۔۔۔ "

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

دوسری جانب خدیجہ اور ماہم یونی کی لان میں بیٹھی ہر آئے گئے پر تبصرے کر رہیں " تمہیں --- "

" یار خدیجہ تمہیں نہیں لگتا یہ جو سامنے لڑکی بیٹھی ہے زیادہ آور میک اپ کرتی ہے --- "

نہیں یار سہی تو کرتی ہے ہم دونوں زیادہ میک اپ نہیں کرتیں شاید اس لیے تمہیں لگ رہا " ہے --- خدیجہ نے اس سے کہا --- "

" نہیں یار زویا بھی تو ہے نہ کتنی کیوٹ ہے --- ماہم نے پھر اسے ایک مثال دی --- "

" کونسی زویا زویا شکیل یاں زویا ناصر --- " خدیجہ نے نا سمجھی سے کہا --- "

" آف کورس زویا شکیل یار کتنی کیوٹ ہے --- "

" رہنے دو تمہیں میرے علاوہ ہر کوئی کیوٹ لگتا ہے --- ماہم نے چڑ کر کہا --- "

" ویسے ہماری زویا کتنی پیاری ہے --- خدیجہ نے کہا --- "

" وہ تو ہے --- ماہم مسکرائی --- کیونکہ زویا اس کی فیورٹ خالہ زاد تھی --- "

" اچھا سنو گھر کب چلیں --- خدیجہ نے اسے کہا --- "

" چلتے ہیں تھوڑی دیر میں --- " ماہم نے بزاریت سے کلانی پر بندھی گھڑی دیکھی --- "

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"ہاں چلو بھا بھی بھی آج آئیں ہو گئی۔۔ خدیجہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔"

"کتنے دن ہوئے ہیں حشام کو نہیں دیکھا میں نے خدیجہ نے اپنے بھتیجے کا نام لیا۔۔"

"اوہ نو چلو دیر ہو گئی ہے۔۔ ماہم بھی اٹھی۔۔"

"وہ دونوں ساتھ چل دیں۔۔۔"

"اگلا دن حسین ولای میں بہت ہی دل کش تھا آج خدیجہ اور ماہم یونی نہیں گئیں تھیں۔۔"

وہ دونوں اوپر چھت پر بیٹھی تھیں ساتھ میں صبا بیگم بیٹھیں تھی ان کی پھوپھو۔۔ وہ تخت پر
"بیٹھی تھیں۔۔ خدیجہ اور ماہم پاس پڑے ایک بڑے سے لکڑی کے جھولے پر بیٹھیں تھیں۔۔"

سردیوں کے دن تھے تبھی وہ لوگ دھوپ میں بیٹھیں تھیں ان کی سردیوں کی چھٹیاں ایسے
"ہی گزرتی تھیں۔۔۔"

"زارا پاس پڑے پرندوں کے پنجرے کے قریب کھڑی انہیں دانا ڈال رہی تھی۔۔"

"پھوپھو ان پرندو کو ہم آزاد کریں پتا نہیں زار نے کیا سوچ کر یہ کہا تھا۔۔"

"بھلے بیٹا تم انہیں آزاد چھوڑ دو لیکن یہ واپس یہاں ہی آئیں گے ان کا یہ گھر ہو گیا ہے۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"پھوپھو پھر لوگ کیوں نہیں لوٹتے۔۔ زارا نے مایوسی سے کہا۔۔"

"لوگ بھی لوٹتے ہیں اگر اس دنیا میں ہوں ضرور لوٹتے ہیں۔۔"

"زارا وہیں رکھی ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔۔"

"پھوپھو میں اتنی بد نصیب کیوں ہوں میں تو ہار گئی میرا سب کچھ چلا گیا میں اکیلی رہ گئی۔۔"

ایسا نہیں کہتے بیٹا تم اکیلی نہیں سب سے پہلے تمہارے ساتھ تمہارا اللہ ہے۔۔ اس کے بعد"

"تمہارا سارا خاندان ہے اللہ کبھی اپنے بندے کو اکیلا نہیں چھوڑتا۔۔"

صبا بیگم اٹھ کر زارا کے گلے لگ گئیں اور زارا رودی ماہم اور خدیجہ کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل

"آئے۔۔"

زارا وہیں سے اٹھ کر تخت پے آکر بیٹھ گئی تو ماہم اور خدیجہ بھی ان کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں کچھ

"ٹائم بعد ماحول ٹھیک ہو گیا۔۔"

"وہ چاروں کینوں کھا رہی تھیں اور بچپن کی باتیں کر رہیں۔۔"

"پھوپھو آپ کو یاد ہے بچپن میں۔ میں اور دانی بھائی کتنا لڑتے تھے۔۔ خدیجہ نے کہا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ہاں تم دونوں کی اکثر لڑائی ہوتی تھی کیونکہ تم دونوں کی پسند جو ایک ہوتی تھی جو چیز تمہیں " اچھی لگتی تھی وہ اس کو بھی اچھی لگتی تھی۔۔۔"

ہاں پھوپھو دانی سے یاد آیا سے پورا دیر ھ سال ہو گیا ہے وہ یہاں نہیں آیا۔ فون پے آپ کی " بات چیت ہوتی ہے۔۔۔ زار نے صبا بیگم سے پوچھا۔۔۔"

" نہیں پورا ہفتہ ہو گیا ہے اس نے بات نہیں کی مجھ سے۔۔۔"

پتہ ہے بیٹانچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو ماں باپ ترس جاتے ہیں ان کی شکل دیکھنے کو ہی وہ " پتہ نہیں کہاں مصروف ہوتا ہے آج کل۔۔۔"

" آنے دیں پھوپھو اس دانی کو ایسے کان کھینچوں گی کے آئندہ یہ غلطی نہیں کرے گا۔۔۔"

زار اسب کزنز سے بڑی تھی سب اس کو آپی بولتے تھے اور وہ خود بھی سب پر روب جمانی " تھی۔۔۔"

"۔۔۔ (university college London) کی جان تھی ucl عینی"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

وہ تیار ہوئی اور ایما کو اٹھایا خود یونیورسٹی کی طرف چلی گئی۔۔ وہ آکر سوزی اور عزیزقہ کے ساتھ " لان میں بیٹھ کر بکس دیکھنے لگی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کی نظر پاس درخت تک گئی وہاں " سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی کیونکہ اس کو دھوپ اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

" کہاں جارہی ہو عینی۔۔ سوزی نے پوچھا۔۔۔ "

دھوپ لگ رہی ہے یار میں اس درخت کے نیچے بیٹھتی ہوں۔۔ عینی نے اپنا بیگ اٹھاتے ہوئے " کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے ہمیں ابھی سردی ہو رہی ہے تم جاؤ پھر ہم بھی آتے ہیں۔۔ سوزی نے واپس " بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

عینی اس درخت کے نیچے آکر بیگ تنے کے ساتھ رکھ کر وہاں ہی ٹیک لگا کر بیٹھ گئی آنکھیں " "موندے اس کو بخار تھا۔۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ کسی نے اسے پکارا۔۔۔

اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہاں ایک لڑکا کھڑا تھا۔،، پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے " وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

" عینی نے بھنویں آچکا کہ اس سے پوچھا۔۔ مطلب کیا۔۔۔ "

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"یہ میری جگہ ہے۔۔ اس نے درخت کی جانب اشارہ کیا۔۔"

"عینی نے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔۔ یہاں تو کہیں بھی تمہارا نام نہیں لکھا۔"

"اُٹھ رہی ہو یاں نہیں۔۔ اس لڑکے نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔۔"

"کیوں میں کیوں اُٹھوں بیٹھنا ہے تو بیٹھو ورنہ راستہ وہ ہے۔۔ اس نے چھوٹی سی سڑک کی طرف"

"اشارہ کیا جو یونیورسٹی کے اندر ہی بنی ہوئی تھی۔۔"

تمہارا دماغ خراب لگتا ہے اور مجھے کوئی شوق نہیں پاگلوں کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔ وہ واپسی کے"

"لیے مڑا۔۔"

"اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں بدماغ کے ساتھ بیٹھنے کا۔۔ عینی نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ مٹھیاں بھینچے وہاں سے نکل گیا۔۔"

عینی کو ایک تو بخار تھا اوپر سے اس لڑکے سے جھڑپ ہو گئی تھی۔۔ وہیں آلتی پالتی مار کر بیٹھ"

"گئی۔۔"

"کیا ہوا ہے عینی۔۔ ایما سیدھا اس کے پاس آئی۔۔"

"بخار ہو گیا ہے یار۔۔ عینی نے آنکھیں بند کر کے ٹیک لگالی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"میڈیسن لیس پھر۔۔ ایمانے فکر مندی سے پوچھا۔۔"

"نہیں۔۔ عینی نے نفی میں سر ہلایا۔۔"

"پاگل ہو کیا ابھی چلو چلو کینیٹین ٹیبلٹس ہیں میرے پاس اٹھو۔۔ ایما کو شدید غصہ آیا۔۔"

"اچھا چلو کلاس کا ٹائم ہوا ہے چلو۔۔"

"نہیں پہلے میڈیسن پھر کلاس۔۔ ایمانے حتمی فیصلہ سنایا۔۔"

"اوکے چلو۔۔ عینی نے بھی ہار مان لی۔۔"

"کینیٹین کے بعد وہ کلاس لینے چلی آئیں۔۔"

کلاس روم میں اس کو لگا کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔۔ اس نے دیکھا وہ ہی لڑکا اسے دیکھ رہا تھا"
www.novelsclubb.com
"اس کی نظریں ملی عینی نے منہ موڑا اور پھر اس نے دوبارہ وہاں دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔"

"اس نے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔۔"

"یونیورسٹی سے واپس آ کر ایما سو گئی۔۔ اور عینی بیٹھی سوچ رہی تھی وہ کون ہے۔۔"

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

آج کا دن حسین ولایت میں ایک خوبصورت دن تھا آج اس گھر کے سب کے لاڈلے حشام کا " برتھڈے تھا۔۔۔"

"اوپر والا پورا پورشن ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔۔۔"

"زوبیہ (حشام کی ماں) ادھر ادھر کام کر رہی تھی۔۔۔"

بھابھی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئیں۔۔۔ خدیجہ جو خود تیار ہو کر اپنے روم سے نکلی تھی بھابھی " کو ایسے دیکھ کر اس کو عجیب لگا۔۔۔"

"ہاں بس جا رہی ہوں یہ چیزیں تھوڑی سیٹ کر دوں۔۔۔"

"بھابھی آپ جائیں میں اور ماہم کر دیں گے یہ سب اور زارا آپ کی کہاں ہیں۔۔۔"

وہ پھوپھو کے پورشن میں ہے اور تم لوگ پکا کر لو گے نہ۔۔۔ زوبیہ نے ایک بار پھر تصدیق کرنی " چاہی۔۔۔"

ہاں ہاں بھابھی آپ جائیں مہمان آنے والے ہونگے۔۔۔ اس نے زوبیہ کو تسلی دے کر اپنا " سیل فون اٹھایا اور ماہم کو کال ملائی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہیلو ہاں ماہم تیار ہوئی تم۔۔ اس نے بلو نرکا پیکٹ اٹھاتے ہوئے اس سے پوچھا فون کان اور " کندھے کے درمیان پہنسا ہوا تھا۔۔

"ہاں میں بس ریڈی ہوں کیوں۔۔،، ماہم نے اپنا مکمل جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔"

"اوپر آؤ اور کچھ سیٹنگز کرواؤ۔۔"

اوکے میں آتی ہوں ابھی۔۔ ماہم فون رکھ اپنے روم سے نکل کر سیدھا زینوں پر چڑھنے " لگی۔۔

"روکو ماہم۔۔ ماہم نے پیچھے دیکھا تو زید کھڑا تھا۔ ہاں بولو۔۔"

"یہ کیا ڈرٹی بن کر آگئی ہو۔۔ زید نے تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ اس کو کہا۔۔"

اچھا اور جو تم ابھی ڈرٹو کے نانا بنے کھڑے ہو۔۔ ماہم نے لڑاکا عورتوں کی طرح ہاتھ کمر پر " ٹکائے۔۔

تمہیں تو صاف ستھرے لوگ ہضم ہی نہیں ہونگے اب ہٹو میرے راستے سے۔۔ زید نے " جیسے ناک سے مکھی اڑائی۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

جی جی تائی جان میں آرہا ہوں۔۔۔ زید نے نیچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ماہم نے اچھل " کر پیچھے دیکھا تو کوئی نہیں تھا۔۔۔

"زید جلدی سے سیڑھیاں اترتا بھاگ گیا۔۔۔"

"اللہ کرے زید تمہاری ٹانگیں ٹوٹ جائیں۔۔۔"

"وہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر آئی اور سیٹنگز کرنے میں خدیجہ کے ساتھ مدد کرانے لگی۔۔۔"

"سب تیار ہو کر وہاں پورشن میں آگئے۔۔۔"

کیک کاٹا گیا۔ اس کے بعد سب بڑے لاؤنج میں خوش گپیوں میں لگے ہوئے تھے۔ ماہم اور "

"خدیجہ کچن میں سب کے لیے چائے بنا رہی تھیں۔۔۔"

خدیجہ آج ہمارا خاندان کتنے دنوں بعد اکٹھا ہوا ہے کتنے خوش لگ رہے ہیں سب۔ ماہم نے باہر "

"بیٹھے ہنستے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھا تو کہا۔۔۔"

"ہاں ماشاء اللہ کہو۔۔۔ خدیجہ نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔"

"ہاں ماشاء اللہ۔۔۔ ماہم نم آنکھوں سے مسکرائی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

صبح ہوئی تو عینی اُٹھی اور تیار ہو کر اب ایما کو اٹھانے لگی۔ اُٹھو یار اب چلیں یونیورسٹی اوٹھو بھی "اب۔۔۔"

ایما اوٹھو ورنہ یہ جو پانی کا جگ ہے نہ سارا تم پے اولٹ دوں گی اس نے جگ کی طرف دیکھتے "ہوئے کہا تھا۔۔۔"

"ایما فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئی اسے پتہ تھا عینی سر پھری کا۔۔۔"

اب جاؤ تیار ہونے کے لیے میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ عینی نے اس کو منہ پھلائے اپنی طرف "دیکھنے پر کہا۔۔۔"

"اف عینی یار سونے دونہ تھوڑی دیر۔۔۔ ایما نے بیچارہ سامنہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔"

ایما کی پچی آج نہیں بچو گی مجھ سے۔۔۔ عینی نے اپنا تکیہ اُٹھا کر ایما پر برسانا شروع کر دیا۔۔۔ جو ابی "حملہ ایما نے بھی کیا۔۔۔"

،، چھوڑو عینی۔۔۔ "ایما نے تھک کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اتنے میں وارڈن روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔،،"

"یہ کیا ہو رہا ہے وارڈن کی غصے بھری آواز آئی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کہ۔۔ کہ۔۔ کچھ نہیں میم ایمانے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔۔"

تو یہ کیا کمرے کی حالت بنا رکھی ہے ابھی سب سیٹ کرو پانچ منٹ ہے تم لوگوں کے "
"پاس۔۔ وارڈن نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔۔"

"او کے میم۔۔ دونوں نے ہم قلام کہا۔۔"

"وارڈن نے ایک گھوری ڈالی اور نکل گئی۔۔"

عینی یہ تم سب سمیٹ لو میں تیار ہو کر آئی۔۔ ایمانے ہاتھ روم کی طرف جاتے ہوئے "
"کہا۔۔"

"میڈ نہیں ہوں تمہاری عینی نے غصے میں کہا۔۔"

www.novelsclubb.com
"دوست تو ہونہ۔ ورنہ پتہ ہے پروفیسر ایڈم کی باتیں سننی پڑیں گی۔۔"

"اچھا جا کر مرو سمیٹتی ہوں میں۔۔ عینی نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔"

"کچھ دیر میں ایمانہا کر باہر آئی تو کمرہ صاف تھا۔۔"

"اور عینی بے حال بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔"

"اوہ واہ کیا چمکا دیا ہے روم۔۔ ایمانے پورے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

"چلو اب دیر ہو رہی ہے ورنہ میں تمہارا چہرہ اچھا کادوں گی۔۔ عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔"

"دونوں اپنے روم سے نکل کے یونیورسٹی جا رہیں۔ تھیں عزیزقہ اپنے روم سے نکلی۔۔"

"اوائے ایما عینی رکوزر ایار۔۔ عزیزقہ ہاتے کا پتے ہوئے وہاں ان دونوں تک پہنچی۔۔"

"ہاں کیا ہے۔ ایما نے رک کر پوچھا۔۔"

چلو یونیورسٹی مجھے بھی جانا ہے۔ تم لوگوں کو پتہ ہے کل رات میرے پیٹ میں درد تھا میری"

،، روم میٹ نک چڑی ہے بہت۔۔ پوچھا ہی نہیں مجھ سے اس ٹائم تم لوگ بہت یاد آئے یار۔۔"

"عزیزقہ نے اپنی دکھ بھری داستان سنائی ان دونوں کو۔۔"

"ہاں تو کس نے کہا ہے زیادہ ٹھونسونہ کھایا کرو اتنا۔۔ ایما نے عزیزقہ کو کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

"یار ایمی کیسی دوست ہو۔۔، عزیزقہ نے بیچارگی سے کہا۔۔"

جیسی تم ویسی میں اب چلو یونیورسٹی ورنہ پروفیسر ایڈم کلاس میں انٹر نہیں ہونے دیں"

"گے۔۔ عینی نے ان کا جھگڑا ختم کرنا چاہا۔۔"

"ہاں چلو۔۔ عزیزقہ نے کہا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

وہ تینوں یونیورسٹی آئیں تو۔۔ سوزی نے بھی انہیں جوائن کیا، پروفیسر ایڈم کی کلاس اٹینڈ " کرنے کے بعد وہ چاروں کینیڈین میں بیٹھیں تھیں۔۔۔

" یار عینی آج مووی دیکھنے چلتے ہیں کہیں۔۔، سوزی نے کہا۔۔۔ "

" ہاں یار بور ہو گئے ہیں۔۔ عینی کے بجائے جو اب ایما اور عزیزقہ نے دیا۔۔۔ "

،، ہاں نہ۔ سوزی نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔۔۔ "

" دیکھتے ہیں۔۔ عینی نے کہا مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔

" اس کی نظر دوسری جانب بیٹھے لڑکے پر تھی الگ تھلگ وہ اپنی دنیا میں ہی تھا۔۔۔ "

اسکی براؤن آنکھیں تھیں کالے چھوٹے کٹے بال اور دراز قد کا مالک وہ سب سے الگ "

www.novelsclubb.com

" تھا۔۔۔

" عینی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔ "

" اوہ ہیلو کہاں گم ہو۔۔ " ایما نے عینی کے آگے چٹکی بجائی۔۔ عینی چونکی۔۔۔ "

" ہم عینی ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ "

" کیا دیکھ رہی ہو۔۔ ایما نے کہا۔۔۔ "

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

کچھ نہیں وہ بس۔۔ اس نے دوبارہ وہاں دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا "
"وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔۔"

"اوہ مائی گاڈ کہاں گیا بھی تو یہیں تھا۔۔"

"کیا کہہ رہی ہو سوزی نے اس بڑ بڑاتے دیکھا تو پوچھنا ضروری سمجھا۔۔"

"کچھ نہیں چلو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔"

کلاس لینے کے بعد سوزی ضد کر کے ان تینوں کو لیکر گئی۔۔ مووی دیکھنے کے بعد انکا ارادہ ڈنر "
"کرنے کا تھا۔۔"

www.novelsclubb.com
عینی سرگھٹنوں میں دیے اپنی سوچوں میں گم تھی۔۔ اچانک دڑہام سے ایما اس کے بیڈپے "
"بیٹھی۔۔"

"عینی کیا ہوا ہے یار۔۔ ایمانے کچھ ٹائم یو نہی بیٹھے رہنے کے بعد آخر کار پوچھ لیا۔۔"

"کچھ نہیں یار۔ اس لڑکے کو تم جانتی ہو عینی نے ایما سے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔"

،، کس کو؟۔۔ ایمانے نا سمجھی سے آنکھیں پھلائیں۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"وہ جس سے آج میری لڑائی ہوئی۔۔۔ عینی کے چہرے کے زاویے بگڑے۔۔۔"

"نہیں کون کب ہوئی لڑائی۔۔۔، ایمانے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

ہماری یونی میں پڑھتا ہے شاید اور آج میری لڑائی ہوئی۔۔۔ عینی نے بلیسٹ اپنے اوپر ڈالتے "ہوئے کہا۔۔۔"

"اچھا میں نے کبھی دیکھا نہیں اسے۔ ایمانے کچھ سوچ کر اس کو کہا۔۔۔،"

"مجھے بھی اسکا نام تک معلوم نہیں تمہیں کیسے پتہ ہوگا۔۔۔"

"اچھا اب بس کرو اور سو جاؤ۔۔۔"

"گڈ نائٹ اینڈ سوئیٹ ڈریمنز۔۔۔، ایما بلیسٹ تان کر سو گئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"عینی بھی نیم دراز ہو گئی۔۔۔"

university college صبح کی نیلی روشنی سارے لنڈن میں پہلی ہوئی تھی سٹوڈنٹس "

"۔۔۔ ہر طرف گروپس میں کھڑے تھے۔۔۔ (UCL london?)

"اس سب میں ایک گروپ عینی والوں کا تھا تین گروپس میں دوسرے نمبر پہ تھا۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"تھا۔۔ UCL angels گروپ کا نام"

"ان کا گروپ چار لڑکیوں پر مشتمل تھا۔۔"

"کے بینڈز پہنے وہ سب UCL angels وہ چاروں ایک ساتھ کھڑیں تھیں ہاتھوں میں"
"سے الگ تھیں۔۔"

"اور ایک اور الگ۔ بلکہ سب سے الگ انسان ایک لڑکے کے ساتھ کھڑا تھا۔۔"

"عینی نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا کہ وہ کسی سے باتیں بھی کرتا ہے۔۔" پھر یہاں سے
"مجھے کیا کہہ کر ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔"

"ایما میں لا بیری جا رہی ہوں تم چلو گی۔ عینی نے ایما سے پوچھا۔۔ کیوں کہ ایما کی بکس کی"
"چوائس اچھی ہوتی تھی۔۔"

"ہاں چلو چلیں۔۔ ایما کو بھی کچھ بکس واپس کرنی تھیں سو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"

"لا بیری کا نام مین یوسی ایل تھا۔ لا بیری میں وہ دونوں آئیں ایما لا بیری کی طرف بڑھ"
"میں آکر ucl student center گئی جسکے عینی کچھ بکس دیکھنے لگی بکس لیکر وہ دونوں
"بیٹھیں۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"پچھے کوئی باتیں کر رہا تھا۔ عینی نے مڑ کر دیکھا یہ وہی تھا جس سے عینی کی لڑائی ہوئی تھی۔۔۔"

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے تم ڈانسٹل دوسرے لڑکے نے اس کا نام پکارا کہا۔۔۔"

"کچھ نہیں یار چلو چلیں کلاس کا ٹائم ہوا ہے۔۔۔ ڈانسٹل نے بیزاری سے کہا۔۔۔"

"اوہ تو اس کا نام ڈانسٹل ہے۔۔۔ عینی زیر لب بڑبڑائی۔۔۔"

"کیا؟۔۔۔ ایمانے کھوجتی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کہ۔۔۔ کچھ نہیں۔ عینی نے ہڑبڑا کر کہا۔۔۔"

یار عینی تمہیں ہوا کیا ہے آج کل اتنی گم سم کیوں ہوتی ہو۔ ایمانے بک ٹیبل پر رکھ کر اسے

"دیکھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایسی کوئی بات نہیں یار مام سے بات نہیں ہوئی سوچ رہی ہوں کچھ دن ان کے پاس چلی

"جاؤں۔۔۔ عینی نے اسے ٹال دیا۔۔۔"

"اچھا ہاں میں بھی یہی سوچ رہی ہوں تمہیں آنٹی کو کچھ وقت دینا چاہیے۔۔۔"

"ہممم۔ ابھی ویک اینڈ پر جاؤنگی۔۔۔ عینی نے سب باتوں کو چھوڑ کر کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

عینی کا باپ پاکستانی تھا اور ماں انگلینڈ کی۔۔ اس کا باپ اس کی ماں کو اور عینی کو چھوڑ کر چلا "

"گیا۔۔ عینی اس وقت صرف ایک سال کی تھی جب اس کا باپ انہیں چھوڑ گیا تھا۔۔

"عینی جب بھی اپنی ماں سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھتی۔۔ وہ اسے ٹال دیتی تھی۔۔"

"عینی جاننے کی کوشش کرتی بھی تو وہ اس کو کامیاب نہیں ہونے دیتی تھی۔۔"

"عینی نے تنگ آ کر پوچھنا ہی چھوڑ دیا تھا۔۔"

"ماہم اور خدیجہ یونیورسٹی جا رہی تھیں کے راستے میں انکی گاڑی خراب ہو گئی۔۔"

"اففف کیا ہوا رجم چچا۔۔ ماہم نے ڈرائیور سے پوچھا۔۔"

www.novelsclubb.com

بیٹا لگتا پھر سے گاڑی خراب ہوئی ہے۔، رجم نے سیٹ بلیٹ کھولتے ہوئے۔۔ کہا رجم پچھلے،،

پندرہ سالوں سے ملکوں کے ہاں کام کر رہا تھا قابل بھروسہ ڈرائیور تھا جیجی خدیجہ اور ماہم کی یونی

"لے جانے کی زمداری اس پر تھی۔۔۔"

"خدیجہ اب کیا کریں۔۔ ماہم نے خفگی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

"کیا کریں زید کو بلاتے ہیں۔۔ خدیجہ نے چٹکی میں حل پیش کیا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اچھا ایسا ہی کرو۔۔ ماہم نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

"خدیجہ نے اب کال ملائی۔ لیکن کال کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔۔"

"ماہم نہیں اٹھا رہا زید کال۔۔۔"

افف کیا کریں ماہم نے پریشانی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔ اوہ اللہ شکر تیرا۔۔ وہ دیکھو خدیجہ زید،

"آ رہا ہے۔۔ ماہم نے زید کی گاڑی دیکھی۔۔"

"زید نے ان کی گاڑی وہاں کھڑی دیکھی تو اتر کر ان کہ پاس آیا۔۔"

"کیا ہوا یہاں کیوں کھڑے ہیں آپ لوگ۔ زید نے ڈرائیور سے پوچھا۔۔"

"بیٹا لگتا ہے گاڑی میں کوئی بڑا مسئلہ ہے۔۔"

اچھا آپ گاڑی کو دیکھیں میں ان کو لیکر جاتا ہوں۔۔ زید نے ڈرائیور کو کہا ان کو اترنے کا اشارہ"

"کرتے اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔۔"

"زید کہ ساتھ گاڑی میں سوار ہو گئیں۔۔"

افف تاجا جان سے کہتا ہوں کہ اس خٹار کو چینیج کروادیں۔۔ زید نے گاڑی اسٹارٹ کرتے"

"ہوئے کہا۔۔ اور مجھے تو ایسے مصیبت میں تم دونوں بلاتی ہو جیسے ہو بھی میری سگی۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"زید میرا موڈ پہلے سے خراب ہے اور نہ کرو۔۔ ماہم نے تیوری چڑھا کر اس کو دیکھا۔۔"

اچھا بھلا دوست کے پاس جا رہا تھا۔ لیکن نہیں تم چڑیلین مجھے جینے دو گی کیا۔۔ گاڑی بیک ویو"

"مر میں اس نے ماہم کو دیکھ کر کہا۔ خدیجہ فرنٹ سیٹ پر اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔"

ہاں ہمیں بھی شوق نہیں تمہارا سڑا ہوا منہ دیکھنے کا پتہ نہیں کیا سمجھتے ہو خود کو۔۔ ماہم نے تنگ"

"آ کر جواب دیا۔۔"

جو بھی سمجھتا ہوں تم لوگوں سے بہتر ہوں۔۔ زید نے ایک ہاتھ کی مٹھی بند کر کے جبرے پر"

"رکھی۔۔"

ہاں بڑے آئے بہتر سڑے ہوئے کدو۔۔ اور یہ زیادہ اسٹائل نہ مارو خود کو تو مرنے کا شوق ہے"

"ہمیں بھی ساتھ مارو گے کیا۔۔" www.novelsclubb.com

خود کیا ہو بھنڈی کہیں کی وہ بھی کالی جلی ہوئی۔۔ اور میں اسٹائل نہیں مار رہا۔۔، اس نے"

"آخری بات رد کی۔۔"

"اور تم۔ تم پاگل بکرے ہو۔۔ ماہم نے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

بس کردو اب تم دونوں۔۔ خدیجہ نے ہنستے ہوئے انہیں منا کیا۔۔ اور پھر ہنسنے لگی۔ کیا کہا تم نے " ماہم پاگل بکرا یا یہ کیا ہوتا ہے۔۔ خدیجہ نے بکرا پر زور دیا اور پھر گردن پھینک کر ہنسی۔۔

"تمہارا بھائی ہوتا ہے۔۔ اب کی بار ماہم بھی مسکرائی۔۔"

"خدیجہ تمہارے زیادہ دانت نہیں نکلنے لگے۔۔ زید نے غصے سے کہا۔۔"

"کیوں تمہیں کوئی مسئلہ۔۔ جواب ماہم نے دیا۔۔"

قسم خدا کی اگر تم لوگوں میں سے کسی نے ایک بھی لفظ نکالانا تو یہیں کہیں گاڑی دے ماروں " گا۔۔ زید نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔

مارنے سے پہلے بتا دینا ماہم اتر جائیں گے۔۔ ماہم نے کہا اور دونوں ہنس دیں۔۔ وہ دونوں بھی " ایک نمبر کی دھیٹ تھیں۔۔۔

"آگئی تم لوگوں کی یونیورسٹی اترو اب۔۔ زید نے کار روک کر انکو کہا۔۔"

ہاں ہمیں بیٹھ کر کرنا کیا ہے یہاں۔۔ آخری جواب خدیجہ نے دیا اور دونوں وہاں سے اتر " گئیں۔۔۔

"اور زید گاڑی ریورس کر کے نکل گیا۔۔۔"

کے سٹوڈنٹس سب آج UCL سورج کی روشنی پورے لندن میں پھیلی ہوئی تھی۔۔۔"

"سورج کے مزے لے رہے تھے کیونکہ آج بہت دنوں بعد سورج نکلا تھا۔۔۔"

اس دن عینی جینیز گارڈن میں بیٹھی ادھر سے ادھر دیکھ رہی تھی کے اس کی نظر اچانک ڈائٹل "پرپڑی اور۔۔۔ فوراً اٹھی اور ڈائٹل کی طرف آئی۔۔۔"

"ہائے ڈائٹل کیسے ہو۔۔۔"

ڈائٹل نے اچھنبے سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ پھر نارمل انداز میں ہائے کر کے اپنی اسی انداز میں "نیچے دیکھنے لگا۔۔۔"

"تم یہاں کے سٹوڈنٹ ہو عینی نے پوچھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ اور تم۔۔۔"

"ہاں میں بھی اسٹوڈنٹ ہوں۔۔۔ فسٹ یر میں ہو نہ عینی نے پھر ایک اور سوال کیا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ ڈائٹل نے پھر بس مختصر جواب دیا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"تم کم گو ہو بہت۔۔۔ عینی کو اور کچھ سمجھ نہیں آیا تو اس نے اپنی رائے دی۔۔۔"

"اور آپ بہت زیادہ بولنے والی ہیں۔۔۔ اس نے پہلی دفا عینی کے سامنے اتنا بڑا جملہ بولا تھا۔۔۔"

ہاں وہ تو میں ہوں۔۔۔ ویسے تم لگتے تھوڑے بڑے ہو مجھ سے لیکن پھر بھی فرسٹ یئر میں "

"کیوں۔۔۔"

وہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔۔۔ پھر بولا۔۔۔ ہاں میں نے اسٹیڈی دیر سے شروع کی تھی۔ اس وجہ "

"سے شاید۔ اس نے کندھے اچکا کے کہا۔۔۔"

"اچھا اور میں سیکنڈ یئر میں ہوں۔۔۔ اس نے ڈائٹل کے بنا پوچھے ہی بتایا۔۔۔"

ایما اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے وہاں آگئی۔۔۔ کہاں گم تھی یار عینی ایما اس کو پھولتے سانس کے "

www.novelsclubb.com

"، ساتھ کہا۔۔۔"

"کہیں نہیں یہاں تھی۔۔۔ اور اس سے ملو یہ ہے ڈائٹل میرا نیا دوست۔۔۔"

ڈائٹل نے حیرت سے عینی کو دیکھا جھوٹ بول کر بھی پر سکون تھی شاید اس لڑکی کو اس دن "

"والی جھڑک یاد نہیں تھی۔۔۔"

"ہائے ڈائٹل ایما نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"ہائے۔۔ اس نے ہاتھ تھامنے کی زحمت نہیں کی سینے پر ہاتھ رکھے وہ پرسکون تھا۔۔"

عینی یار چلو کلاس سے لیٹ ہو رہے ہیں ایما اپنی عزت افزائی بھلا کر عینی کی جانب متوجہ " ہوئی۔۔"

"ہاں چلو چلو عینی نے کہا۔۔ کہا اور ڈائٹل کو بائے کرتی وہ ایما کے ساتھ آگے بڑھ گئی۔۔"

کلاس لینے کے بعد وہ لوگ کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ گئے۔۔ اور ابھی دوسری کلاس میں کچھ ٹائم " تھا۔۔"

"وہ لوگ بیٹھے تھے کے عینی کی سیل فون پر کال آئی۔۔"

"لکھا ہوا تھا۔۔ my world calling"

www.novelsclubb.com

"ہیلو مام کیسی ہیں۔۔ عینی کال پک کرتے ہی جوش میں بولی۔۔"

"عینی۔۔ عینی بیٹا میری طبیعت۔۔ ٹھیک نہیں ہے بیٹا آج آؤ۔۔"

عینی کے چہرے کے تاثرات اچانک بگڑے تھے۔۔ مام کیا ہوا ہے آپ کو۔۔ عینی نے پریشانی " سے پوچھا۔۔"

"بس تم آ جاؤ پھر میں ٹیھک ہو جاؤں گی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"او کے مام میں آج ہی آپ کے پاس آتی ہوں۔۔۔"

"عینی کا پریشان چہرہ کسی اور نے بھی دیکھا لیکن وہ کچھ سن نہیں سکا تھا۔۔۔"

"۔۔ ایمانے عینی سے پوچھا۔۔ everything is OK عینی"

کچھ ٹھیک نہیں ایما۔۔ عینی نے پوروں سے آنکھوں کی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔۔ سنو ایما"

"میں مام کے پاس جا رہی ہوں۔۔ مام کی تبیت ٹھیک نہیں یہاں دیکھ لینا۔۔"

"او کے تم جاو میں یہاں بیچ کر لوں گی۔۔۔"

"تمہاری جیسی دوست کسی نعمت سے کم نہیں۔۔۔"

"اور تم ہی کہتی ہو کہ تمہاری جیسی دوست کسی عذاب سے کم نہیں۔۔ ایما بڑ بڑائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماہم اور خدیجہ دونوں یونیورسٹی سے واپس آ گئیں۔۔۔"

ماہم کے ہاتھ میں کینوں تھے۔۔ اور خدیجہ کے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ۔۔ وہ جیسے ہی لاونج"

والے دروازے سے اندر جا رہیں تھیں کے اچانک کچھ انجان آوازیں ان کے کانوں سے

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

ٹکرائیں۔۔ انف کون آگئے اب وہ دونوں اٹے قدموں سے لوٹیں۔۔ اور کچن کے دروازے سے اندر داخل ہوئیں۔۔۔

"شازیہ باہر کون آئے ہیں۔۔ ماہم نے گھر کی ملازمہ سے پوچھا۔۔۔"

"وہ جی بڑی بی بی جی کی کوئی خالہ زاد آئیں ہے باہر کے ملک سے۔۔۔"

"اچھا ان کے ساتھ کون کون ہے ماہم نے پھر پوچھا۔۔۔"

"ان کی ایک بیٹی اور بیٹا ان کے ساتھ آئے ہیں۔۔۔"

اچھا سنو ہم دونوں میرے روم میں جا رہے ہیں تم ہمیں کھانا دیکر جاؤ۔۔ اور ہاں ساتھ میں یہ کباب اور دو کپ چائے کے بھی۔۔۔ شازیہ کو کہتی وہ خدیجہ کو ساتھ لیے کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"جی باجی ٹھیک ہے۔۔ شازیہ نے بھی وہاں سے جواب دیا۔۔۔"

"وہ دونوں روم میں آئیں تو ماہم نے ٹی وی آن کیا۔۔۔"

"کون آئیں ہیں چچی جان کی کزن۔۔۔ ماہم نے خدیجہ سے پوچھا۔۔۔"

"مجھے نہیں پتہ کون ہیں وہ۔۔۔ امی سے پوچھوں گی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"ہممم ان کا بیٹا اور بیٹی بھی آئے ہیں ماہم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔"

"ہاں تو؟۔۔ خدیجہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔"

"تو کچھ نہیں تم سیریس کیوں ہو جاتی ہو ہر بات پے۔۔"

"کیونکہ مجھے تمہاری شیطانی دماغ کا پتہ ہے۔۔"

اچھا چھوڑو۔۔ ماہم نے اپنی بے عزتی نظر انداز کی۔۔ یہ دیکھو ہمارے ہاں کے ڈرامے کیسے بن

"رہے ہیں کوئی اسٹوری ہی نہیں بس ایک ٹاپک ان کے ہاتھ لگ جائے۔۔"

"ہاں یہ تو سہی کہہ رہی ہو۔۔ خدیجہ نے بھی اس کی تائید کی۔۔"

"اتنے میں دروازہ ناک ہو تو ماہم نے آنے کی اجازت دی۔۔ آؤ۔۔"

"شازیہ ہاتھوں میں ٹرے لیے آئی۔۔ بی بی جی یہ آپ کا کھانا ہے۔۔"

"اوکے یہاں رکھ دو۔۔"

"دوسری جانب لاونج میں زرینہ بیگم اور زرنور بیٹھیں تھیں۔۔"

"سویرا زرینہ کی خالہ زاد تھی۔ وہ لندن میں رہائش پزیر تھی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

سویرا تم اتنے سالوں بعد آئی ہو اب میرے پاس رہو۔ جب تک پاکستان میں ہو۔۔۔ زرینہ بیگم " نے اس کو کہا۔۔۔

زرینہ میں پکا یہاں رہتی لیکن یاسر کے بھائی نے پہلے سے ہمارے رہنے کا انتظام کر لیا ہے اگلی " "دفا انشاء اللہ۔۔۔

"تم دونوں اپنے بچوں سے تو ملو اؤ۔۔۔ سویرا نے ان کو کہا۔۔۔"

ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔ شازیہ۔ شازیہ زرینہ بیگم نے شازیہ کو پکارا۔۔۔ زوبیہ اور زارا پہلے سے " وہاں موجود تھیں زین آفیس تھا۔۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔ شازیہ ہاتھ پھونچتی وہاں کھڑی تھی۔۔۔"

"جاؤ جا کر ماہم خدیجہ اور زید کو بلا لاؤ۔۔۔، زر نور بیگم نے شازیہ کو کہا۔۔۔"

"بی بی جی وہ زید صحاب تو کہیں باہر گئے ہیں۔۔۔"

"ہاں تو ماہم اور خدیجہ کو بلا لاؤ۔۔۔ اب کی بار زرینہ بیگم نے کہا۔۔۔"

"ٹھیک بی بی جی۔۔۔ شازیہ کہتی پلٹ گئی۔۔۔"

"شازیہ نے ان دونوں کو بلا لائی۔ وہ دونوں وہاں آئیں۔۔۔،"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

السلام علیکم۔۔ ان دونوں نے ساتھ سلام کیا دونوں سلام کرتی ایک خالی صوفے پر " "بیٹھیں۔۔۔"

"وعلیکم السلام۔۔ سویرا نے مسکرا کر انکے سلام کا جواب دیا۔۔۔"

"ان دونوں میں سے کون کس کی بیٹی ہے۔۔ اب کے سویرا نے زرینہ بیگم سے پوچھا۔۔۔"

یہ ہے ہمارے گھر کی لاڈلی ماہم زرنور کی بیٹی۔۔ اور یہ میری ہے آخر میں خدیجہ کی طرف اشارہ " "کیا۔۔۔"

"اچھا اچھا دونوں ماشاء اللہ پیاری ہیں۔۔۔"

"ہاں ماشاء اللہ۔۔ زرینہ بیگم نے دونوں کی طرف پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com
ماہم کی نظر ان کی گولو مولو بیٹی پر پڑی وہ سب سے بیزار بیٹھی تھی اپنے جیسا گول گول چشماں " "پہنے وہ کافی بور ہو رہی تھی بیٹا کہیں باہر تھا۔۔۔"

"ہیلو۔۔ ماہم نے ترس کھا کر اس سے بات کی۔۔۔"

"ہا۔۔۔ اس نے بیزاریت سے جواب دیا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاء اللہ اس موٹی میں اتنی اکڑ۔۔ رک جاؤ موٹی تمہیں تو سہی سے مزا چکھانا پڑے گا۔۔ اس " نے دل ہی دل میں سوچا۔۔

"خدیجہ نے اس کو کہنی ماری۔ مطلب اب کیا شیطانی چل رہی ہے دماغ میں۔۔۔"

"وہ دونوں ایک دوسرے کی رگ رگ سے واقف تھیں۔۔۔"

اتنے میں سویرا کی سیل فون پر رنگ ہوئی۔۔ سویرا نے کال پک کی۔۔ ہاں ہاں آرہے " ہیں۔۔۔

اچھا میں چلتی ہوں۔ آج مجھے بہت مزہ آیا ہے بہت سی یادیں تازہ ہو گئیں ہیں پھر انشاء اللہ چکر " لگاؤں گی۔۔ سویرا کو واقع میں مزہ آیا تھا۔۔

"لیکن آپ کی گولو مولو بیٹی کو کچھ خاص مزہ نہیں آیا۔۔ ماہم نے سوچا۔۔۔"

ہمیں بھی بہت اچھا لگا تم سے مل کر ایک اپنائیت محسوس ہوتی ہے صبا بیگم نے سویرا کو " کہا۔۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

کی ٹرین اسٹیشن سے باہر آکر وہ Brighton آگئی تھی Brighton عینی لندن سے " ٹیکسی کی تلاش میں نظر ادھر ادھر پھیرنے لگی۔۔۔

کبھی وہ یہاں آتی تھی تو اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا تھا۔۔۔ لیکن آج وہ بہت اداس " تھی۔۔۔

ٹیکسی لیکر وہ سیدھا اپنے اپارٹمنٹ میں آئی۔۔۔ دروازہ کھول کر وہ خود ہی داخل ہوئی گھر میں " کیونکہ اس کے پاس چابی پہلے سے ہی موجود تھی۔ سامنے دیوار میں نسب الماری پر نظر " لکھا ہوا تھا۔۔۔ Unknown sender پڑی۔ الماری کے اوپر میں بڑا بڑا سا

"مام۔۔۔ مام کہاں ہیں آپ۔۔۔ عینی ماں کو وہاں نہ پا کر پریشان ہو گئی۔۔۔"

عینی نے فوراً گریس کو کال کی۔۔۔ ایک بیل گئی دوسری۔۔۔ مام پک اپ کال پلیز تیسری بیل " پے کال اٹھالی گئی۔۔۔ ہیلو مام کہاں ہیں آپ عینی نے اکھڑے سانس کے ساتھ کہا۔۔۔

ہیلو ہاں میری جان۔۔۔ میں ڈاکٹر کے پاس گئی تھی۔ ابھی مارکیٹ سے نکل رہی ہوں کچھ چیزیں " لینی تھی مجھے۔۔۔

"مام آپ مجھے کہتی نہ میں لیکر آتی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کوئی بات نہیں اور اب فون رکھو میں آرہی ہوں۔۔۔"

"یعنی نے کال ڈسکنیکٹ کر کہ فون ٹیبل پر رکھ دی اور خود بالکنی میں آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔"

"کچھ دیر میں گریس گھر آگئی ساتھ میں ایلا بھی آئی تھی۔۔۔"

"مام۔۔۔ عینی گریس کو دیکھ کر خوشی سے اچھلی۔۔۔"

"ماں سے گلے لگ کر ملی تھی۔۔۔ اوہ مام میں بتا نہیں سکتی میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔۔۔"

"ہیلو آنٹی کیسی ہیں۔۔۔ ایلا سے بھی پوچھا جو اس کی ماں کی دوست تھی۔۔۔"

"ہیلو بیٹا میں ٹھیک ہوں بلکل۔۔۔ تم بتاؤ یونیورسٹی کیسی جا رہی ہے تمہاری۔۔۔ ایلا نے اس سے"

"پوچھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بہت اچھی جا رہی ہے اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔"

"مام آنٹی آپ لوگ بیٹھیں میں کافی بنا کر آئی۔۔۔ عینی کافی بنانے چلی گئی۔۔۔"

"یعنی کچن سے ان کی باتوں کے جوابات بھی دیتی ساتھ ساتھ کافی بھی بنا رہی تھی۔۔۔"

"یعنی کافی بنا کر آئی تو گریس نے ٹی وی آن کر دی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

کافی پی کر ایلا اپنے اپار ٹمنٹ میں چلی گئی۔ اس وقت عینی اور گریس کھانا بنانے کچن میں ایک " ساتھ گئیں۔۔ ٹائم رات کے آٹھ بج رہے تھے کھانا کھا کر وہ دونوں گریس کے روم میں چلی " آئیں۔۔

گریس باتھ روم میں گئی۔ تو عینی بک شلف کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔۔ ایک ناول بک تھی " اس نے وہ اٹھانی چاہی لیکن بلیک جلد والی ڈائری گر گئی۔۔ عینی اٹھانے کہ لیے جھکی تو اس کو ایک شخص کی تصویر ملی۔۔ شاید ڈائری سے گری تھی شاید نہیں یقیناً اس کا چہرہ ایسے لگ رہا تھا کہ " عینی نے اس شخص کو کہیں دیکھا ہے۔۔ لیکن کہاں۔۔ عینی سوچ میں پڑ گئی۔۔

کھٹک کے آواز سے باتھ روم کا دروازہ کھلا۔۔ کیا ہوا عینی۔۔ گریس نے تولیہ سے ہاتھ پہنچتے * " ہوئے کہا۔۔۔

www.novelsclubb.com

" کچھ نہیں مام۔۔ عینی نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

" گریس نے شاید کچھ کرنے کی آواز سنی تھی۔۔۔

اس نے اپنے ہاتھ آگے کیے۔۔ اور غور سے گریس کا چہرہ دیکھا۔۔ گریس کے چہرے کا رنگ " فک ہوا۔۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"مام یہ کون؟ ہیں۔۔۔ عینی نے تصویر دیکھائی۔۔۔"

"کہاں سے ملی یہ۔۔۔ گریس نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔"

"میری بات کا جواب دیں مام۔۔۔ پہلے والی نرم مسکراہٹ چہرے سے غائب تھی۔۔۔"

"تمہارے ڈیڈ حیدر ملک۔۔۔ گریس نے نظریں چرائیں اس سے۔۔۔"

"کیا؟۔۔۔ حیدر ملک عینی نے شاکی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ گریس نے وہ سچ بتا دیا جو پچھلے کئی سالوں سے چھپا ہوا تھا۔۔۔"

عینی نے تصویر واپس رکھ لی اور خود کاؤچ پر بیٹھ گئی۔۔۔ کہاں ہوتے ہیں۔۔۔ پانچ دس منٹ کی"

"خاموشی کے بعد عینی بولی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

پاکستان۔۔۔ گریس نے بمشکل الفاظ ادا کیے۔۔۔ وہ سالوں سے اپنے آپ کو اس وقت کے لیے"

"تیار کرتی آئی تھی لیکن آج اس کو لگا وہ ساری تیاری بے قار تھی۔۔۔"

"ہمیں کیوں چھوڑ کر گئے۔۔۔ عینی نے سے پھر سوال کیا۔۔۔"

"مجبوری تھی اس کی۔۔۔ گریس نے نظریں جھکائے کہا۔۔۔"

"کونسی۔۔۔؟ پھر سوال۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"وہ لوگ مسلم ہیں میں نہیں تھی۔۔۔"

"صرف یہ وجہ تھی۔۔۔ عینی نے حیرت سے ماں کا چہرہ دیکھا۔۔۔"

"نہیں اور بھی بہت سی وجوہات تھیں۔۔۔ گریس اب بھی نظریں جھکائے ہوئے تھی۔۔۔"

"پھر دو تین منٹ کی خاموشی۔۔۔"

"عینی۔۔۔ اس دفا گریس نے خاموشی کو توڑا تھا۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ عینی نے بغیر دیکھے جواب دیا۔۔۔"

"مجھے اگر کچھ ہو جائے تو تم اپنے ڈیڈ کے پاس چلی جانا۔۔۔"

"مام ایسی باتیں نہ کریں پلیز۔۔۔ عینی نے کرب سے گریس کو دیکھا۔۔۔"

بیٹا میں جانتی ہوں میرے بعد تم وہیں محفوظ ہوگی۔۔۔ گریس نے عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا"

"گریس کے ہاتھ میں واقع لرزش تھی۔۔۔"

"مام میں کبھی اُس انسان کے پاس نہیں جاؤں گی جو ہمیں کئی سال پہلے چھوڑ کر گیا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

عینی ایسی باتیں نہ کرو۔ عینی تم اگر میرے مرنے سے پہلے میری آخری خواہش پوچھو گی تو میں " یہی کہوں گی کہ عینی اپنے باپ کے پاس چلی جانا۔۔۔ گریس نے نرمی سے اس کا ہاتھ سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"مام عینی۔۔۔ عینی نے بے بسی سے ماں کو دیکھا۔۔۔"

رات ہو گئی تھی ماہم اور زینب پھر ٹیرس پر آ کے بیٹھیں تھیں،، یہ ایک بڑا سا ٹیرس تھا اور اتنی " ہی لائیٹنگ کی گئی تھی۔۔۔

یار تمہاری وہ موٹی کزن میں اتنی اکڑ تھی اللہ معاف کرے۔۔۔ ماہم نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ " لگائے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو تم بھی اس موٹی کو تنگ کر رہی تھی کیوں۔۔۔ خدیجہ نے اس کی کلاس لینی چاہی۔۔۔"

وہ تو میں بس اسے چیک کر رہی تھی۔ ان کا بیٹا نہیں تھا وہاں باہر سے ہی کال کر کے بلا یا سویرا " آنٹی کو۔۔۔ ماہم نے یاد آنے پر کہا۔۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

پتہ نہیں ہمیں کیا یار تم بھی نہ۔۔ خدیجہ مسکرائی۔۔ ماہم کے برعکس خدیجہ دھیمے اور نرم مزاج " کی تھی۔۔۔

"زید انہیں ڈھونڈتا ہوا اوپر آیا۔۔ کیا بھائی یہاں آدھی رات کو کیوں بیٹھی ہو تم دونوں۔۔۔"

زید ہم نے نہ تمہارے لیے رشتہ ڈھونڈا ہے۔۔ ماہم نے شرارت سے مسکراتے ہوئے " کہا۔۔۔

"اچھا واقعہ۔۔ زید مسکرایا۔۔۔"

"ہاں نہ واقعہ میں اتنی گوری چٹی اور صحت مند ہے کیا بتاؤں۔۔ آخری ایڈ خدیجہ نے کی۔۔۔"

اللہ معاف کرے یہ تم لوگوں نے کوئی حور وغیرہ کا رشتہ تو نہیں ڈھونڈا۔۔ بس کانوں کو ہاتھ " لگانا باقی تھا انداز ویسا ہی تھا۔۔۔

ہاں دیکھ لینا ایک دن سویرا خالہ کی حور تم۔۔ ماہم نے اب کی بار زید پر اصل بم اب " گرایا۔۔۔

اوہ تیری اللہ تعالیٰ تم لوگوں سے حساب لے گا کہاں میں ہینڈ سم کیوٹ اور کہاں وہ موٹی سی " لڑکی۔۔ زید نے ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

"اللہ زید تم نے لڑکی بھی دیکھ لی تھی بڑے تیز ہو۔۔۔ ماہم نے زید سے کہا۔۔۔"

"ہاں جب وہ لوگ جارہے تھے تو میں نے دیکھا۔۔۔ زید نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔"

اچھا بڑے تیز ہو اس خوشی میں آنیس کریم ہو جائے۔۔۔ ماہم نے منڈیر سے اترتے ہوئے

"کہا۔۔۔"

ہٹو یہاں سے تم لوگوں سے زرا کیا ہنس کے بات کرو تم لوگ تو فری ہو جاتی ہو۔۔۔ زید نے

"جان چھڑانی چاہی۔۔۔"

"زید لے چلو نہ پلیز۔۔۔ اب وہ دونوں منت پر اتر آئیں۔۔۔"

"اچھا ایک شرط پر۔۔۔ زید نے سوچ کر کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہمیں ساری شرطیں منظور ہیں ماہم نے کہا۔۔۔"

"توبہ توبہ کتنی ندیدیاں ہو تم دونوں شرط کچھ بھی ہو سکتی ہے۔۔۔"

ہاں ہاں سوچ لیا اب چلو۔۔۔ ماہم کو جلدی تھی۔۔۔ اور یہ جلدی کی سزا انہی کڑی ملنے والی

"تھی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

او کے لیٹس گو۔۔ زید نے گاڑی کی چابی جیب سے نکالی اور انگلی میں گول گول گھماتانچے کی " طرف بڑھ گیا۔۔۔

"لندن کے ریستورانٹ۔۔ میں وہ بیٹھا کسی آدمی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔"

"ون۔۔ ٹو۔۔ تھری۔۔ اور وہ آدمی آ گیا۔۔۔"

"اس نے اپنی ہڈی کی کیپ سر پے گرا لی۔۔۔"

"وہ ایک نوجوان لڑکے سے آ ملا۔۔ اور کوئی چیز اسے پکڑائی۔۔۔"

"ہڈی والے کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔"

وہ آدمی اس نوجوان کے پیچھے چلنے لگا یہاں تک وہ ایک روم میں آ گیا۔۔ ایک آفیس روم تھا "

"کوئی اور بھی ان کے پیچھے آیا تھا۔۔۔"

"وہ وہی ہڈی والا بھی ان کے پیچھے آیا اور دروازہ لاک ہو گیا۔۔۔"

"کک کون۔۔ آدمی کی آواز لڑکھڑائی۔ کون ہو تم۔۔۔"

"تم نے کیا سمجھا تھا۔۔ ناصر کے تم بھاگ جاؤ گے اور میں تم تک پہنچ نہیں پاؤں گا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"چاہتے کیا ہو مجھ سے۔۔۔ پسینے سے شرابور چہرہ اس آدمی نے بمشکل اٹھایا۔۔۔"

"میں کچھ نہیں چاہتا جن لوگوں کی زندگی برباد کی اس بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔"

"میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔ وہ آدمی قریب تھا کہ اس کے پیروں میں گر پڑتا۔۔۔"

تم نے کچھ نہیں کیا۔ ہاں یہ تمہارا سیاہ چہرہ اچھوٹا ہے۔۔۔ مجھے سیاہ رنگ پسند ہے۔۔۔ لیکن سیاہ"

چہروں سے مجھے نفرت ہے۔۔۔ جو اس وقت مجھے تم سے ہو رہی ہے۔۔۔ چیری لے جاؤ اسے اور

"اسکو اس کے انجام تک پہنچاؤ۔۔۔"

نہیں تم ایسا نہیں کر سکتے میری فیملی ختم ہو جائیگی۔۔۔ وہ آدمی خشک گلے کے ساتھ اٹک اٹک"

"کر بول رہا تھا۔۔۔"

کچھ ختم نہیں ہوتا تھوڑے عرصے تک تمہیں سب بھول جائیں گے۔۔۔ اس کا لہجہ نارمل"

"تھا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

آج یوسی ایل کی عمارت اداس تھی یاں شاید ڈائٹل کو لگ رہی تھی۔۔ کچھ مسنگ تھا ہاں۔۔ " اس نے آس پاس دیکھا۔۔ ایما۔ عزیقہ۔ سوزی ساتھ تھی لیکن۔ عینی وہاں نہیں تھی۔۔ اسے "کل والا عینی کا پریشان سا چہرہ یاد آیا۔ پھر کندھے جھٹکتا وہاں سے اٹھ گیا۔۔

"دوسری طرف عینی ابھی سو رہی تھی کے اس کے سیل فون پر بیل ہونے لگی۔۔"

،، ہیلو۔۔ اس کی آواز بھاری تھی نیند کی وجہ سے۔۔"

"ہیلو ہاں مادام تم ابھی تک سو رہی ہو یہاں کب آؤ گی۔۔،،

"آج یاں شاید کل۔۔ عینی کی نیند بھری آواز ایرپیس سے ابھری۔۔"

بات سنو مادام۔۔ میں تمہاری میڈ نہیں جو تمہارے یہاں کے سارے کام کروں۔۔ ایما کا بس " چلتا تو عینی کو فون سے نکال لیتی۔۔۔

خیر میڈ والی بات تو بالکل تم نے سہی کہی کے تم میری ہی تو میڈ ہو عینی بھی کسی سے کم نہیں " تھی۔۔ فون کندھے پر ٹکائے اٹھ بیٹھی سنہرے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔

عینی کی بچی زرا یہاں آؤ دیکھتی ہوں تمہیں۔۔ ایما دوسری طرف کچھ برے موڈ میں " تھی۔۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاں بکو نہیں۔۔ نکل رہی ہوں شام تک۔۔ عینی نے مسکراتے ہوئے کہا اور یہ کل رات کے " واقع کے بعد عینی کی پہلی مسکراہٹ تھی۔۔۔

" اچھا بآء کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے اپنا خیال رکھنا لو یو ایما نے بآء کہہ کر مسئلے کا حل جاننا۔۔۔"

او کے بآء ٹیک کیئر اینڈ لو یو ٹو۔۔۔ کال بند کر کے اس نے موبائل فون سائیڈ پر رکھا اور اٹھی " وارڈ روب سے ڈریس لیکر فریش ہونے چلی گئی۔۔۔ کچھ ہی لمحوں میں وہ ڈریسنگ مرر کے سامنے اپنے بال بنا رہی تھی۔ ہیر برش اپنی جگہ پر رکھ کر اس نے ٹنٹ اٹھایا۔ ہلکا ٹنٹ ہونٹوں پر لگا کر وہ " کمرے سے باہر نکل آئی۔۔۔

سامنے بیٹھی گریس کو دیکھ کر اسے بے ساختہ کل والی بات یاد آئی۔۔۔ وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ " آئی۔۔۔ ہیلو مام۔۔۔ www.novelsclubb.com

ہیلو مائی سویٹ گرل۔۔۔ نیند پوری ہوئی میری بیٹی کی۔۔۔ گریس نے اپنے بازوؤں اس کے لیے " وا کرتے ہوئے کہا۔۔۔

" ہاں مام ہو گئی۔۔۔ وہ بھی آکر گریس کے گلے لگ گئی۔۔۔"

" مام میں آج شام لندن جا رہی ہوں۔۔۔ اس نے گریس سے الگ ہو کر کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"لیکن کیوں بیٹا۔۔ گریس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے کہا۔۔"

بس مام میری اسٹڈی ڈسٹرب ہو رہی ہے۔۔ اس نے گریس کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے " کہا۔۔

"او کے بیٹا جو تمہاری مرضی۔۔ گریس نے مسکرا کر کہا۔۔"

آج کراچی میں ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی موسم کافی خوشگوار تھا۔ آج حسین ولا کے لوگ " سب اکٹھے ہوئے تھے نیچے والے پورشن میں۔۔ زر نور اور زرینہ بیگم پکوڑے اور چائے ساتھ بنا " رہیں تھیں۔۔

لڑکیاں دونوں باہر پورچ میں تھیں اور بڑے سب لاونج میں تھے۔ زرا۔ اور زوبیہ۔ ساتھ " بیٹھیں تھیں صبا بیگم۔ حیدر ملک۔ حماد ملک۔ ساتھ بیٹھے تھے۔۔

"خدیجہ کے ہاتھ میں چپس کا پیکٹ تھا جس سے وہ دونوں باری باری کھا رہیں تھیں۔۔"

"یا خدیجہ آج بھی ایک شخص مسنگ ہے ہماری فیملی میں۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاں دانی بھائی تو ہمیشہ ہی مسنگ ہوتے ہیں۔ پھوپھو سے بھی بات نہیں کرتے۔ میں سوچتی " ہوں انہوں نے وہاں اپنی فیملی تو نہیں بنالی۔۔ ماہم نے ہنس کر کہا۔۔

ہاں یار سچ ایک گوری بھا بھی بھی ہوگی واہ اور گولو مولو بتیجے بھی ہونگے خدیجہ نے مزے لیکر " کہا۔۔۔

ایک منٹ میں دانی بھائی کو کال کر کے دیکھتی ہوں۔۔ ماہم نے میز سے فون اٹھاتے ہوئے " کہا۔۔۔

"ہمنہ کہیں اٹھانہ لیں تمہاری کال۔۔۔ خدیجہ نے اسے تیش دلا نا چاہا۔۔۔"

"افف یار وہ آفلائن ہیں۔۔ ماہم نے فون پھٹکنے والے انداز میں میز پر رکھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com
"ہاں پتہ تھا مجھے۔۔ خدیجہ نے اداسی سے کہا۔۔۔"

آؤ چلیں اندر بابا والوں کے ساتھ بیٹھیں۔۔ ماہم نے اس کی اداسی محسوس کر کے اس کا خیال " بٹایا۔۔۔

"ہاں چلو کچھ ٹائم انکو بھی دیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ہاں آؤ۔۔ ماہم نے بھی اسکی تائید کی۔۔ وہ دونوں بڑوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئیں۔۔ آپا یہ "دانیال کب آئیگا یہاں حیدر ملک نے بہن سے پوچھا۔۔"

پتہ نہیں حیدر میری تو بات ہی نہیں ہوئی دیکھو نہ مجھے کیسے چھوڑ گیا ہے۔۔ ہر وقت دل کو دھچکا "لگا رہتا ہے۔۔"

آپا اس کی جاب کا حصہ ہے وہ آئیگا انشاء اللہ جلد۔۔ حماد ملک نے ان کو تسلی دی۔۔ حماد ملک ایسے، "ہی تھے کم گو اور جب بولتے تو اگلے انسان کو دل میں سکون اترتا محسوس ہوتا۔۔"

"انشاء اللہ۔۔ صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

"یعنی لندن کے ٹرین اسٹیشن پر پہنچ چکی تھی۔ لیکن بہت ساری نئی سوچوں کے ساتھ۔۔"

"شام کی ہلکی روشنی پورے شہر میں بکھری ہوئی تھی۔۔"

وہ ٹرین اسٹیشن سے باہر نکل آئی سورج غروب ہو رہا تھا اسے ڈوبتے سورج کے ساتھ اپنا دل "بھی ڈوبتا محسوس ہوا۔۔ ٹرین اسٹیشن سے وہ سیدھا ہو سٹل آئی ایما روم میں نہیں تھی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"دوسری طرف ڈائل اپنے اپارٹمنٹ میں کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔۔۔"

"اس کے سیل فون پے بیل ہوئی۔۔۔"

"ہیلو ہاں چیری کیا اپڈیٹس ہیں۔۔۔ فون کان اور کندھے کے درمیان رکھی۔۔۔"

"سر کام ہو رہا ہے بس آپ کب تک آئیں گے۔۔۔"

"میں آ رہا ہوں۔۔۔ اس نے بیڈ سے بڑھی اٹھائی۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"

"یعنی نے ایما کو نہ پا کر بکس اٹھالی۔۔۔ کے اب سکون سے بکس پڑھ لی جائیں۔۔۔"

"دروازہ کھلا۔ ایما کے ساتھ سوزی عزیزقہ بھی آئیں۔۔۔"

"کہاں تھی تم تینوں۔۔۔ یعنی نے تیوری چڑھا کر ان تینوں کو دیکھا۔۔۔"

"کہیں نہیں یہاں ہی تھے برابر والے پارک میں۔۔۔ جواب سوزی نے دیا۔۔۔"

"اچھا چلو کہیں باہر چلتے ہیں۔۔۔ یعنی نے کلائی پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اوکے لیٹس گو۔۔۔ ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"وہ چاروں نکل آئیں گھومنے۔۔ گھوم پھر کروہ چاروں شاپنگ کرنے چلیں آئیں۔۔"

"شاپنگ مال میں ان کا سامنہ ڈائنل سے ہوا۔۔"

"ہائے ڈائنل کیسے ہو۔۔ عینی نے خوشگوار لہجے میں کہا۔۔"

"ہائے میں ٹھیک ہوں۔۔ وہ ان لوگوں کے پاس آیا۔۔ آپ لوگ یہاں۔۔"

ہاں ہم نے سوچا آؤٹنگ ہو جائے۔۔ اس بار جواب ایمانے دیا۔۔ آخر اس کا بھی وہ یونی فیلو " تھا۔۔

"اچھا گڈ۔۔ ہائے میں چلتا ہوں۔۔ وہ پلٹنے لگا۔۔"

"رکو ہمارے ساتھ کافی پیتے جاؤ۔۔ عینی نے ایسے کہا جیسے سالوں کی جان پہچان ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں شکر یہ پھر کبھی۔ ڈائنل نے مسکرا کر معذرت کی۔۔"

"اچھا پھر کبھی پکا۔۔، عینی نے مسکرا کر کہا۔۔"

"وہ مسکرایا اور پلٹ کر واپس چلا گیا۔۔"

"عینی چلو ہم تو کافی پی لیں۔۔ سوزی نے اس کے آگے چٹکی بجاتے ہوئے کہا۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاں چلو۔۔ عینی چونکی۔۔ اس کے چوکنے پر وہ تینوں قہقہہ لگا کر ہنس پڑیں۔۔ عینی انہیں ایک " عدد گھوری سے نوازتی آگے بڑھ گئی۔۔

وہ چاروں گھوم پھر کر واپس آگئیں سوزی اپنے گھر چلی گئی باقی ایما عزیقہ اور عینی ہاسٹل واپس " آگئیں۔ عزیقہ بھی ان کے ساتھ ان کے ہی روم میں آئی تھی۔۔۔

یار میری تو روم میٹ اتنی خڑوس ہے ایک بات کرو تو اس کا الٹا جواب دیتی ہے پتا نہیں مجھے " کس کی بد دعا لگ گئی۔۔ عزیقہ اپنے دکھڑے رور ہی تھی۔۔۔

جینا کی لگی ہوگی بد دعا۔۔ ایمانے مزے سے کہا۔۔ اس معصوم کو تم بہت تنگ کرتی تھی ناب " بھگتو ایمانے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

www.novelsclubb.com " ہاں یار ویسے جینا بہت معصوم تھی۔۔۔

اچھا اب جاؤ اپنے روم میں اس سے پہلے وارڈن آجائے۔۔ عینی نے اسے کہا اور اپنے ناول میں " گم ہو گئی۔۔۔

" ہاں بھئی میں چلتی ہوں گڈ نائیٹ۔۔ عزیقہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ایک عدد جمائی بھی لی۔۔۔

" گڈ نائیٹ۔۔ عینی اور ایمانے ایک ساتھ کہا۔۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عزیزہ کے جانے کے بعد ایمانے لائٹس آف کر دیں۔۔۔"

عینی تم جب سے آنٹی کے پاس سے آئی ہو پریشان لگ رہی ہو۔ ایمانے فکر مندی سے "پوچھا۔۔۔"

تھوڑی دیر تک خاموشی رہی اور پھر عینی بولی۔۔ ہاں میں ہوں پریشان بلکہ میں کہیں کھو گئی "ہوں شاید۔۔۔"

کہاں۔۔۔ ایمانے کروٹ اس کی طرف بدلی۔ کہنی ٹکا کر سر اونچا کیا سائیڈ لیپ کی روشنی میں "اسکا چہرہ چمک رہا تھا۔۔۔"

"پتہ نہیں۔۔۔ عینی نے بنا سے دیکھے جواب دیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پھر بھی۔۔۔ ایمانے اس سے پوچھا۔۔۔"

تمہیں پتہ ہے میرا باپ پاکستان رہتا ہے اور مجھے پچپن میں ہی چھوڑ کر گیا تھا۔ مام کہہ رہی ہیں "میں ان کے پاس چلی جاؤں جو مجھے اس وقت چھوڑ گئے جس وقت مجھے ان کی سب سے زیادہ "ضرورت تھی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ایما تھوڑی دیر خاموش رہی پھر بولی۔۔۔ شاید آنٹی کو تم سے زیادہ پتا ہو اس لیے وہ سوچ سمجھ "کر کہہ رہیں ہیں تمہیں۔۔۔"

"پتہ نہیں۔۔۔ عینی نے بزاریت سے کہا اور کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔"

حسین ولا کی فضہ سو گوار تھی کیونکہ۔۔۔ آج وہ دن تھا جس دن اس گھر کے صحن میں تین " میتیں پڑی تھی وہ دن قیامت سے کم نہیں تھا اس گھر والوں کے لیے۔۔۔ حیدر ملک کی بہن بے "واہ تو ہوئی تھی لیکن دو بچے بھی کھو بیٹھی تھی۔۔۔ اور آج پھر وہ دن آیا تھا۔۔۔"

"اس دن سب غم زدہ ہوتے تھے۔۔۔"

آج سب صبا بیگم کے پورشن میں تھے۔۔۔ صبا بیگم کی آنکھیں سو جی ہوئی تھیں۔۔۔ شاید رات کو "روتی رہی تھیں۔۔۔"

"ماہم کے سیل فون پے کال آئی تو وہ باہر کی طرف آئی۔۔۔"

"السلام علیکم کیسے ہیں دانی بھائی۔۔۔ ماہم نے ادا اس سی مسکراہٹ کے ساتھ سلام کیا۔۔۔"

"وا علیکم السلام میں کیسا ہو سکتا ہوں آج کے دن۔ تم کیسی ہو۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"میں بھی ویسی جیسے آپ۔۔ ماہم نے جواب دیا۔۔"

"اور خدیجہ کیسی ہے۔۔ دانیال نے جھجک کر پوچھا۔۔"

"وہ بھلا آج کے دن کیسی ہو سکتی ہے۔۔ آپ کو تو پتہ ہے۔۔ ماہم اور بھی اداس ہوئی۔۔"

"دانیال کچھ دیر خاموش رہا۔۔ اور امی ان کا سیل فون آف ہے۔۔"

"اس وقت انہیں اپنا حوش نہیں آپ فون کی بات کر رہے ہیں۔۔"

"میری بات کرواؤ امی سے۔۔ دانیال نے بیچینی سے کہا۔۔"

ہاں ٹھیک ہے میں کرواتی ہوں آپ کی بات۔۔ بابا والوں کے ساتھ بیٹھی ہیں۔۔ لیکن آپ کی

بات کرواتی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماہم نے تھوڑی دیر بعد صبا بیگم کو فون پکڑا یا۔۔"

"السلام علیکم امی جان کیسی ہیں۔۔ دانیال نے اپنے آپ کو مضبوط کیا۔۔"

والسلام علیکم السلام میں۔۔ کیسی ہو سکتی ہوں تم بتاؤ کیسے ہو بیٹا۔ اتنے دنوں سے بات چیت ہی نہیں

کی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاں امی میں نے سوچا کہ آپ سے بات کروں لیکن ٹائمر چینجنگ کی وجہ سے میں بات نہیں "

"کر پایا۔۔ اس نے رینک سے سفید جلد کی ایک بک اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

"اب یہاں آ جاؤ تو تمہاری شادی کرادوں۔ مجھے بھی سکون آ جائے۔۔"

"امی شادی نہیں ابھی تو بلکل بھی نہیں۔۔ دانیال کی آواز میں واضح جھنجھلاہٹ تھی۔۔"

"یہ کیسی باتیں کر رہے ہو میں اکیلی رہتے ہوئے تھک گئی ہوں۔۔"

"میں ہوں نہ آپ کے ساتھ۔۔ دانیال نے مسکرا کر کہا۔۔"

صبا بیگم نے نروٹھے پن سے کہا۔۔ نہیں چاہیے تمہارا ایسا ساتھ خود جا کر باہر کے ملک بیٹھے "

"ہو۔۔"

www.novelsclubb.com

"امی میں آ جاؤں گا ایک دن انشاء اللہ۔۔ اس نے انہیں تسلی دی۔۔"

یہ جھوٹی تسلیاں مجھے نہیں چاہیے جب تک تم یہاں نہیں آؤ گے میں تب تک تم سے بات "

"نہیں کروں گی۔۔ صبا بیگم نے فون بند کر کے ماہم کو دے دی۔۔"

"آپانہ کریں ایسا اس کے ساتھ بچہ پریشان ہو گا پردیس میں۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

حیدر میں اکیلی رہ گئی ہوں۔ وہ دونوں تو اللہ تعالیٰ نے لے لیے لیکن یہ بھی میرے ساتھ نہیں " اور تو اور بات بھی نہیں کرتا۔۔۔

"بس آپ اللہ تعالیٰ کی جو مرضی۔۔۔"

وہ لوگ باتیں کر رہے تھے لڑکیاں کچن میں تھیں چائے بنا رہیں تھیں۔۔۔ خدیجہ۔۔۔ ماہم نے " اس کو پکارا۔۔۔

"ہمممم بولو۔۔۔ خدیجہ نے چائے میں چیچ ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"دانی بھائی تمہارا پوچھ رہے تھے۔۔۔"

"اچھا کیسے تھے وہ۔۔۔ خدیجہ نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

سہی تھے، پر پریشان بھی تھے۔ اور اب پھوپھو بھی ناراض ہو گئیں ہیں ان سے۔۔۔ جب تک وہ "

"یہاں نہیں آئیں گے وہ ان سے بات نہیں کریں گی۔۔۔

"اوہو پھوپھو کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ خدیجہ نے افسوس سے کہا۔۔۔"

"نہیں یار اچھا کیا نہ وہ ایسے نہیں آتے یہاں۔۔۔"

"وہ وہاں اکیلے ہیں۔۔۔ چولہے کی آنچ ہلکی کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

کوئی اکیلے وکیلے نہیں ان کے فرینڈز ہونگے وہاں کتنا مزہ آتا ہو گا نہ ایک ہم ہیں یہاں یونی سے " لیکر گھر۔۔ ماہم نے حسرت سے کہا۔۔

چلو چھوڑو چائے تیار ہو گئی ہے چلیں باہر۔۔ خدیجہ کپس کی طرف بڑھی اس نے ایک کپ " دیکھا وہ جانا پہچانا کپ تھا اس کپ کے بغیر وہ چائے نہیں پیتا تھا اس کی آنکھیں نم ہو گئیں لیکن وہ "نمی چھپا گئی۔۔۔

یونی کے سٹوڈنٹس یہاں سے وہاں جا رہے تھے لیکن عینی ایک ہی جگہ پر بیٹھی لوگوں کو دیکھ " رہی تھی۔۔۔

"ہائے۔۔ گھمبیر لیکن خوبصورت آواز۔۔۔" www.novelsclubb.com

عینی اس آواز پر چونکی پھر اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا، کیونکہ سامنے سے سورج کی روشنی " چھن کرتی آرہی تھی، سیدھا عینی کے منہ پر۔۔۔

"ہائے۔۔ عینی نے اداسی سے اس کو جواب دیا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں اس نے ساتھ والی سے ایک چھوڑ کر چیئر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"ہاں بیٹھو۔۔ عینی نے اپنی بکس اور بیگ وہاں سے اٹھائیں۔۔۔"

"وہ وہیں بیٹھ گیا۔۔ آج کا دن اس کے لئے کافی غم زدہ تھا کچھ غم مٹانے اچھے ہوتے ہیں۔۔"

"پریشان لگ رہی ہو۔۔ ڈائمنل نے اس کو اداس دیکھا تو پوچھنا ضروری سمجھا۔۔۔"

"ہاں میری ماں کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔ نظریں نیچے کسی غیر مرئی نکتے کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔"

اوہ اچھا۔۔ آج وہ بھی پریشان تھا آج اس کی ماں کی طبیعت خراب ہوگی۔۔ دل میں سوچا پھر سر

جھٹک کر اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔ اس نے غور سے اسے دیکھا وہ سب سے مختلف لگی

www.novelsclubb.com

"اسے۔۔"

گورا رنگ۔ اور بھورے بال۔ کندھوں پے بکھیرے لمبی گھنی پلکیں۔ سیدھی آنکھ کے نیچے

"ایک تل تھا یہ اس پر بہت اچھا لگتا تھا کھڑی ناک پھولے ہوئے گال۔۔۔"

"ہاں واقع وہ مختلف تھی۔۔ اس کے دل نے اعتراف کیا۔۔"

"عزیزہ عینی کو ڈھونڈتے وہاں آئی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

عینی یار تم یہاں ہو میں پوری یونی میں ڈھونڈتی پھر رہی ہوں۔۔ عزیزقہ نے پھولتے سانس کے " ساتھ کہا۔۔

*ہاں کیوں خیریت۔۔ عینی نے پریشانی سے۔۔ کہا۔۔

"چلو کیفے ٹیریا ایما اور سوزی بھی وہاں ہیں چلو۔۔"

"ہاں چلو۔ اوکے ڈائنل بائے پھر ملیں گے۔۔ مسکرا کر الوداع کیا۔۔"

"اوکے بائے۔۔ ڈائنل نے بھی ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔۔"

"وہ دونوں وہاں سے چلیں گئیں اور ڈائنل کی نظروں نے دور تک ان کا تعاقب کیا۔۔"

اس دن کے بعد عینی اور اس کی دوستی ہو گئی تھی۔ جہاں دیکھو ساتھ ملتے کبھی کیفے ٹیریا۔ کبھی " جینیز گارڈن میں تو کبھی وکنس ٹیرس پراچھی خاصی ان کی دوستی ہو گئی تھی۔۔

"عینی کے باقی کچھ مہینے بچے تھے اس یونی میں۔۔"

"عینی یونی میں جیسے ہی داخل ہوئی اس کی اچانک کسی سے ٹکرا ہوئی۔۔"

"آریومیڈ۔۔ عینی کو اس لڑکے نے کہا جس سے ابھی اس کی ٹکرا ہوئی تھی۔۔"

"مانسڈیور لینگو تاج۔۔ عینی نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کہا۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"میں تمیز سے بات کروں تم مجھ سے آکر ٹکرائی ہو اور۔۔ تمیز بھی مجھ سکار ہی ہو واؤ۔۔"

میں نہیں ٹکرائی خود تم ہوئی گھوڑے کی طرح آئے ہو میرے سامنے۔۔ عینی نے اسے "
"ٹوکا۔۔ اتنے میں ڈائٹل بھی آیا۔۔ شاید وہ دیکھ چکا تھا اس لڑکے کو۔۔"

"عینی کیا مسئلہ ہے۔۔ اس نے قریب پہنچ کر عینی سے پوچھا۔۔"

اے تو ہیر و بننے آئے ہو لگتا ہے لڑکیوں کی ہمدردیاں سمیٹنے کا بڑا شوق ہے۔۔ اس لڑکے نے "
"شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔۔"

"بکو اس بند کر اپنی ورنہ۔۔ ڈائٹل سکتی سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔"

ورنہ کیا مجھے مارو گے۔۔ اس نے ڈائٹل کو مکارا۔۔ ان دونوں کی لڑائی ہو گئی۔۔ وہ جاہل لڑکا "
"گالیاں بکنے لگا۔۔"

یہ نہیں کے جاہل صرف ہمارے ہاں ہی ہوتے ہیں نہیں بلکہ جاہل تو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں "
"ہم لوگ ہی ہوتے ہیں اپنے ملک کو بدنام کرنے والے۔۔"

عینی منہ پہ ہاتھ رکھے کھڑی رہی۔۔ سن سی اس کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔ یونی کے کچھ لڑکوں "
"نے انہیں چھوڑا یا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ڈائٹل کے ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔"

"ڈائٹل اومائی گاڈ تمہارے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے چلو بینڈج کرتی ہوں میں تمہاری۔۔۔ عینی"

"نے اس کا خون سے بھرا سرخ ہاتھ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اس نے نارمل انداز سے کہا۔۔۔"

"چلو میں نے کہا نہ۔۔۔ عینی نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔۔۔"

"وہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔"

"عینی نے پہلے زخم صاف کر کے اس نے کریم لگائی۔۔۔ اس کی کیا ضرورت تھی اس جاہل کے"

"ساتھ لڑنے کی میں ہینڈل کر لیتی اسے۔۔۔ اس نے بینڈج سے ریپر ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔"

وہ خاموش رہا۔۔۔ پھر اٹھا تو بس اتنا بولا۔۔۔ مجھے اچھا نہیں لگتا کوئی تم سے لڑے میری"

"موجودگی میں۔۔۔ اور یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔۔۔"

"عینی کی آنکھیں نم ہوئیں۔۔۔ اسے پہلی بار تحفظ کا احساس ہوا۔۔۔"

"عینی یونی سے نکل کر ہاسٹل آگئی تھی۔۔۔ وہ بیٹھی اپنا اسائنمنٹ بنا رہی تھی جب ایما آئی۔۔۔"

"عینی تمہارا جھگڑا ہوا ہے کسی سے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ہاں یار بس پتا نہیں کونسا جاہل انسان تھا۔۔ عینی نے بیزاری سے کہا۔۔"

"اور تمہیں ڈائمنڈ نے بچایا۔۔ ایما کی آنکھوں میں شرارت ناچی۔۔"

"ہاں تو؟۔ عینی نے بھنویں اچکائیں۔۔"

"تو کچھ نہیں ویسے کافی اچھا لڑکا ہے۔۔ ایما نے بیڈ پر لیٹ کر کہا۔۔"

"اب خاموش ہو جاؤ۔۔ عینی نے گھور کر اسے دیکھا۔۔"

"اوکے کچھ نہیں بولتی۔۔ ایما نے منہ بسورے کہا۔۔"

"تمہاری بڑی مہربانی۔۔ عینی نے مسکرا کر کہا۔۔"

"اچھا سنو میرا اسائنمنٹ بنایا۔۔ ایما نے کہنی کے بل اٹھتے ہوئے کہا۔۔"

نہیں میں تمہاری نوکر ہوں خود مادام آرام فرمائیں اور میں انکا اسائنمنٹ بناؤں۔۔ عینی نے بک

"پر لائٹ سے ایک لائن لگائی۔۔"

یار بنا دونہ میں ابھی فیس ماسک لگا رہی ہوں میری اسکن خراب ہو گئی ہے۔۔ ایما نے التجائی

"انداز میں کہا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

نو۔ نو۔ نو میں نے کہا نا خود بناؤ۔۔ عینی نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔۔ اس ویک اینڈ میں مام " کے پاس جا رہی ہوں۔۔۔"

ہاں میں بھی ڈیڈ کے پاس جاؤں گی۔۔ ایمانے اٹھتے ہوئے کہا اس کے چہرے کا رنگ ایک دم " بدلہ۔۔۔"

" اچھا گڈ تم پورے چھ مہینے سے انکل سے نہیں ملی۔۔ عینی نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

عینی پتا ہے میری اسٹیپ مدر عجیب ہیں، میں کبھی کبھی ڈیڈ کے پاس جاتی ہوں وہ برداشت " نہیں کر پاتیں۔ ڈیڈ مجھے پیار کریں یا یاد کریں یہاں تک کے میرے وہ بہن بھائی بھی روڈ " ہوتے ہیں۔۔۔"

پتہ ہے مجھے مام کی یاد آتی ہے بہت اور اپنی گرینڈ ماں کی۔۔ مام کے بعد انہوں نے ہی میرا خیال " رکھا تھا ہمارا چھوٹا گھر تھا لیکن وہ میرا فیورٹ تھا۔۔۔"

پتہ نہیں یا ایسے لوگ کیوں ہوتے ہیں جنکا ہونا اتنا ضروری نہیں ہوتا لیکن پھر بھی وہ ہماری " زندگیوں میں ہوتے ہیں۔۔ عینی نے بکس سمیٹ کر سائیڈ پر رکھ لیں۔۔۔"

" ہم مام کی ڈیڈ کی میرے علاوہ فیملی مکمل ہے۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

کبھی تمہاری بھی فیملی مکمل ہوگی۔۔۔ عینی نے ایما کی اداسی دور کرنی چاہی وہ کہاں ایما کو اداس " برداشت کر سکتی تھی۔۔۔"

"بد تمیز چپ کر جاو۔۔ ایما اس کی بات پر مسکرائی۔۔۔"

دوست کس کی ہوں آخر جس نے چپ ہونا سیکھا ہی نہیں۔ جس نے ہمیشہ جینا سیکھا ہے۔ ہاں " میں ایما کی دوست ہوں۔۔۔ عینی نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔"

"کل کا سارا دن صبا بیگم کے پورشن میں گزارا تھا۔۔۔"

کراچی میں صبح ہو چکی تھی ماہم اٹھی تیار ہوئی یونی کے لیے اس نے پنک کلر کالان کا ڈریس " پہن رکھا تھا اور اس پے بلیک بڑی سی چادر جس پے کڑھائی ہوئی تھی وہ جلدی سے سیڑھیاں " چڑھتی خدیجہ کے کمرے میں آئی خدیجہ یار چلو یونی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں۔۔۔"

"خدیجہ باتھ روم میں تھی۔۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔"

"خدیجہ آئی تو اس نے سی گرین کلر کا ڈریس پہن رکھا تھا۔۔۔"

"واہ یار بہت اچھا لگ رہا ہے تمہرا ڈریس۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"ہاں تھینکس یار۔۔ آج ہمیں جلدی واپس آنا ہے۔۔۔"

"کیوں؟ بھی۔۔۔"

"امی کی وہی کزن آنے والی ہیں۔۔ خدیجہ نے ہسیر ڈرائیر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو ہم کیا کریں گے۔ کونسا نہیں ہم چائے وغیرہ بنا کر دیں گے۔۔۔"

"مجھے کیا پتہ امی نے کہا ہے۔۔۔ خدیجہ نے بال سکھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"وہ دونوں تو چلی گئیں یونی لیکن گھر میں تیاریاں ہو رہی تھیں۔۔۔"

"زرینہ بیگم۔ زرنور بیگم۔ زارا۔ زوبیہ۔۔ اور صبا بیگم۔۔ وہ سب آج ساتھ بیٹھیں تھیں۔۔۔"

امی میں آج ممالوں کے ہاں جاؤں۔۔۔ زوبیہ نے ننہے احتشام کو زارا کے حوالے کرتے "ہوئے کہا۔۔۔"

"بیٹا آج نہیں کل چلی جانا آج مہمان آرہے ہیں۔۔۔"

"کون آرہے۔۔ زوبیہ نے ساس سے پوچھا۔۔۔"

"سویرا آرہی ہے۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اچھامی کیوں آرہی ہیں وہ۔۔ زوبیہ کے بجائے سوال زار انے کیا۔۔"

"پتہ نہیں بتایا تو نہیں اس نے۔۔"

آپ آپ۔۔ اور بھابھی آپ بھی آنا سویرا کو آپ لوگوں کے ساتھ اس دن بہت مزہ آیا"
"تھا۔۔"

"اچھا ہاں مجھے بھی اچھا لگا تھا اس دن۔۔ صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔"

ان لوگوں کی باتیں تو نہ ختم ہونے والیں تھیں تو کیوں نہ ہم کسی اور دیس کی سیر کر"
"آئیں۔۔"

لندن میں اس وقت ہر طرف بادل تھے سردی بھی حد سے زیادہ تھی۔۔ ہوا اتنی ٹھنڈی تھی "
"کے ہڈیوں میں گھستی محسوس ہوتی۔۔"

ایسے میں عینی بیلو جینز وائٹ ٹی شرٹ پر بلیک جیکٹ پہنے سر پہ ٹوپی پہنے بال کندھوں پر "
بکھیرے۔ وہ یونی کے مین گیٹ کے پاس کھڑی تھی ہاں کیونکہ عینی اپنا انٹری کارڈ ہاسٹل بھول
"آئی تھی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

فون جیب سے نکال کے اس نے ایما کو کال کی ایک بیل ہوئی دوسری تیسری کال پک کر لی " گئی۔۔۔

"کہاں ہو منحوس کہیں کی میرا کارڈ لیتی آنا میں یونی کے باہر کھڑی ہوں۔۔۔"

"کارڈ بھول گئی، بھگتو مجھے نہیں اٹھایا نہ۔۔۔ ایمانے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔"

"بکو اس بند کرو یہ بتاؤ لیکر آرہی ہو یاں نہیں۔۔۔"

"لیکر آرہی ہوں رسی جل گئی لیکن بل نہ گیا۔۔۔ ایمانے آخر میں بھی چوٹ کی۔۔۔"

بکو اس بند کرو۔۔۔ اس کے ساتھ ہی عینی نے کال کاٹ دی۔۔۔ اس کے چہرے پر واضح " جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com
سامنے سے ڈائسنل آرہا تھا۔۔۔ ہائے عینی یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔ عینی کو وہاں دیکھ کر وہ حیران " ہوا۔۔۔

"میں انٹری کارڈ بھول آئی ہوں اس لیے، اس نے بدقت مسکرا کر کہا۔۔۔"

"اوہ اچھا میں کوئی ہیلپ کر سکتا ہوں۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

تھینکس بس میری دوست لارہی ہے اس لیے ویٹ کر رہی ہوں۔۔ عینی نے مسکرا کر اسے " جواب دیا۔۔ کیوں تھا وہ اتنا اچھا۔۔

" ڈائٹل نے سر کو خم دیکر شکریہ وصول کیا۔۔ "

ڈائٹل کی نظر اس کے چہرے پے پڑی اس کا چہرہ اتنا معصوم تھا کہ دیکھنے والا بس اس کے " چہرے میں ہی کھو جاتا لیکن وہ بھی ڈائٹل تھا فوراً ان نظر ہٹا لی۔۔

" اوکے بائے عینی میں چلتا ہوں۔۔ اسے وہاں کھڑا رہنا مناسب نہ لگا۔۔ " اوکے بائے۔۔ "

" دس منٹ کے انتظار کے بعد ایما آ خر کار آ گئی۔۔ "

www.novelsclubb.com

" شکر تم آ گئی میں تھک گئی کھڑے کھڑے۔۔ "

" اب چلو اور کل جا رہی ہو آنٹی کے پاس۔۔ ایمانے چلتے ہوئے پوچھا۔۔ "

" ہاں۔۔ اور تم جا رہی ہو انکل کے پاس۔۔ "

" میں شاید نہ جاؤں۔۔ میں اور عزیزقہ۔ سوزی کے گھر جائیں شاید یاں ہاسٹل میں ہونگی اپنا ناول " مکمل کرونگی۔۔۔ "

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"میرے ساتھ چلو نہ میرے گھر بہت مزاح آئیگا۔۔۔"

"ہاں یہ آئیڈیا اچھا ہے پھر کب چلیں۔۔۔"

"آج شام، آج فرائیڈے ہے نہ۔۔۔ عینی نے اس کے ہم قدم ہوتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہاں فرائیڈے ہی ہے۔۔۔ ایمانے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔"

"اوکے ڈن آج چلتے ہیں منڈے کو واپس۔۔۔"

"اوکے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔"

ان دونوں نے کلاس لی۔ اس کے بعد عزیزقہ اور سوزی کے ساتھ کیفے ٹیریا میں آکر بیٹھ "گئیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"عینی تم کیا لوگی عزیزقہ نے عینی سے پوچھا۔۔۔"

"امم میرے لیے برگر۔۔۔"

"اچھا اور ایما سوزی تم دونوں۔۔۔"

"میں ایک اور نچ جو س اور فرینچ فرائز ایمانے کہا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"اور تم سوزی۔۔ عزیزقہ نے فون میں گم سوزی سے پوچھا۔۔"

"میں ایک چپس کاپیکٹ اور دوسرا کولڈرنک۔۔ سوزی اپنا آرڈر نوٹ کروا کروا پس فون میں
"گم ہو گئی۔۔"

"اوکے گائیز سب کا ہو گیا نہ۔۔ عزیزقہ نے ایک بار پھر سب سے تصدیق کرنی چاہی۔۔"

"ہاں بس یہ سب ٹھیک ہے۔۔ جواب ایمانے دیا۔۔"

"وہ لوگ کھاپی کر جب فارغ ہوئے۔۔ اصل بم عزیزقہ نے ان کے سروں پر گرایا۔۔ پے"
"نکالو۔۔ عزیزقہ نے ہتھیلی انکے آگے پھلائے کہا۔۔"

"ہاں کیا مطلب ان تینوں نے ایک ساتھ کہا۔۔ مارے گم کے سوزی نے کولڈرنک ہی پھٹک"
www.novelsclubb.com
"دی۔۔"

"مطلب یہ کہ یہ جوا بھی تم سب نے کھایا ہے نہ یہ سب مفت کا نہیں تھا۔۔ عزیزقہ نے انہیں"
"کہا۔۔"

"ہم سمجھے تم کسی خوشی میں ہمیں ٹریٹ دے رہی ہو۔۔ اور آخر میں وہ خوشی ہم سے شیئر کرو"
"گی۔۔ نہیں لیکن تم نکلی نہ ہمیشہ کی طرح بوکھی۔۔ سوزی نے کہا برا سامنہ بنا کر کہا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اچھی لگی تم سب کی خوش فہمی اب پیسے نکالو سب شرافت سے۔۔ عزیزقہ نے کافی بے رحم انداز " اپنا یا ہوا تھا۔۔۔"

"موٹی مرو نہیں دے رہے ہیں پیسے۔۔ ایمانے اس کو لتاڑا۔۔۔"

"عزیزقہ کا قہقہہ بلند ہوا۔۔، یار پیسے دے کر آئی ہوں اور یہ ایک واقع ٹریٹ تھی۔۔"

"اچھا کونسی بات کی ٹریٹ ہے یہ۔۔ عینی نے تجسس سے آنکھیں پھلائے پوچھا۔۔۔"

یہ بعد میں بتاؤں گی ملتے ہیں ایک بریک کے بعد۔۔ بائے گرلز عزیزقہ یہ کہتے ہوئے عزیزقہ " وہاں سے نکل گئی۔۔۔"

"موٹی کہیں کی اب یہ نہیں بتائے گی ایمانے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"چلو کلاس کا ٹائم ہو رہا ہے سوزی نے انہیں متوجہ کیا۔۔۔"

"او کے لیٹس گو گرلز۔۔۔ عینی نے ان دونوں کو ہاتھ دیکر اٹھایا۔۔۔"

ماہم اور خدیجہ یونیورسٹی سے لوٹیں، تو سویرا آگئی تھی اس وقت تک وہ دونوں اس دن کی طرح

"کچن کی دروازے سے آئیں تھیں۔۔ وہ دونوں ماہم کے روم میں آئیں تھیں۔۔۔"

زگ۔ زینگ۔ از قلم ایشال بلوچ

میں آنا تو جلدی چاہتی تھی، لیکن کچھ کاموں کی وجہ سے آ نہیں سکی میں نے تو اسی دن سوچا تھا " کہ خدیجہ تو میری ہے۔۔ سویرا نے زرینہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

زرینہ بیگم نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا اور پھر صبا بیگم کی طرف دیکھا ان کے چہرے پر " مسکراہٹ تھی۔۔

میں اپنے بیٹے کا رشتہ مانگنے آئی ہوں، اور مجھے امید ہے تم مجھے مایوس نہیں لوٹاؤ گی، سویرا نے " اتنے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

" زرینہ بیگم خاموش رہیں۔۔

" جواب ہاں میں چاہیے، میرا بیٹا اتنا لائق فائق ہے تم لوگوں نے تو دیکھا ہی ہو گا۔۔

" ایسی کوئی بات نہیں زرینہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

" تمہارا بیٹا تو ماشاء اللہ بہت ہی اچھا ہے صبا بیگم نے کہا۔۔

" ہاں ماشاء اللہ بہت ہی پیارا بچہ ہے زر نور بیگم نے بھی کہا۔۔

ان کی باتیں تو جاری تھیں لیکن اندر بیٹھیں ان لڑکیوں کے کانوں میں شازیہ بات ڈال گئی " تھی۔۔

زگ زبگ از قلم ایصال بلوچ

"مجھے تو پہلے دن سے شک تھا اس آنٹی پر، ماہم نے ادھر سے ادھر چا کر کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔"

"تو پھر؟۔۔"

"پھر کیا تم چلی جاؤ گی۔۔ ماہم نے رک کر معصومیت سے کہا۔۔۔"

"بکو اس بند کرو اپنی تم اس وقت خدیجہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔"

کیوں بھی میں تو وہی بات کر رہی ہوں جو سدیوں سے ریت چلی آرہی ہے۔۔ اس نے پھر "

"سے چلنا اسٹارٹ کیا۔۔۔"

یار اس وقت میرا سر درد کر رہا ہے تمہاری یہ چک چک سنتے ہوئے۔۔ خدیجہ نے بے بسی سے "

"کہا۔۔۔"

یہ بات چھوڑو مجھے یہ فکر ہو رہی ہے کہ وہ اپنی بہن کی طرح موٹے نہ ہو۔۔ ماہم کہاں چپ "

"رہ سکتی تھی۔۔۔"

اللہ کی قسم تم نے ایک اور لفظ منہ سے نکالا تو تمہارا منہ توڑ دوں گی۔۔ خدیجہ نے دانت پیستے "

"ہوئے کہا ماہم کو۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

نہیں۔ نہیں یاد تم اللہ نہ کرے کے وہ موٹے ہوں ورنہ وہ۔ باقی کی بات ماہم کے منہ میں رہ " گئی۔۔۔

ماہم کی بیچی آج نہیں چھوڑں گی تمہیں میں۔۔ خدیجہ بیڈ سے اتر کر ماہم کی طرف بڑھی، لیکن وہ "اس سے پہلے دروازہ کھول کر بھاگ گئی اس کو چڑاتی ہوئی۔۔۔

یونیورسٹی کے بعد عینی اور ایما واپس ہاسٹل آگئیں اور پیکنگ کرنے لگی کیونکہ انہیں برائٹن جانا " تھا۔۔۔

"پیکنگ مکمل کر کے عینی چینیج کرنے گئی اور ایما نے تو پہلے ہی چینیج کر لیا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com "وہ دونوں ہاسٹل سے نکل کر ٹرین اسٹیشن پہنچ گئیں۔۔۔"

شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔ اور اس شام کے سائے میں ایک لڑکا اسی ریسٹورانٹ " میں داخل ہوا پھر آفیس روم میں چلا آیا دیوار میں نسب کیبن کو دیکھا۔۔ اور جیب سے چابی نکال "کر کیبن کھول دی کیبن کے اندر ایک لا کر لگا ہوا تھا۔۔۔

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

"کچھ ہند سے دبائے۔۔۔"

اور دیوار آگے سے سرکنے لگی۔ یہاں تک کے دورازے کے جتنی کھلی۔۔ وہ لڑکانہ داخل "ہو اتو دیوار بند ہو گئی۔۔۔"

وہی آدمی دیوار سے ٹیگ لگا کر بیٹھا ہوا تھا۔۔ اوئے اٹھ ڈائٹل نے پستول کی ٹھنڈی نال اس "کی پیشانی پر رکھی۔۔۔"

"آدمی نے چہرہ اٹھا کر ڈائٹل کو دیکھا۔۔ مجھے چھوڑ دو میں تمہارے کسی کام کا نہیں۔۔"

تم ہی تو کام کے ہو۔۔ ڈائٹل نے پستول سرکا کر عین اس کی پیشانی کے بیچوں بیچ رکھی۔۔ بتاؤ "تمہارے ساتھ اور کون کون شامل ہے۔۔ بتاؤ ڈائٹل غصے سے دھاڑا۔۔"

www.novelsclubb.com
"مجھے نہیں پتہ تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔۔۔"

ڈائٹل کو اور بھی غصہ آیا اور ایک زوردار مکا اس کے ناک پر رسید کیا اس کے بعد تین چار "مکے لگائے۔ بتاتے ہو یا نہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔ وہ آدمی مکر وہ ہنسی ہنسا۔۔۔"

"چیری چیری۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"جی سر۔ چیری اسی گھر میں تھا۔۔"

اسے لے جاؤ اور ہڈی پسلی ایک کر دو اس کی اور جب تک کچھ منہ سے نہ پھوٹے اسے نہ
"چھوڑنا۔۔"

"اوکے سر۔۔ چیری نے تابعداری سے کہا۔۔"

"دوسری طرف عینی اور ایما برائن آچکیں تھیں۔۔"

"دونوں نے اپارٹمنٹ میں خوب ہلاگلا مچایا تھا۔۔"

ایک طرف میوزک چل رہی تھی تو دوسری طرف عینی اور ایما کچن میں جانے کیا بنا رہیں
"تھی۔۔"

"ایما یا اس میں نمک کتنا پڑتا ہے۔۔"

"پتہ نہیں چکھ کر دیکھو۔۔ اور میں جا رہی ہوں ٹی وی دیکھنے۔۔ یا آئی کب تک آئیں گی۔۔"

کتنی خود غرض ہونہ ایما تم دوست کو اکیلا کچن میں چھوڑ کر جا رہی ہو۔۔ عینی نے بے بسی سے
"چہچہاتے ہوئے کہا۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"لاؤنج میں بیٹھی ہوں مرنے نہیں جا رہی۔۔ ایمانے وہاں سے تیز آواز میں کہا۔۔"

"یعنی کچن میں مصروف ہو گئی اور ایمانی وی دیکھنے میں۔۔"

"گریس بیرونی دروازہ کھول کر اندر آئی۔۔"

ہائے آنٹی۔۔ ایمانے مسکرا کر کہا۔۔ اس کی مسکراہٹ اتنی پیاری ہوتی تھی کہ سامنے والے"

"انسان کا دل پگھل جائے۔۔"

"ہائے بیٹا کیسی ہو گریس شکڈ لہجے میں بولی۔۔"

"ہائے مام۔۔ عینی آ کر ماں کے گلے میں جھول گئی۔۔"

اوہ ہائے مام کی جان کیسی ہو۔۔ گریس نے الگ ہو کر اس کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتے"

"ہوئے کہا۔۔ پھر اسکے ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیے۔۔"

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ اور آپ نے آفیس واپس جو ائن کر لیا منا بھی کیا تھا اب کیا ہمیں پئے کی"

"کمی ہے جو آپ اس عمر میں جا ب کر رہی ہو۔۔ عینی نے برا سامنہ بنایا۔۔"

ایسی کوئی بات نہیں بیٹا لیکن میں اکیلی گھر میں کیا کروں بور ہوتی ہوں دم گٹھنے لگتا ہے میرا اس"

"لیے جا ب کی میں نے۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

اوہام میری یونی کے بس کچھ مہینے ہیں یونی فائنل ہوگی تو پھر میں آپ کو بور نہیں ہونے دوں " "گی۔۔۔

"ہاں تب تک میں جا ب ضرور کروں گی۔۔۔"

"جیسی آپ کی مرضی۔۔۔ عینی نے ہاتھ کھڑے کیے۔۔۔"

"اور تم یہ کچن میں کیا کر رہی تھی۔۔۔"

آپ کی پسند کا کھانا بنا رہی تھی۔۔۔ عینی نے سر کھجاتے ہوئے کہا کیونکہ گریس کو سخت ناپسند " "تھی یہ بات۔۔۔

اوہو عینی کتنی دفعہ منا کیا ہے کچن میں تم نہ جایا کرو لیکن تم میری سنتی کب ہو اب ہٹو میں " "دیکھتی ہوں جا کر۔۔۔ گریس اسے خود سے دور کرتی کچن کی طرف بڑھی۔۔۔

میں نے سب کچھ بنا لیا ہے مام بس آپ چینیج کر کے آئیں پھر نکالتی ہوں میں کھانا۔۔۔ عینی نے " "وہاں پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔

میں یہ تمہارے کارنامے سمیٹوں پھر جاتی ہوں کپڑے تبدیل کرنے۔۔۔ گریس نے ساری " "کچن پر ایک افسوس بھری نظر ڈالی۔۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی ایما کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔۔"

یہ اتنے ساری چیزیں تمہارے پچپن کی ہیں۔۔ دیوار میں نسب شیشے کی الماری میں رکھی ان "، چیزوں پر نظر پڑی تو ایما نے پوچھا پوچھا۔۔"

ہے جو بھیجتا unknown sender ہاں یہ سب میری برتھڈے گفٹس ہیں کوئی " ہے۔۔ نیچے کارڈز بھی ہیں۔۔"

اوہ واہ یہ تو کوئی فلم کی کہانی کی طرف لگ رہا ہے۔۔ ایما نے دلچسپی سے ان چیزوں کو دیکھتے " ہوئے کہا۔۔ اور یہ وائٹ ڈانسنگ ڈول کتنی کیوٹ ہے۔۔"

"عینی مسکرا دی یہ اسکی بھی فیورٹ تھی۔۔"

ان تینوں نے کھانا ایک ساتھ کھایا گریس اپنے روم میں چلی گئی باقی وہ دونوں سیر سپاٹے پر " نکل پڑیں اب ان دونوں نے مل کر یہ دو دن برائنٹن والوں کی زندگی عذاب کرنی تھی۔۔"

"عینی نے گریس سے کار کی چابی لے لی تھی آج اس کو ایما کو اپنا شہر دیکھانا تھا۔۔"

"دوسری جانب عزیزقہ اور سوزی بھی ایک ساتھ پورالنندن گھومنے نکلی تھیں۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

یار یہ ایما اور عینی بے وفا ہیں خود کا پلین اکیلا بنایا برائٹن جانے کا ہمیں بتایا بھی نہیں یہ تھی "عزیزتہ جو دکھڑے رو رہی تھی اپنے۔۔۔"

ہاں دونوں کو دیکھو تو سہی ایک منٹ کال کرتے ہیں ان دونوں کو سوزی نے عینی کو کال "کی۔۔۔"

اوہ کس کی کال ہے۔۔۔ عینی نے جھنجھلا کر جیب سے سیل فون نکالی اسکرین پر سوزی کا نام جگمگا "رہا تھا اوہ سوزی کی کال ہے۔۔۔"

"ہیلو ہائے سوزی۔۔۔"

نکلو میسنی کہیں کی اکیلے اکیلے دونوں چلیں گئیں ہمیں بتایا بھی نہیں۔۔۔ سوزی عینی پر برس "پڑی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اوہ سوزی یار میں بتا دیتی تمہیں لیکن مجھے یہ نہیں پتا تھا کہ تم چلو گی میرے ساتھ۔۔۔ عینی واقع "شر مندہ ہوئی۔۔۔"

"اچھا اچھا زیادہ بنو نہیں مجھے پتا ہے تم دونوں کی دوستی زیادہ ہے۔۔۔"

"ارے ایسی کوئی بات نہیں تم لوگ کہاں ہو اس وقت۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ہم ونگ ونگ ریسٹورانٹ میں ہیں۔۔ جواب عزیزقہ نے دیا تھا۔۔"

"واہ آج کل مزے ہیں تمہارے۔۔"

"اور تم لوگ کہاں ہو سوزی نے جواب میں پوچھا۔۔"

"ہم وی آئی پی پیزا برائنٹ میں۔۔"

"اوکے گڈ انجوائے کرو۔۔"

بائے تم دونوں اپنا خیال رکھنا اور ہمیں بالکل مس نا کرنا۔۔ عینی نے کال بند کر کے موبائل فون "ٹیبیل پر رکھی۔۔ پھر ایما کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ چلو یہ ختم کر کے کہیں اور چلیں۔۔"

"اوکے کہاں چلیں۔۔ ایما نے پیزا کا آخری حصہ اٹھائے کہا۔۔"

www.novelsclubb.com
"سیہ لائف برائنٹ چلیں ہاں۔۔ ایما نے تھوڑی دیر بعد سوچ کر کہا۔۔"

"اوکے وہاں چلیں گے اور کل بیچ پر اوکے۔۔"

وہ لوگ اپنے اپارٹمنٹ آگئیں گھومنے پھرنے کے بعد تھکاوٹ نے آگھیرا تھا انہیں۔۔ ایما تو"

"آتے ساتھ ڈھیر ہوگئی باقی عینی گریس کے ساتھ تھی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"حسین ولا میں رات ہو گئی تھی سب لوگ اکٹھے آج کھانا کھا رہے تھے۔۔۔"

"بات زرینہ بیگم نے شروع کی تھی۔۔۔ آج سویرا آئی تھی۔۔۔"

"اچھا حماد ملک نے۔۔۔ لقمہ لیتے ہوئے کہا۔۔۔"

ہاں اور اپنے بیٹے کا رشتہ لیکر آئی ہے خدیجہ کے لیے میں نے کہا کہ ہم آپس میں مشورہ " کریں۔۔۔"

اچھا کیا تم نے۔۔۔ آپا آپ کو تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔ وہ بہن کی طرف متوجہ ہو کر پوچھنے " لگے۔۔۔"

"مجھے کیا اعتراض ہو گا میری بیچی کا گھر آباد ہو گا اس سے بڑی کابات ہو گی میرے لیے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"خدیجہ وہاں سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گی۔۔۔"

"بھائی آپ کیا کہتے ہیں حماد ملک۔۔۔ نے حیدر ملک سے رائے لی۔۔۔"

دیکھو حماد پہلے چانچ پڑتا ل کرواؤ تم پھر کسی نتیجے پر پہنچنا۔۔۔ اور ہاں ایک بار خدیجہ سے پوچھ لینا یہ "

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

ہاں آپ بلکل ٹھیک کھ رہے ہیں ہم خدیجہ کی رضامندی کے بغیر نہیں کریں گے اور رہی بات "

"چھان بین کی تو میں زمان کو کہوں گا، انہوں نے اپنے اسٹنٹ کا نام لیا۔۔۔"

"مجھے تو بچہ بہت اچھا لگا سلجھا ہوا حیا دار، صبا بیگم نے حیدر ملک کو کہا۔۔۔"

"ہاں آپ پر چانچ کے کرنا ضروری ہے۔۔ حیدر ملک نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہاں بھائی صحاب ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔ حماد ملک نے بھائی کی تائید کی۔۔۔"

ماہم اور خدیجہ نوڈلز بنا کر ٹیرس پر آئیں یہ ان کا ایک خاص وقت ہوتا تھا جب وہ دونوں کچھ نہ

"کچھ بنا کر ٹیرس پر آ کر کھاتیں تھیں۔۔۔"

ماہم یا وقت کتنا جلدی گزر جاتا ہے کبھی ہم اسکول جایا کرتے تھے لڑتے جھگڑتے واپس آ کر

مدرسے جاتے اور پھر لان میں کھلتے تھے، کبھی دادا کے ساتھ سب گھومنے جاتے اب تو بہت

سارے لوگ نہیں رہے ہم بڑے ہوتے گئے۔ اسکول سے لیکر کالج کالج سے یونی اور اب یونی

بھی ختم ہونے والی ہے پھر اس کے بعد بڑھاپا بھی آئیگا کتنا وقت جلدی سے گزرتا ہے۔۔ خدیجہ

"کی آنکھوں میں سب ایک عکس بن کر نظر آ رہا تھا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاں یار پتہ ہی نہیں چلتا اور وقت گزر جاتا ہے بچپن کے دن بھی کیا دن تھے کسی چیز کی فکر ہی " نہیں ہوتی تھی بس کھانا اور کھیلنا۔۔۔"

اس وقت سوچتے تھے کہ بڑے کب ہوں گے اور اب کہتے ہیں بچپن کتنا اچھا تھا۔۔۔ خدیجہ نے "نوڈلز کا پیالہ سائڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔ سچ بات تو یہ ہے کہ انسان بہت ناشکر ہے۔۔۔"

"دونوں آپس میں باتیں کرتی رہی تھیں اور یہ ان کی باتیں ناختم ہونے والیں تھیں۔۔۔"

"دو دوست اگر ساری رات بھی باتیں کریں کم ہیں۔۔۔"

صبح کے دس بج رہے تھے لندن میں ہر طرف گاڑیوں کا شور تھا پر ندون کی آوازیں موسم بیکھ "بستہ تھا ہوائیں ٹھنڈی تھیں۔۔۔"

ایسے میں ڈائمنڈ اپنے اپارٹمنٹ میں خاموش بیٹھا تھا بک پڑھ رہا تھا۔،، کچھ شک نہیں کے وہ " کتابوں میں اپنی دنیا بسا بیٹھا تھا۔۔۔ بک رکھ کر وہ اٹھا فریش ہونے کے لیے۔۔۔ فریش ہو کر "واپس آیا اور کافی بنائی کافی لیکر وہ بالکونی میں آکھڑا ہوا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہر شخص اپنے آپ میں اس کو مگن لگا اس نے اپنے دل میں جھانک کے دیکھا تو اسے صرف ایک "ہی چہرا نظر آیا۔۔ اور وہ چہرا عینی کا تھا۔۔"

"اس کی معصوم حرکتیں اس کے بہت سارے سوال۔۔"

ڈائٹل کے چہرے پے مسکراہٹ پھیلی اور فوران غائب ہوئی۔۔ سر جھٹک کر۔۔ جیب میں " سے سگریٹ نکال کر سلگایا اور ایک کش بھرا دھواں اس کے آگے پھیل گیا۔۔"

ایما اٹھ گئی تھی لیکن عینی ابھی تک سو رہی تھی ایما گریس کے ساتھ مارکیٹ کا چکر لگا لگا آئی تھی " لیکن عینی اٹھنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔"

"عینی۔ عینی یا اٹھ جاؤ اٹھو نا اس نے عینی کے چہرے سے بلیسٹک ہٹائی۔۔"

"جان چھوڑو میری ایما۔۔ عینی نے واپس بلیسٹک کھینچنے ہوئے کہا۔۔"

ہاں ایک دن واقعہ چھوڑ دوں گی جان پھر یاد کرو گی کے اس دنیا میں کوئی ایمانا می دیوانی بھی " تھی۔۔"

"نہیں۔ نہیں۔ کروں گی یاد میری ایمانا می بلا سے جان چھوٹے گی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کرو یہ باتیں میرے مرنے پر سب سے زیادہ رونے والی تم ہی ہو گی۔۔۔"

"میں نے کہا نا نہیں روؤں گی۔۔۔"

"او کے دیکھتے ہیں لیکن اٹھ جاؤ ابھی۔ ایمانے تہیہ کر لیا تھا کے عینی کو اٹھانے کا۔۔۔"

"کیا ہے یار۔ عینی اٹھ بیٹھی۔۔۔"

"جانا ہے نہ کس ٹائم چلیں۔۔۔ Brighton Palace Pier آج ہمیں"

"یار آج نہیں کسی اور دن چلیں آج امام کے ساتھ دن گزاریں۔۔۔ عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

ایسا کرو نہ آنٹی کو بھی لیکر جاتے ہیں سب انجوائے کریں گے۔ ایمانے چٹکیوں میں حل پیش"

"کیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ ٹھیک رہیگا۔۔۔ عینی کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔"

"ہاں او کے تم فریش ہونے جاؤ میں آنٹی کو بتا کے آئی ابھی۔۔۔"

لندن آؤ تو ہڈی والا لڑکا سر پے ہوڈی گرائے ہڈی کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے روڈ کراس کر کے"

"اسی ریسٹورانٹ میں چلا آیا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اسی آفیس روم میں آیا اور اس ساؤنڈ پروف کمروں۔۔ میں آیا ایک دوسرے کے اندر " دروازے کھلتے گئے دو کمرے اوپر تھے تو دو تہہ خانے تھے۔۔ وہ جگہ ساؤنڈ پروف تھی۔۔ وہ " آدمی اب وہیں زمین پر بیٹھا تھا۔۔

"وہ لڑکا بھی اس کے سامنے اکڑوں بیٹھ گیا ہاں تو یہ عقل ٹھکانے آئی یاں ابھی اکڑ ہے۔۔" "اس لڑکے نے اس کی تھوڑی ذرا ہاتھ سے اوپر کی۔۔"

"بتاؤ کس کے کہنے پر تم کرتے ہو سب۔۔ بتاؤ۔۔ وہ اب کی بار اس پے دھاڑا۔۔" "اس آدمی کی آنکھوں میں خوف واضح تھا۔۔"

کس کے کہنے پر تم نے ان معصوم بچوں کی زندگیاں داؤپے لگائیں تم نے۔ یہ نہیں سوچا کبھی یہ "تمہارے بچوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔۔۔"

"م۔۔ مم میں بتا رہا ہوں۔۔۔"

"ہاں بتاؤ۔۔۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔۔۔"

"زیشان چوہان کے کہنے پر۔۔۔"

"اچھا وہ اٹھا اور قدم آگے کی طرف بڑھائے پھر مڑ کر پستول کا ٹریگر دبا دیا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"خون کا فوارہ نکلا دیکھتے دیکھتے سفید ٹائل سرخ ہو گئی۔۔۔"

"ہر برے انسان کا انجام برا ہوتا ہے۔۔۔"

"وہ پستول پر پھونک مارتا وہاں سے نکل گیا۔۔ وہ اپنی جاب نبھانا اچھے طریقے سے جانتا تھا۔۔۔"

"آگئیں تھیں۔۔۔ Palace Pier دوسری جانب ایما اور عینی گریس کے ساتھ"

"پہلے تو ان لوگوں نے بہت انجوائے کیا۔۔۔"

"پھر بیچ کے پاس آکر بیٹھ گئیں۔۔۔"

عینی نے بلیک جینیز کے ساتھ وائٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور بلیک لیڈر کی جیکٹ اور وائٹ
www.novelsclubb.com
"سنیکرز۔۔۔"

"ایمانے یلو شرٹ پر بلیو جینز پہن رکھی تھی اور جینیز کی ہی بلیو جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔۔۔"

"گریس ریستورانٹ میں تھی۔۔۔ شام کا وقت تھا سورج ڈوبنے والا تھا۔۔۔"

"اور عینی کو یہ نظارہ بہت اچھا لگتا تھا۔۔۔ پتہ ہے ایما مجھے یہ ڈوبتا سورج بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کیوں؟۔۔ ایمانے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔۔"

"پتہ نہیں کیوں۔۔ عینی نے کندھے اچکائے۔۔"

"دیوانی لگ رہی ہو ایسی باتیں کرتے ہوئے۔۔"

ہا ہا ہا ڈیس سو فنی اس نے گھوری ڈالتے ہوئے ایما کو، کہا۔۔ وہ دونوں کہکھلا کے ہنس دی۔۔"

"عینی نے پانی کا چھینٹا ایما کے منہ پر مارا۔۔"

"عینی نہ کرو یار۔۔ ایما اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔"

"اب آئی نہ لائین پر۔۔"

"چلو اب کچھ رائیڈس کا مزہ لیتے ہیں۔۔ ایمانے عینی کو کہا۔۔"

www.novelsclubb.com
آہستہ آہستہ سے اچانک رائیڈ تیز رفتار ہوئی۔۔ اس کے ساتھ ایما کی چیکھیں شروع
تھیں۔۔۔"

"اس کے برعکس عینی خوف زدہ تھی پر وہ ایما کی طرح چیکھیں نہیں مار رہی تھی۔۔"

"وہ دونوں جب اتریں تو گریس سامنے کھڑی تھی اور بس ہنسے جا رہی تھی۔۔"

"وہ دونوں گریس کے قریب آئیں۔۔ کیا ہوا امام ہنس رہی ہیں۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"تم دونوں اپنی حالت دیکھو زرا بال دیکھو۔۔۔"

گریس نے فرنٹ کیمرہ آن کر کے دیکھا یا ان کو۔۔ ان دونوں کے بال بکھرے ہوئے "تھے۔۔۔"

وہ دونوں بھی ہنس دیں ان کی یہ شام ہنسی مزاق میں سورج اپنے ساتھ لے گیا اور رات کو ان "کے پاس بھیج دیا۔۔۔"

نکل کر گاڑی میں آ کر بیٹھ گئے ایما اور عینی اور Brighton Palace Pier وہ لوگ "کہیں پے جانا ہے۔۔۔"

"مام مجھے اسی آئیس کریم پالر لے چلیں جہاں ہم آئیس کریم کھانے چلتے تھے۔۔۔"

"او کے چلو۔۔ گریس نے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

یکھ بستہ ہوائیں چل رہی تھیں اور عینی اس موسم میں آئیس کریم انجوائے کر رہی تھی ایما نے دو "چمچ کھا کر سائید پر آئیس کریم رکھ دی۔۔۔"

"گریس تو کب کا آئیس کریم کھانا چھوڑ گئی تھی۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

عینی اپنی دهن میں آئیس کریم کھار ہی تھی اسے ٹھنڈ میں آئیس کریم کھانا اچھی لگتی " "تھی۔۔۔"

گریس کسی اور ہی منظر میں تھی۔۔۔ کچھ سال پہلے وہ بھی کسی کے ساتھ اسی موسم میں آئیس " "کریم کھاتی تھی۔۔۔"

"آئیس کریم کھا کر وہ لوگ گھر آگے عینی تو آتے ساتھ ہی صوفے ہر ڈھ گئی۔۔۔"

ایما عینی کے روم میں چلی گئی اور گریس اپنے میں کھانا وہ لوگ باہر سے ہی کھا کر آئیں " "تھیں۔۔۔"

رشتہ کو آئے تین چار دن ہو گئے تھے حماد ملک نے زمان سے کہا تھا کہ جانچ پڑتال کرے اس " "نے کر لی تھی، آج وہ ان کے آفیس میں ان کو ساری رپورٹ دے رہا تھا۔۔۔"

سر لڑکا بہت اچھا ہے۔ بڑا نام ہے اس کا بزنس میں پہلے بیرونی ملک میں تھا لیکن اب پاکستان " "میں بھی اس نے اپنا بزنس شروع کر دیا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اور کچھ۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"اور سراسر لڑکے کا کوئی دشمن بھی نہیں سیدھا سادھا ہے وہ۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے زمان تمہارا بہت شکریہ۔۔۔ حماد ملک نے شائستگی سے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"سر مجھے اجازت دیں۔۔۔"

"ہاں جاؤ میرے لیے چائے بھیج دو بشیر کے ساتھ۔۔۔"

ماہم اور خدیجہ یونی سے واپس آئیں تو آج پھر سویرا آئی ہوئی تھی خدیجہ اور ماہم دبے پاؤں اوپر "چلی آئیں۔۔۔"

زارا ان دونوں کو ڈھونڈتے ہوئے خدیجہ کے روم میں آئی، ماہم خدیجہ کو تھوڑا ہلکا پھلکا میک "اپ کر کے اس کو نیچے لیکر آؤ نیچے سویرا خالا آئی ہوئی ہیں امی بلا رہی ہے۔۔۔"

"او کے آپنی میں آرہی ہوں۔۔۔ ماہم نے زارا کو کہا۔۔۔"

زارا کے جاتے ہی ماہم نے خدیجہ کا واڈرو ب کھول دیا۔۔۔ کونسا ڈریس پہنوں گی میں تو کہہ رہی "ہوں یہ پنک والا پہن لو اس نے ایک بھاری میکسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔"

"پاگل ہو کیا اتنی بھاری ڈریس پہنوں۔۔۔ خدیجہ نے ناگواری سے دیکھا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"پھر کیا پہنو گی۔۔۔"

یہ۔۔۔ یہ والا۔۔۔ اس نے ایک پیچ کلر کا ڈریس نکالا، سوٹ لان کا تھا ہلکا پھلکا اس پے کام کیا ہوا "تھا۔۔۔"

"نہیں۔ نہیں اتنا پھیکیا یار ملا دپے جا رہی ہو کیا ماہم نے گھورتے ہوئے کہا اسے۔۔۔"

"تو کیا کروں۔۔۔ خدیجہ نے نچلا لب دبائے کہا۔۔۔"

"یہ دیکھو اس نے ایک ریڈ کلر کا ڈریس اٹھایا۔۔۔"

"نہیں یار یہ زیادہ تیز رنگ ہے۔۔۔"

نہیں بس میں نے کہہ دیا اب تم یہ والا پہن رہی ہو جاؤ چینج کر کے آؤ۔۔۔ اس نے خدیجہ کو باتھ "روم کی طرف دھکا دیا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ اچھا جا رہی ہوں دھکے تو نہ دو۔۔۔"

"جلدی کرو میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔"

ماہم خدیجہ کو تیار کر کے نیچے لیکر آئی خود وہ بس ڈریس چینج کر کے آئی تھی اور بالوں کا فرنیچ "جھوڑا بنا کر ہلکی لپ اسٹک لگالی تھی۔۔۔"

لندن میں صبح ہوئی تھی باقی دنوں کے حساب سے آج موسم زیادہ ٹھنڈا تھا کیکھ بستہ ہوائیں "

"تھیں پرندوں کی آوازیں صبح کو اور بھی خوبصورت بنا رکھا تھا۔۔"

"دائنل صبح سویرے اٹھا تھا آج کافی دنوں کے بعد پر سکون تھا۔۔"

اس نے آج بہت عرصے کے بعد نماز پڑھی تھی اور قرآن پاک کی تلاوت بھی کی اب وہ بالکونی "

"میں کھڑا موسم کی رنگینیاں دیکھ رہا تھا۔۔"

وہ دائنل نہیں۔ وہ دانیال حسن تھا دائنل تو اس کی کہانی کا ایک کردار تھا۔ وہ دانیال حسن تھا "

"دوستوں کے لیے دعا اور دشمنوں کے لیے عذاب۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ پاکستانی تھا ایک محب وطن وہ اپنے ملک کے لیے ہی جیتا تھا۔۔"

دانیال حسن نے یہ احد کیا تھا کسی کے اپنے جدا نہیں ہونے دیگا اور اس کام کو انجام دینے نکلا "

"تھا اپنے وطن سے۔۔"

اپنے ہی خیال میں بالکونی پے کھڑا تھا۔۔ کے سیل فون کی رنگ ہوئی وہ پلٹ کے روم میں "

"آیا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

"السلام علیکم۔۔۔"

"وا علیکم السلام دانیال کیسے ہو۔۔۔"

"اللہ کا کرم ہے آپ سر کیسے ہیں۔۔۔"

"دانیال مجھے تم پے فخر ہے تم اتنے اچھے طریقے کے ساتھ اس میشن کو لیکر چلے ہو۔۔۔"

"تھینکس۔ سروہ بس اتنا بولا وہ کم گو تھا۔۔۔"

"اچھا اور کیا ابڈیٹس ہیں۔۔۔"

"سر، ناصر نے زیشان چوہان کا نام لیا ہے۔۔۔"

"اچھا زیشان چوہان مشہور شخصیات میں سے ہے۔۔۔"

"سر آگے جو آپ کہیں اس پر عمل کریں۔۔۔"

"اوکے تو دانیال میں احمد کو زیشان چوہان والا کام دیتا ہوں تم ایسا کرو یونی والا میشن دیکھو۔۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"

"اس کے بعد کال بند ہو گئی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"دانیال واپس بالکونی میں آیا اور سگریٹ سلگالی۔۔۔"

دوسری طرف ایما اور عینی دونوں اٹھ گئیں تھی۔۔ ناشتہ کے بعد قریبی پارک آئیں "تھیں۔۔۔"

"ایما اور عینی گھوم پھر کر ایک بیچ پر بیٹھ گئیں۔۔۔"

"ایک موٹا سا کیوٹ سا بچہ ان کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔"

سو کیوٹ بیبی۔۔ ایمانے دیکھ کے کہا وہ واقعہ میں ایک کیوٹ بچہ تھا بال گولڈن سلکی تھوڑے "بڑھے ہوئے تھے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہائے آپ کا کیا نام ہے۔۔ ایمانے اس بچے سے پوچھا۔۔۔"

"وہ بچہ خاموش گول گول آنکھیں لیے انہیں گھور رہا تھا۔۔۔"

"سنو یہ ٹوائی مجھے دو گے۔۔ عینی نے اس بچے کو چڑانا چاہا اور اس کے کھلونے میں ہاتھ ڈالا۔۔۔"

ہیسی۔۔ بچہ زور لگا رہا تھا اپنا آخر میں تھک ہار کے اس بچے نے ٹوائی عینی کے حوالے کر

"دیا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی واپس دے دو اس بچے کو۔۔ ایما سے برداشت نہیں ہو اتنا خوبصورت بچہ اداس ہو۔۔"

ہاں میں واپس ہی دے رہی ہوں ٹوائی۔۔ عینی نے پاس کھڑے بچے کو کھلونا واپس دیا جو بے
"تباہی سے انتظار کر رہا تھا۔۔"

وہ بچہ کہتے ہوئے Abusive girl "بچے نے عینی سے چھینتے ہوئے اپنا کھلونا لیا۔۔"
"بھاگا۔۔"

"چلو اب چلیں پیکنگ بھی کرنی ہے ایما نے عینی کو یاد دلایا۔۔"

"وہ دونوں اپارٹمنٹ میں آکر باہر لاؤنج میں بیٹھ گئیں۔۔"

"گریس مارکیٹ چلی گئی تھی اور ابھی واپس آئی تھی۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہیلو مام ہیلو آنٹی ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔۔"

"ہیلو میرے بچیوں کیسی ہو وقت کیسا گزرا۔۔"

بہت مزہ آیا ہمیں تو آج ویسے آنٹی برائنٹن بہت پیارا ہے آنٹی آپ لوگ کتنے ٹائم سے یہاں

"ہیں۔۔ ایما نے گریس سے پوچھا۔۔"

"جب سے میں پیدا ہوئی ہوں۔۔ جواب عینی نے دیا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اچھا سچ آنٹی۔۔۔"

"ہاں بیٹا۔۔ گریس نے مسکرا کر کہا گریس کو ایک سائیڈ سے ڈمپل پڑتا تھا۔۔۔"

"مام آج ہم واپس جا رہے ہیں۔۔ عینی نے ماں کو کہا۔۔۔"

"اچھا واپسی کب ہے پھر۔۔ گریس نے بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

قریب ہے پھر بس آپ اور میں ہی ہونگے۔۔ عینی نے convection day مام اب تو "مسکرا کر کہا۔۔۔"

"ہاں یہ تو ہے پر عینی میرا دل کہہ رہا ہے تمہیں نہ جانے دوں۔۔۔"

"مام ایسے تو نہ کہیں میں واقعہ نہیں جا پاؤں گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔ نہیں تم جاؤ تمہارا جانا ضروری ہے۔۔۔"

او کے مام۔۔ عینی گریس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی اور بازوؤں گریس کے گرد پہلائے اوہ میری"

"پیاری مام۔۔۔"

"جو ابن گریس مسکرا دی۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

ماہم خدیجہ کو تیار کر کے لاؤنج میں لے آئی وہاں سب بڑے موجود تھے ماہم نے خدیجہ کو "سویرا کے ساتھ بٹھا دیا۔۔"

ماشاء اللہ بڑی پیاری بچی ہے اب تو مجھ سے صبر ہونا مشکل ہے سویرا نے اپنے بیگ سے، "انگھو ٹھی کی دبی نکالتے ہوئے کہا۔۔"

"زرینہ بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔"

سویرا بیگم نے ہاتھ آگے بڑھا کر خدیجہ کو انگو ٹھی پہنادی میں اپنے بیٹے کے نام کی انگو ٹھی پہنا کر جا رہی ہوں کچھ دنوں میں یا سر (سویرا کاشوہر) آجائے تو میں باقاعدہ دھوم دھام سے انگیجمنٹ کا فنکشن رکھوں گی انشاء اللہ دس پندرہ دن میں آجائیں گے وہ۔۔"

"ہاں انشاء اللہ تب تک تو دانیال بھی شاید آجائے گا صبا بیگم نے کہا۔۔"

"ماشاء اللہ چاند سورج کی جوڑی ہے۔۔ سویرا بیگم نے خدیجہ کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔۔"

ہاں ماشاء اللہ۔۔ زرینہ بیگم نے کچھ نوٹ خدیجہ کے سرپے سے وار کر شازیہ کو تھما دیئے یہ کسی "کو دے دینا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

زار نے اٹھ کر سب کا منہ میٹھا کیا خدیجہ کو پیار کیا۔۔۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے میری " بہن۔۔۔

"سویرا انگوٹھی پہنا کر چلی گئی۔۔۔"

ماہم خدیجہ کے روم میں تھی باقی سب ایک ساتھ گھر کہ لان میں چائے سے لطف اندوز " ہو رہے تھے۔۔۔

"یار رنگ تو کافی اچھی ہے۔۔۔ ماہم نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر کہا۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ خدیجہ نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com
میں تو کوئی ڈیزائنر سوٹ لوں گی آخر کو میری بیسٹ بڈی کی انگیجمنٹ ہے۔۔۔ اور پتہ ہے میں تو

کل سے اپنی شاپنگ پہ مصروف ہو جاؤں گی۔۔۔ تمہارا بھی اچھا ہو جائیگا دیکھنا سویرا آنٹی کی پسند " اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے جیسے خدیجہ کو تسلی دی۔۔۔

"اچھا چلو پارک چلیں یہاں نہ میرا تھوڑا دم گھٹ رہا ہے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

پاگل ہو کیا میں نہیں چلوں گی امی جان لے لیں گی میری۔۔ خدیجہ کا ماہم کی عقل پر سرپیٹنے کو " دل کیا۔۔۔

"ارے انہیں بتائے گا کون تم یاں میں۔۔۔"

مجھے معاف کرو بہن یہ دیکھو میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔ خدیجہ نے اس کہ آگے ہاتھ جوڑ " دیے۔۔۔

"چلنا تو پڑے گا ڈیر کزن۔۔ اس نے اس کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اسے اٹھایا۔۔۔"

"یہ کیا بردستی ہے۔۔ خدیجہ نے احتجاج کیا لیکن بے سود تھا یہ احتجاج بھی۔۔۔"

"وہ دونوں دے پاؤں آئیں پارک کافی کشادہ اور خوبصورت تھا۔۔۔"

پتہ ہے مجھے یہاں بہت سکون ملتا ہے خاص طور یہ ڈھلتا سورج۔۔ ماہم نے ایک گہرا سانس " لیکر کہا۔۔۔

"ہاں مجھے بھی پر آج بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"

"ہاں چھوڑو یاد مزہ کر کرانہ کرو میرا۔۔۔"

"اور جو امی میرا کر کر کریں گی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ڈرو نہیں میں ہوں نہ ویسے بھی اب دو تین دن کی مہمان کو کیا کہیں گی۔۔ ماہم نے شرارت سے کہا۔۔۔

افسوس اگر اب تم نے ایک لفظ کہا تو میں چلی جاؤں گی کب سے یہ تمہاری بک بک سن رہی ہوں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں پارک کی ایک کونے والی بینچ پر بیٹھیں تھیں۔۔ بہت دنوں بعد آج وہ "پارک آئیں تھیں۔۔ امتحانوں کی وجہ سے وہ دونوں پارک نہیں آتی تھیں۔۔۔"

"یہ تم دونوں کہاں سیر سپاٹے پر نکلی ہو۔۔ زیدان کے پیچھے آکر کھڑا ہوا۔۔۔"

"کیوں تمہیں کوئی تکلیف ہے کیا۔۔ ماہم نے چڑ کر کہا۔۔۔"

مجھے کوئی تکلیف نہیں میری۔ والدہ ماجدہ نے بھیجا ہے کہ ہماری دو بکریاں نہیں مل رہیں"

انہیں ڈھونڈ آؤ تو اس لیے آیا۔۔ مجھے بھی کوئی شوق نہیں یہاں خوار ہونے کا۔۔ زید نے ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

"زید ایک دن نا تم ایسی کٹ کھاؤ گے۔۔ خدیجہ نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔۔"

"لوجی چیونٹی کہ بھی پر نکل آئے اب تو۔۔ زید نے خدیجہ کو سر سے پیر تک دیکھا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ایسے کیا دیکھ رہے ہو بڑی ہوں تم سے زرا تمیز سے بات کرو خدیجہ نے جھگڑالو عورتوں کی " طرح کمر پر ہاتھ رکھے۔۔۔"

"کہاں ہے تمیز بتاؤ تو سہی۔۔ اس نے جیسے نہ سمجھی سے ادھر ادھر دیکھا۔۔۔"

پاگل کہیں کہ میں نہ ایک دن ایسی کٹ پڑواؤں گی کہ ساری عمر یاد رکھو گے۔۔ خدیجہ نے " دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہاں پہلے خود تو تیاری کرو امی حضور گیٹ پر ہی کھڑی ہے۔۔۔"

"تم نہ ہماری لیے ایک عذاب سے کم نہیں ہو۔۔ ماہم نے دانت پیس کر کہا۔۔۔"

"اور تم دونوں قیامت سے کم نہیں اب چلو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عینی اور ایمادونوں لندن پہنچ گئیں تھیں۔ وہ سب سے پہلے ہاسٹل آئیں۔ عینی تو سو گئی۔ باقی ایما " عزیزقہ کے روم میں چلی گئی کیونکہ اس نے عزیزقہ کو مزے لے لے کر وہاں کے قصے بتائیں " تھے۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

عینی کو اٹھے ہوئے کافی ٹائم ہو چکا تھا اب وہ ہاتھ منہ دھو کر بکس لیکر بیٹھ گئی۔ اسے اچانک کچھ " یاد آیا تو اٹھ کر اپنا بیگ لیکر آئی اس میں سے ایک پنک رنگ کی ڈائیری نکالی۔ اس کے صفحے پلٹنے " لگی اس میں سے ایک کانٹیکٹ نکال کے اس نے ڈائیری واپس رکھ دی۔۔۔

"نمبر ڈائل کیا رنگ نہیں جا رہی تھی شاید نمبر والے نے نمبر چنچ کر دیا تھا۔۔۔"

وہ اٹھ کر لیپ ٹاپ اٹھالے آئی اور ایف بی لاگ ان کیا۔ حیدر ملک کے نام سے اس نے سرچ " کیا وہاں ایک ہی شخص کی تصویر نمایاں ہوئی جس کی اس نے گریس کی ڈائیری میں تصویر دیکھی تھی فرق اتنا تھا کہ وہ جوانی کی تھی اور یہ اب کی پر کچھ شک نہیں تھا وہ آج بھی اتنا وجیہہ " تھا۔۔۔

ملک اینڈ سنز نامی کمپنی کے اونر تھے اس نے کانٹیکٹ وہاں سے لیا اور گھر کا ایڈریس بھی اپنے " سیل فون میں سیو کیا اور لیپ ٹاپ بند کر کے بیٹھ گئی۔۔۔ تھکن سے برا حال تھا۔۔۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔ نیند بھی انسان کے لیے نعمت ہے جو ہر غم ہر دکھ کا دروازہ بند " کر دیا کرتی ہے۔۔۔

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

دوسری جانب دانیال ایک ریستورانٹ میں بیٹھا تھا بلیک ہڈی کی کیپ سر پہ گرائے بیٹھا وہ " لڑکاسب سے منفرد تھا۔۔۔"

"ایک آدمی پہلے سے بیٹھا ہوا تھا دوسرا بھی آیا اور دونوں نے ہاتھ ملایا۔۔۔"

اب وہ دونوں آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔۔ اور دانیال ان سے ایک میز چھوڑ کر انکی جانب پشت " کیے بیٹھا تھا۔۔۔"

ہاں اشرف کیارپورٹ ہے۔۔ کالے لانگ کوٹ پہنے اس آدمی نے پوچھا۔۔ وہ پینتیس سالہ " آدمی تھا۔۔۔"

"سراچھی رپورٹ ہے کل کی فلائٹ سے مال آرہا ہے۔۔۔"

ہممم اچھی بات ہے اور مال کس ایرپورٹ سے آرہا ہے۔۔۔ یہ آدمی دیکھنے میں جتنا عقل مند " لگتا تھا اصل میں اتنا ہی بیوقوف تھا۔۔ ہنسنہ دانیال مسکرایا۔۔۔"

سرلاہور سے۔۔ کراچی سے نہیں آسکا وہاں پر سخت سیکیورٹی تھی شاید کسی کو پہلے سے ہم پہ " شک تھا۔۔۔"

"دانیال کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اشرف یہ ریستورانٹ تو سیو ہے نہ۔۔ اس آدمی نے ادھر ادھر دیکھ کر کہا۔۔"

"ہاں ہاں سر فکر ہی نہ کریں۔۔ وہ موٹا آدمی کچھ بے چین تھا۔۔"

"او کے اشرف میں چلتا ہوں مال مجھے مل جانا چاہیے۔۔"

"او کے سر۔۔ اشرف بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔"

"وہ دونوں ریستورانٹ سے نکل گئے۔۔"

"اور دانیال نے باہر نکل کے اپنا موبائل نکالا یہ اس کا دوسرا نمبر تھا اس کا پرائیویٹ نمبر۔۔"

"ہیلو سر۔۔ دانیال اب کے اس ریستورانٹ سے کافی دور نکل آیا تھا یہ اسٹریٹ خالی تھی۔۔"

"ہیلو ہاں دانیال کیا رپورٹ ہے۔۔ گھمبیر آواز ائیر پیس سے اٹھی۔۔"

www.novelsclubb.com

سر رپورٹ یہ ہے کہ لاہور ائیر پورٹ پر مال جا رہا ہے وہاں سے آپ آپریشن شروع"

"کریں۔۔"

"ہمم او کے میں دیکھتا ہوں۔۔"

"موبائل فون جیب میں اڑس کے وہ آگے چل دیا۔۔"

لندن میں رات ڈھل گئی تھی ایما اور عینی دونوں ہاسٹل میں اپنے روم میں تھیں ایما اپنی اسٹڈی "ٹیبیل پر بیٹھی اپنا کوئی اسائنمنٹ بنا رہی تھی۔۔۔"

"عینی تم زندگی میں کیا کرنا چاہتی ہو۔۔۔"

"ظاہر ہے لاء پڑھ رہی ہوں لائبریری بنوں گی۔۔۔"

"ہاں اس کے علاوہ؟۔۔۔"

"اس کے علاوہ کچھ سوچا نہیں ہے۔۔۔ عینی الٹی پالتی مار کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"اور تم۔۔۔ عینی نے ایما سے پوچھا۔ عینی نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کچھ سوچا ہی نہیں۔۔۔ ایما نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔"

"عینی نے قہقہہ لگایا۔۔۔ خود کچھ سوچا نہیں مجھ سے پوچھ رہی ہو پاگل ہو بلکل۔۔۔"

"تجھی تو پوچھ رہی ہوں۔۔۔"

"تم نے کانو کیشن کے لیے کوئی ڈریس سوچا عینی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"،، نہیں تم نے۔۔ عینی نے اٹا اس سے سوال پوچھا۔۔"

"ہاں میں نے آرڈر دے دیا۔۔"

"ابھی تو دو مہینے پڑے ہیں۔۔"

"ہاں میرا تو پتہ ہے نا مجھے نئے نئے کپڑے لینے کا شوق ہوتا ہے۔۔"

"ان دونوں کی باتیں یوں ہی جاری تھیں۔۔"

وہ دونوں گھر آئیں تو زریبہ بیگم نے ان دونوں کی اچھی خاصی کلاس لی کلاس کہ بعد وہ دونوں

"حیدر ملک والے پورشن میں آگئیں۔۔"

www.novelsclubb.com

یارامی نے اتنا تاڑا ہے مجھے آج کے بعد میری توبہ میں نہیں جاؤں گی کہیں بھی۔۔ خدیجہ نے

"اتنا سامنہ بنا کر کہا۔۔"

تم بھی نہ میں نے بھی تو ڈانٹ کھائی ہے ایک دم فٹ پیٹھی ہوں۔۔ ماہم نے فخریہ انداز میں

"کہا۔۔"

"تمہاری تو کلاس کہ بعد انرجی اور بڑھ جاتی ہے لیکن میرا معصوم سادل ہل جاتا ہے۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

اچھا بہت ہو گئی اور ایکٹنگ اب جاؤ مجھے آرام کرنا ہے کچھ ٹائم۔۔ ماہم نے لیٹتے ہوئے " کہا۔۔

"ہاں جا رہی ہوں مجھے بھی شوق نہیں یہاں سر کھپانے کا۔۔ خدیجہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔"

"جاؤ جاؤ دروازہ بند کرتی جانا۔۔ آخر میں اس نے کمبل سے ہی جواب دیا۔۔"

"خدیجہ آکر باہر لان میں صبا بیگم اور زارا کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔"

پھوپھو دانی بھائی سے بات ہوئی کب آرہے ہیں۔۔ خدیجہ نے مونگ پھلی پلیٹ سے اٹھاتے " ہوئے پوچھا۔۔

"نہیں بیٹا ٹائمنگ چیلنج ہونے کی وجہ سے بات ہی نہیں ہو پاتی۔۔ صبا بیگم نے کہا۔۔"

"کوئی بات نہیں میں کراؤں گی آپ کی بات۔۔ خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔"

زارا خدیجہ ہمارے گھر کی رونک ہے، جائے کی تو اس کو اس کر جائے گی۔۔ صبا بیگم نے خدیجہ کو " پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ زارا بھی مسکرا دی۔۔

کیوں بھی رونک کیوں جائے گی ساری رونک مجھ سے ہے اور میں ابھی کہیں جانے والی "

"نہیں۔۔ ماہم نے برآمدے کا دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"تم تو ہماری پیاری چڑیا ہو جو سارے گھر کی لاڈلی ہے۔۔ صبا بیگم نے مسکرا کر کہا۔۔"

"ماہم ان کہ گرد بازوں کا ہلکا کیا اور وہیں کھڑی رہی۔۔"

"کیوں بھی سوئی نہیں تم جل کٹڑی۔۔ خدیجہ نے ماہم کو کہا۔۔"

"نیند نہیں آئی پرانی لڑکی۔۔"

"پھوپھو دیکھیں یہ مجھے کیا کہہ رہی ہے پرانی لڑکی۔۔ خدیجہ نے اس گھور کر دیکھا۔۔"

"کیوں تنگ کر ہی ہو چڑیا میری بچی کو۔۔ صبا بیگم نے ماہم کو کہا۔۔"

"اچھا اچھا نہیں کرتی۔۔ ماہم نے فوراً ہار مانتے ہوئے کہا۔۔"

"اچھا آپی امی کہاں ہیں۔۔ خدیجہ نے زارا سے پوچھا۔۔"

www.novelsclubb.com

پتہ نہیں زوبیہ اور خود کچن میں تھیں شاید۔۔ زارا نے اسے جواب دیا تو خدیجہ اٹھ کر اپنے
"پورشن میں آئی۔۔"

"کیا پکار ہیں امی۔۔ خدیجہ نے کچن کی سنک سے ہاتھ دھوتے ہوئے پوچھا۔۔"

"گوبی گوشت بنا رہی ہوں۔۔ زرینہ بیگم نے ناراض انداز میں کہا۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"نراض ہیں۔۔ خدیجہ نے معصومیت سے پوچھا۔۔"

نہیں بہت خوش ہوں آج ہی سویرا نے تمہیں انگھوٹھی پہنائی ہے اور تم جانکی "

"پارک۔ زرینہ بیگم نے تنک کر کہا۔۔"

"امی، آئندہ نہیں ہوگا پلیز معاف کر دیں۔۔"

"آئندہ میں چھوڑوں گی تو جاؤ گی نہ۔۔"

"امی جانے دیں بیچاری کو۔۔ زوبیہ نے خدیجہ کی سائیڈلی۔۔"

اچھا جاؤ زوبیہ کے کہنے پر چھوڑ رہی ہوں اور کچھ دنوں بعد منگنی کا فنکشن ہے تمہارا اس کے بعد "

"شادی کہ فنکشن اسٹارٹ ہونگے اب نہ دیکھوں یوں پھرتے ہوئے۔۔"

اچھا بڑی مہربانی آپ کی اور میری بھابھی ہیں ہی اتنی پیاری۔۔ خدیجہ نے زوبیہ کے گلے لگتے "

"ہوئے کہا۔۔"

"آج منڈے تھا دانیال کیفے میں آکر بیٹھ گیا۔۔"

"پوری یونی میں ابھی کچھ کچھ لوگ موجود تھے۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"ایسے میں وہ اٹھا اور پروفیسر ابوتلخا کے روم میں آگیا۔۔۔"

سی سی ٹی وی کیمرہ کے وہ کام پہلے ہی کر چکا"

"تھا۔۔۔"

"روم میں آکر اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائیں اسے ٹیبل پر کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔"

"ایک کمپیوٹر ٹیبل کے پیچھے کیبنٹ تھے اس نے وہ ساری کیبنٹ چیک کیں۔۔۔"

"ایک کیبن میں اسے لیپ ٹاپ نظر آیا۔۔۔"

جلدی سے اس نے لیپ ٹاپ آن کیا یہ کیا لیپ ٹاپ پر پاس ورڈ لگا ہوا تھا۔ ایک جانب اٹھی"

، مسکراہٹ ابھری کیونکہ دانیال حسن کچے کام نہیں کرتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی جلدی سے ایک یو ایس بی کنیکٹ کی اور سارا ڈیٹا وہاں سے کاپی کر کے یو ایس بی"

نکالی یو ایس بی نکال کر، ساری سیٹنگز ویسے ہی کیں اور آفیس کے پچلے دروازے سے وہ نکل

آیا۔۔۔ یہ پروفیسر زبیک ڈور رکھتے تھے لیکن یہی بیک ڈور اب ان کے لیے مصیبت بننے والا

"تھا۔۔۔"

"یعنی یونی کی گیٹ کر اس کر کے اندر اینٹر ہوئی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"دانیال گارڈن میں بیٹھا کوئی بک پڑھ رہا تھا۔۔۔"

"یعنی سیدھا اس کی طرف آئی۔۔۔ ہیلو ڈائل کیسے ہو۔۔۔"

"ہائے میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کیسی ہو۔۔۔"

"میں ٹھیک ہوں یہ بتاؤ تمہارا ویک اینڈ کیسا گزرا۔۔۔"

"ٹھیک۔۔۔ بلکہ بہت ٹھیک۔۔۔ اس نے دل میں کہا کیونکہ کام ہی تھا سارے ویک اینڈ میں۔۔۔ تم"

"بتاؤ تمہارا کیسا گزرا ویک اینڈ۔۔۔"

"میرا بہت اچھا میں برائنٹن تھی اس ویک اینڈ اپنی مام کے پاس اور ایما بھی ساتھ ہی تھی۔۔۔"

"اچھا۔۔۔ دانیال اس کی خوشی پہ مسکرایا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ایک بات کہوں۔۔۔ عینی نے تھوڑی دیر بعد پوچھا۔۔۔"

"ہاں کہو۔۔۔ دانیال اب کے اس کی جانب متوجہ ہوا۔۔۔"

"تم یہاں کے نہیں لگتے اور تمہاری یہاں پر بھی کسی کے ساتھ دوستی بھی نہیں۔۔۔"

"ہاں میں یہاں کا نہیں ہوں۔۔۔ وہ یہ کہہ کر اٹھ کر آگے بڑھ گیا۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی بھاگ کے اس کے پیچھے گئی تم ناراض ہو گئے کیا میں نے ایسے ہی پوچھا۔۔۔"

"نہیں بس آئندہ ایسے سوال نہ پوچھنا۔۔۔ نارمل لہجے میں جواب دیا۔۔۔"

"او کے پراس نہیں پوچھوں گی لیکن اب ناراض تو نہیں۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ دانیال ہلکا مسکرایا۔۔۔"

"وہ باتیں کرتے کرتے کلاس روم تک چلے گئے۔۔۔"

آج سویرا یا سرخان کے ساتھ آئیں تھیں خدیجہ کا منگنی کا جوڑا لیکر، گھر میں کافی ہل چل مچی " ہوئی تھی۔۔۔ خدیجہ اور ماہم زرنور کے ساتھ مارکیٹ گئی ہوئی تھی کیوں کہ خدیجہ کی اور ماہم کی پسند بہت ملتی تھی، اس لیے۔۔۔ مہمانوں کی خاطر داری باقی خواتین نے کی تھی حیدر ملک اور حماد ملک بھی آج گھر پر تھے منگنی کی ڈیٹ ان لوگوں نے فکس کر دی تھی اب بس کچھ دنوں کی "تاریخ رکھ لی گئی تھی۔۔۔"

، سویرا اور یا سر لنچ کے بعد چلے گئے۔۔۔ جب کے زرنور بیگم خدیجہ اور ماہم شام کو لوٹیں تھیں " ماہم کا تو تھکن سے برا حال تھا باقی خدیجہ کچھ ٹھیک تھی زار ان کے لیے چائے بنا کر آئی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

وہ سب نیچے لاؤنج میں بیٹھیں تھیں خدیجہ کے کپڑوں کی بھی ان باکسنگ کی گئی کپڑے جیولری "ہیلز سب کچھ میچنگ کا تھا۔۔"

"چچی جان یہ عفان بھائی، یہاں نہیں آئے۔۔ ماہم نے کچھ سوچ کر زرینہ بیگم سے پوچھا۔۔"

"وہ نار ان کاغان گیا ہے نہ۔۔۔"

اچھا میں بھی کہوں وہ یہاں نہیں آرہے کہاں بڑی ہیں۔۔ میں نے بڑی کوشش کی ایف بی اور "انسٹا پر ان کی کوئی آئی ڈی نہیں ملی۔۔ ماہم نے افسوس سے سر جھٹکا۔۔"

"اور بھی کام کر لیا کرو سارا دن سب کی جاسوسی کرتی ہو۔۔ زید سیڑھیاں اترتا آ رہا تھا۔۔"

"چچی جان دیکھیں مجھ سے خوا مخواہ لڑ رہا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"زید تنگ نہ کرو ہماری چڑیا کو۔۔ زرینہ بیگم نے زید کو منا کیا۔۔"

امی ٹھیک تو کہتا ہوں کوئی کام وغیرہ کر لیا کریں اس سے، خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا "ہے۔۔"

"ہاں پھر تو تمہارا دماغ شیطان کا بنگلہ ہو گا۔۔ ماہم نے دانت کچکا کر اس کو کہا۔۔"

"اچھا بابا آ رہے ہیں چپ کرو تم لوگ۔۔ زارا نے ان دونوں کو ڈپٹا۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"حماد ملک آکر بہن کے ساتھ ایل شپ سونے پر بیٹھے۔۔۔"

"کیوں میری بیٹی کا مونڈ خراب ہے۔۔ انہوں نے ماہم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

یہ زید مجھ سے لڑ رہا تھا، کہہ رہا تھا کہ خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے۔۔۔ ماہم نے منہ بسور کر
"کہا۔۔۔"

"کیوں زید بیٹا کیوں تنگ کر ہے ہو میری بیٹی کو۔۔۔"

"بابا خود ہی لڑتی ہے۔۔ زید نے بھی کہا۔۔۔"

اچھا جو بھی ہو آئندہ میں اپنی بیٹی کو اس نہ دیکھوں۔۔۔ حماد ملک نے حاکمانہ انداز میں
"کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"زید بس منہ بسور تا کر رہ گیا۔۔۔"

تھا یعنی والوں کے گروپ نے ایک جیسی دریسز پہنی ہوئے convection day آج
"تھے بلیک لانگ میکسی تھے ان کے۔۔۔"

"کینڈی کارل ایک لڑکے کا نام پکارا گیا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"پھر عینی کا اس کے بعد ایما کا ان تینوں نے پوری یونیورسٹی میں ٹاپ کیا تھا۔۔۔"

"عینی اور گریس بہت خوش تھیں عینی نے گریس کو بلا یا تھا۔۔۔"

"ان تینوں کو موقعہ دیا گیا کہ کچھ اپنے بارے میں بتائیں اپنی اسٹڈی کے بارے میں۔۔۔"

"پہلے ایما آئی اس نے اسپینج شروع کی۔۔۔"

میں بغیر کسی کی سپورٹ کے پڑھی ہوں اپنے بل بھوتے پر اور میں اپنی یہ کامیابی اپنی دوست

"عینی کے نام کرتی ہوں اور ایما کی آنکھوں سے آنسوؤں نکل آئے وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔"

"پھر عینی کو اسپینج کے لیے بلا یا گیا۔۔۔"

"ہائے ایوری ون میں عینی گریس میں اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ اپنی ماں کا نام لگاتی ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

میں ہمیشہ اپنی ماں کے ساتھ رہی ہوں میری ماں نے مجھے سکھایا کہ اپنی حفاظت۔۔۔ کرنا اپنی

"محنت کرنا۔۔۔ اپنی ایک الگ پہچان بنانا۔۔۔"

اور میں نے اپنی ماں کی بات ہمیشہ کے لیے یاد کر لی۔۔۔ میں اپنی یہ کامیابی اپنی ماں اور اپنی

"دوستوں ایما سوزی عزیزقہ کے نام کرتی ہوں۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اور یہ میرا یونی کاسفر بہت اچھا گزرا۔ جہاں بہت اچھے لوگ ملے۔۔ اس نے ڈائٹل کی طرف " دیکھا وہاں کچھ برے بھی ملے۔۔ اس نے اسی لڑکے کی طرف دیکھا جس سے اس کی ٹکر ہوئی " تھی اور اس لڑکے نے نظریں جھکالیں۔۔

بٹ میرا یہ سفر اچھا گزرا کامیابی بھی ملی اینڈ گڈ بائی یونیورسٹی۔۔ وہ یہ کہہ کر اسٹیج سے اتر " آئی۔۔

کنویشن کا دن اپنے اختتام پر پہنچا انہوں نے اپنی کیپس اچھالیں ہر کوئی اپنی فیملیز اور فرینڈز " کے ساتھ تھے ان سب میں دانیال اکیلا ادھر ادھر نظر دوڑا رہا تھا۔۔

" ہائے ڈائٹل کیسے ہو۔۔۔ "

" ٹاپ کرنے کے لیے۔۔ ڈائٹل نے مسکرا کر کہا۔۔ congrats ہائے "

" تھینک یو۔۔ ایک بات کہنی تھی۔۔ عینی کچھ کنفیوزڈ تھی۔۔۔ "

" ہاں کہو۔۔ دانیال اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا۔۔،

" میری مام تم سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔ "

" اچھا کیوں۔۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا۔۔۔ "

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"وہ مل کر بتائیں گی۔۔ عینی مسکرا دی۔۔"

"او کے کب ملیں گی۔۔ اس نے عینی کو بغیر دیکھے کہا۔۔"

"ابھی وہ آئی ہیں کہو تو ابھی ملاؤں۔۔"

"او کے ملاؤ۔۔ دانیال سینے پر ہاتھ لپیٹے کھڑا تھا۔۔"

"تم کیفے ٹیریا میں بیٹھو میں وہاں آتی ہوں۔۔"

"او کے۔۔ اس نے جاتے ہوئے عینی کو دیکھا۔۔"

"دانیال کیفے ٹیریا میں بیٹھا تھا اور عینی جھٹ سے گریس کے پاس چلی گئی۔۔"

"گریس کو دانیال سے ملو کر عینی وہاں سے کہسک گئی۔۔"

www.novelsclubb.com

"کیسی ہیں آنٹی۔۔ اس نے مسکرا کر پوچھا۔۔"

"ٹھیک ہوں بیٹا تم کیسے ہو۔۔"

"میں ٹھیک ہوں آنٹی۔۔"

"جیسا تمہارے بارے میں سنا تھا تم ویسے ہی ہو۔۔ گریس نے مسکرا کر اسے کہا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اچھا تو آپ نے کیا سنا میرے بارے میں۔۔ دانیال دلچسپی سے آگے ہو کے بیٹھا۔۔"

دیکھو بیٹا میں سیدھی بات کروں گی تم سے۔۔"

"عینی میری اکلوتی بیٹی ہے۔۔ گریس سانس لینے کو رکھی۔۔"

میں نے اس کی تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی عینی کا باپ پاکستانی ہے اور مسلم ہے عینی جب "

"ایک سال کی تھی وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا۔۔"

میری بیٹی سے شادی کرنا چاہتے ہو تو بتاؤ میں کرواؤں گی تمہاری اس سے شادی۔۔ مجھے ہاں "

"یاں نہ میں جواب دو۔۔"

"دانیال ہر کار بارہ گیا چاہتا تو وہ بھی تھا لیکن کچھ مشکلات کی وجہ سے وہ ہاں نہیں کر سکتا تھا۔۔"

"ڈائمنل ہاں یاں نہ۔۔ گریس نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

آنٹی آپ کی بیٹی جانتی ہی کتنا ہے مجھے میرا پورا نام تک اسے نہیں پتہ میں آپ کی بیٹی سے "

شادی نہیں کر سکتا۔ اور کبھی کروں گا بھی نہیں ہاں، عینی سے میری دوستی تھی لیکن میں اس سے شادی نہیں کر سکتا اپنی بیٹی کو یہ بات آپ سمجھا لینا اور ہاں آنٹی۔۔ پہلے میری اس سے دوستی

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

تھی لیکن اب میں اس سے دوستی بھی نہیں رکھنا چاہتا۔۔ وہ اپنے گلاسز ٹیبل سے اٹھا کر چلا گیا۔۔۔

گریس اپنے خالی ہاتھ دیکھتی رہی۔۔ میری بیٹی میں تمہاری خوشیاں نہیں لے سکی چاہ کر بھی " میں خالی ہاتھ رہ گئی گریس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔۔۔

"عینی آج بہت خوش تھی گریس برائنڈن واپس چلی گئی عینی کچھ دن یہاں ہی تھی۔۔۔"

خدیجہ کا آج منگنی کا فنکشن تھا پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔ ایک چھوٹا سا اسٹیج لان میں بنایا گیا تھا۔ خدیجہ کو بیوٹیشن گھر میں ہی تیار کرنے آئی تھی۔ ماہم تیار ہو چکی تھی سبز رنگ کی میکسی پیروں میں سبز ہیلز پہن رکھیں تھیں بال کھول کر آگے کندھوں پر ڈال لیے تھے، میک بہت ہی مہارت سے کیا تھا۔ زیادہ تیز ناہلکا وہ سیڑھیاں چڑھتی خدیجہ کے پاس جا رہی تھی، کے اچانک زید سے اس کی ٹکڑ ہو گئی، اس سے پہلے وہ گرتی زید نے اس کا ہاتھ تھام لیا بھی وہ دوزینے "ہی چڑھی تھی۔۔۔"

"دیکھ کے نہیں چل سکتے۔۔ ماہم نے دانت پستے ہوئے اسے کہا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"نہیں مجھے تم جیسی بلا دیکھنی بھی نہیں۔۔ زید نے بھی اسے دانت پیتے ہوئے کہا۔۔"

"ہاتھ چھوڑو میرا۔۔ ماہم نے چڑ کر اسے کہا۔۔"

"زید نے اس کا ہاتھ چھوڑا تو، وہ نیچے گر گئی۔۔"

ماہم دوزینوں سے گر گئی۔۔ سڑے ہوئے کدوالد تم سے پوچھے آہ۔۔ ماہم کرا رہی "تھی۔۔"

"سوری تم نے تو کہا تھا کہ ہاتھ چھوڑو میرا۔۔ زید جلدی سے اس کے پاس آیا۔۔"

"تو ایسے تو نہیں کہا تھا نامیرا پاؤں درد کر رہا ہے۔۔"

"سوری میں دیکھ لیتا ہوں۔۔ زید واقع شرمندہ ہوا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہٹو تم ڈاکٹر ہو کیا۔۔ ماہم نے چڑ کر کہا۔۔"

"زیادہ اکڑ نہیں آگئی سوکھی بھنڈی میں۔۔ زید واپس اپنی جون میں آیا۔۔"

"ہاں کیوں اب ہٹو میں اوپر جاؤں۔۔ ماہم کا پاؤں درد کر رہا تھا۔۔"

جاؤ جاؤ تھوڑا پاؤ ڈر کم لگ رہا ہے اور لگا لو۔۔ زید نے جاتے ہوئے اس پر وار کرنا ضروری "

"سمجھا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

اللہ کرے تم لوگوں کے بچوں بیچ گر جاؤ۔۔۔ ماہم نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی اور پیر " پٹھکتی واپس نیچے اپنے کمرے میں آئی ہیلز اتار کر فلیٹ چپل پہن لی پھر واپس خدیجہ کے کمرے کی طرف چلی آئی۔۔

ماہم واپس آئی تو خدیجہ تیار تھی خدیجہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی لائٹ پنک کلر کا لہنگا پہنا " تمہیک اپ بہت اچھا لگ رہا تھا اس پر۔۔۔

"واہ یار کتنی پیاری لگ رہی ہو اللہ نظرے بد سے بچائے۔۔ ماہم نے اس کو گلے لگا کر کہا۔۔۔" "خدیجہ مسکرا دی۔۔۔"

زارا اور زوبیہ آئیں تو وہ تینوں باقی کزنز کے ساتھ خدیجہ کو نیچے لیکر آئیں۔۔ اسٹیج کے پاس جب "پہنچے تو عرفان خدیجہ کا منگیتر اٹھ کر آیا اور خدیجہ کو لیکر اسٹیج تک آیا رنگ ایکسچینج ہوئیں پھر فیملی "فوٹوشوٹ ہوا۔۔ فوٹو گرافر لڑکی تھی۔۔۔"

ماہم نے خوب ہلاکلا کیا سب کزنز کے ساتھ مل کر " مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔۔۔"

"صبا بیگم ایک میز کے پاس بیٹھیں تھیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

صبا دانیال نہیں ہے آیا کیا۔۔ نازلین خاتون نے صبا بیگم سے پوچھا جو کے ان کے فرسٹ کزن " کی بیوی تھیں۔۔ محفلوں میں لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکنا خوب آتا تھا ان کو۔۔

ہاں انشاء اللہ شادی پر یہاں ہو گا کام کے سلسلے کی وجہ سے نہیں آسکا۔۔ صبا بیگم نے نازلین بیگم " کی بات کا جواب دیا۔۔

"تمہارا حسنین ہوتا تو آج خدیجہ کے ہمراہ وہ اسٹیج پر ہوتا خوب چچتی ان دونوں کی جوڑی۔۔"

"اب کی بار چوٹ سہی جگہ لگی تھی۔۔"

"لیکن صبا بیگم نے مسکرا کر ان کو جواب دیا۔۔"

نازلین یہ جوڑے آسمانوں پر بنتے ہیں اور مجھے فخر ہے کے میرا بیٹا شہید ہوا ہے، اور میں ایک " شہید کی ماں ہوں۔۔۔

"بلکل درست کہا آپ نے۔۔ نازلین اور کہہ بھی کیا سکتی تھی۔۔"

اچھا میں جویر یہ سے مل آؤ کب سے بیچاری بلارہی ہے۔۔ نازلین نے صبا بیگم کو کہا۔۔ وہ " چل اور لوگوں کے زخموں پر نمک چھڑکنے۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

زرینہ بیگم کی آنکھیں بھیگ گئیں خدیجہ اور عفان کو دیکھ کر کتنا پریشان ہوا کرتی تھیں وہ خدیجہ کے لیے لیکن آج اس کو یوں دلہن بنا دیکھ کر ان کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

چچی جان ابھی یہ آنسو سنبھال کر رکھیں یہاں ہی ہے رخصت نہیں ہو رہی۔۔ پیچھے سے ماہم نے ان کو آواز دی۔۔ تو وہ مسکرا دیں اور آگے مہمانوں کے پاس چلی گئیں کچھ مہمان ابھی رخصت ہو رہے تھے اور کچھ خوش گپیوں میں مصروف تھے کھانا سب کھا چکے تھے۔۔۔

سویرا آنٹی کی بیٹی شفق اسٹیج پر بیٹھی تھی اپنا گول گول چشمہ پہنے آج وہ خوش نظر آرہی تھی ماہم اس کے ساتھ آکر بیٹھی۔۔۔

"ہیلو کیسی ہو۔۔۔ ماہم اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔"

"ٹھیک ہوں تم کیسی ہو۔۔۔ اس نے مسکرا کر ماہم کو دیکھا۔۔۔"

تم یہاں کیوں بیٹھی ہو چلو میں تمہیں کزنز کے ساتھ ملواتی ہوں۔۔۔ ماہم نے اس کو مسکرا کر کہا۔۔۔

"اچھا چلو ماما بھی کہہ رہی تھی کہ سب سے مل لو۔۔۔"

"ہاں چلو چلیں۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

وہ شفق کو لیکر کزنز کی طرف بڑھ گئی کچھ ٹائم کے بعد شفق کزنز کے گول میں کھڑی ہنس ہنس "کرباتیں کر ہی تھی۔۔۔"

ماہم شفق کو چھوڑ کر خود خدیجہ کو لیکر اس کے روم میں لے گئی، اس کے ساتھ زویا کو چھوڑ کر وہ "خود نیچے کزنز کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔"

فنکشن ختم ہونے والا تھا ڈیکوریشن کے سامان اُدھر سے ادھر ہو گئے تھے کوئی کرسی کہاں پڑی "تھی تو کوئی کہاں، فنکشن اچھے سے ہو گیا جب لڑکے والے بھی گئے تو ماہم اور زویا خدیجہ کے پاس آئیں زویا اس کی خالازاد تھی جس کو زیادہ لوگوں میں الجھن ہوتی تھی اس لیے وہ خدیجہ کے ساتھ تھی خدیجہ چیخ کر چکی تھی۔ ماہم آئی تو وہ سونے کی تیاری کر رہی تھی ماہم نے اپنی جیولری اتار کر ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دی اور خود صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی اس کا پیر "اب بہت درد کر رہا تھا۔۔۔"

"کیا ہوا ماہم آپ کی تبت ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔۔ زویا نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"

ہاں یار آج سیڑھیاں چڑھتے ہوئے گر گئی ہلکی موج آگئی ہے پیر میں۔۔۔ اس نے ٹیک لگائے "کہا۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اوہ میں مورے سے بام لیکر آتی ہوں موج صبح تک ٹھیک ہو جائیگی۔۔۔ مورے زویا کی امی " یانی ماہم کی خالا پٹھان فیملی میں بیاہی گئیں تھیں جبھی ان کے بچے انہیں مورے " کہتے تھے۔۔۔

"ہاں لے آؤ میں بھی اپنے روم میں جا رہی ہوں تم وہاں میرے ساتھ رہو گی۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے آپ چلیں میں مورے سے بام لیکر آتی ہوں۔۔۔ زویا نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

آج کنوینشن کے بعد دوسرا دن تھا وہ چاروں آج لندن کے لوگوں کو مزہ چکھانے نکلیں " تھی۔۔۔

وہ لوگ پہلے لپچ کرنے گئے اس کے بعد گھوم پھر کر سینیمائے کوئی اینیمیٹڈ فلم تھی وہ " دیکھی۔۔۔ یونوفیری ٹیلز۔۔۔

"اس کے بعد وہ لوگ چاروں لانگ ڈرائیو پر نکل گئیں۔۔۔"

"آج ایما ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔"

"یعنی تم کیا کرو گی اب۔۔۔ یہ عزیزہ تھی جسے ہر وقت کسی نہ کسی کی فکر لاحق ہوتی تھی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"پڑھا ہے تو لائیر بنو گی، اس نے ایما والا ہی جواب عزیزقہ کو دیا۔۔۔ law میں ظاہر ہے"

"عزیزقہ نے قہقہہ لگایا۔ اس کے علاوہ۔۔۔"

"اس کے علاوہ کچھ سوچوں گی۔۔۔ عینی نے آگے بڑھ کر میوزک آن کیا۔۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔۔ عزیزقہ نے کہا۔۔۔"

"واپس ہاسٹل آکر۔۔۔ عینی چیلنج کر کے واپس آئی اور بیڈ پر بیٹھ کے فون اٹھایا۔۔۔"

"گریس کو کال ملائی۔۔۔ ہیلو مام۔۔۔"

"ہیلو بیٹا گریس کی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔"

"مام آپ روئی ہوئی ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"نہ۔ نہیں تو۔۔۔"

"مام سچ بتائیں کیوں روئیں ہیں آپ۔۔۔"

"مجھے معاف کرنا بیٹا میں تمہاری کوئی خوشی پوری نہیں کر سکی میں ڈائسنل کو نہیں مناسکی۔۔۔"

"مام اس نے کچھ کہا کیا آپ کو۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

ہاں اس نے منا کر دیا اس نے کہا کہ وہ تم سے شادی نہیں کر سکتا اور جو پہلے دوستی تھی وہ بھی "اب ختم۔۔۔"

او کے مام کوئی بات نہیں وہ بظاہر اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کر رہی تھی لیکن وہ اتنی مضبوط "نہیں تھی۔۔۔"

"کال بند کر کے وہ سر گھٹنوں میں دیکر بیٹھ گئی اور آنسوؤں کو بھانا مل گیا۔۔۔"

"عینی رونے لگی لیکن جلدی آنسوؤں پہونچ لیئے۔۔۔"

فون اٹھا کر اس نے دانیال کا نمبر ملا یا بیل جا رہی تھی لیکن کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا، دوسری بار "کال ملائی پھر بھی نہیں اٹھائی گئی یہ تیسری بار تھی کال اٹھالی گئی۔۔۔"

"ہیلو ڈائل عینی کی آواز روئی ہوئی تھی۔۔۔"

"دانیال کو تکلیف ہوئی لیکن وہ مضبوط ہونا چاہتا تھا۔۔۔"

"ہاں بولو۔۔۔ تھوڑا آواز کو سخت رکھا۔۔۔"

"میں کل تم سے ملنا چاہتی ہوں کیا مل سکتے ہو۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

ہاں۔ دانیال کے منہ سے بے اختیار ہاں نکلی وہ خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے، ہاں کیوں " کی۔۔۔

"تم یونی کے قریب کیفے ہے وہاں آنا میں تمہارا انتظار کروں گی۔۔۔"

اوکے۔۔ دانیال نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور چپ چاپ ہاتھوں میں سر گرا لیا بال انگلیوں " میں جگڑ کر وہ بیٹھ گیا۔۔۔

"اگلا دن بہت بھاری تھی؟۔۔۔"

خدیجہ کی منگنی کو کچھ دن ہوئے تھے شادی کی تاریخ ماہم اور خدیجہ کے پیپرز کے بعد کی رکھی " گئی تھی وہ دونوں آج کچھ دنوں کے بعد یونیورسٹی آئیں تھیں ان دونوں نے صبح سے نوٹس لیے " وہ ان دونوں کی بیسٹ فرینڈ تھی۔۔۔

تھینک یو یار تم نے نوٹس دیے میں کتنا پریشان تھی تمہیں بتا نہیں سکتی تھی۔۔ خدیجہ نے صبح " سے نوٹس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

زگ۔ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

وہ تینوں لائبریری میں تھیں۔۔ لائبریری میں گھیری خاموشی تھی بکس کی خوشبو ہر طرف " پھیلی ہوئی تھی (نئے کتابوں کی خوشبو)۔۔۔

"وہ تینوں ایک میز کی کرسیاں کھینچ کر بیٹھ گئیں۔۔۔"

"ہاں یار فائنل اگر مز میں ٹائم ہی کتنا بچا ہے۔۔ صبیحہ نے کتاب کھولتے ہوئے کہا۔۔۔"

ہاں یار میں تو گھن چکر ہو گئی ہوں کیا کروں۔۔ خدیجہ نے کتاب دیکھتے ہوئے کہا جو صبیحہ نے " کھولی تھی۔۔۔

یہ مادام کہاں ہیں۔۔۔ صبیحہ نے آنکھیں موندے ٹیک لگائے ماہم کی طرف اشارہ " کیا۔۔ خدیجہ نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔۔۔

جھنجھوڑ کر اٹھاؤ ورنہ عین وقت پر کالز کر کے مجھے بے سکون کرے گی۔۔ صبیحہ نے خدیجہ " کو کہا۔۔۔

"اٹھ جا میری ماں۔۔ خدیجہ نے ماہم کا کندھا جھنجھوڑا۔۔۔"

"ماہم ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔ پھر ان دونوں کو گھور کر دیکھا کیا مسئلہ ہے۔۔۔"

"مسئلہ ہے ایک نالائق لڑکی کا ہے۔۔۔ صبیحہ نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"مری کیوں جا رہی ہو۔۔۔ ماہم نے چڑ کر کہا۔۔۔"

"لا بیری کے سناٹے میں صرف ان تینوں کی آوازیں گونج رہیں تھیں۔۔۔"

"سائینٹ پلیز۔۔۔ لا بیری ان کے سر پر کھڑی تھی۔۔۔"

سوری۔۔۔ صبحہ فوراً اپنی چیزیں سمیت کراٹھی۔۔۔ خدیجہ بھی اس کے پیچھے ہو لی ماہم وہیں "

"ہونکوں کی طرح بیٹھی رہی پھر کچھ سوچ کر وہ بھی ان کے پیچھے آئی۔۔۔"

کیا ہوا ہے یار کیوں ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو تم دونوں ماہم ان کے پاس آئی جو درخت کے نیچے "

"کھڑیں تھیں۔۔۔"

ہمیں کیا مسئلہ ہے تم مسئلہ ہو یا خود بھی نہیں پڑھتی ہمیں بھی پڑھنے نہیں دیتی۔۔۔ صبحہ نے "

www.novelsclubb.com
"اس کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے بچی کی جان لوگی کیا۔۔۔ ماہم نے معصومیت سے کہا۔۔۔"

اچھا اب چلو پہلے کچھ کھاپی لیں پھر اسٹڈی کی طرف آتے ہیں۔۔۔ خدیجہ نے تجویز پیش "

"کی۔۔۔"

"کلاس میں پندرہ منٹ بچے ہیں صبحہ نے کلانی پر بندھی گھڑی پر وقت دیکھا۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

تو کیا ہوا ہم پندرہ منٹ میں چائے کے ساتھ ایک عدد پراٹھا ہی اڑا کر آتے ہیں۔۔۔ ماہم نے "جھٹ سے کہا۔۔۔"

"بس محترمہ کو کھانے پینے میں ہی دلچسپی ہے۔۔۔ صبیحہ نے تنگ کر کہا۔۔۔"

"تو کیا کروں۔۔۔ ماہم نے معصومیت سے جواب دیا۔۔۔"

"تو کچھ ٹائم اپنا یہ منہ بند رکھو۔۔۔"

صبح کے نو بج رہے تھے عینی اٹھی جلدی جلدی سے تیار ہوئی اور ایما کو بتائے بغیر وہ نکل "آئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"جلدی سے وہ کیفے پہنچ گئی اور ایک ٹیبل کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

بیٹھے بیٹھے اس کو ایک گھنٹا ہوا تھا اس نے سر ٹیبل پر رکھ دیا اس انداز سے جیسے وہ سو گئی "ہو۔۔۔"

"ہیلو عینی۔۔۔ دانیال نے اسے متوجہ کیا۔۔۔"

"عینی کے کانوں میں اس کی گھمبیر آواز ٹکرائی تو وہ سر اٹھا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔ ہیلو۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"کیسی ہو۔۔ وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔"

"پتہ نہیں تم کیسے ہو۔۔ عینی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔ اب اسکی سوچی آنکھیں واضح تھیں۔۔"

،، مجھے بھی پتہ نہیں۔۔ دانیال کو اس سنہری آنکھوں کو دیکھ کر تکلیف ہوئی۔۔"

"دیکھو ڈائل میں سیدھی بات کرنا چاہتی ہوں تم سے۔۔ عینی نے خاموشی کو توڑا۔۔"

"ہاں کہو۔۔ دانیال نے ٹیک لگالی۔۔"

"تم نے نام کو جواب دیا کہ تم مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔"

"ہاں میں نہیں کرنا چاہتا تم سے شادی۔۔ اس نے سخت لہجے میں کہا۔۔"

"لیکن کیوں؟۔ عینی نے التجائی انداز میں پوچھا۔۔"

"میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں۔۔ اس نے عینی کو دیکھے بغیر کہا۔۔"

"پھر تم کسی کو پسند کرتے ہو۔۔ عینی نے پوچھا۔۔"

میں نے کہانا کے میں تمہیں جواب دینے کا پابند نہیں۔۔ اور میں نے کیا دوستی کر لی تم کیا"

"سمجھ بیٹھی کے۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی نے اس کی بات کاٹی۔۔ بس عینی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے چپ کرانا چاہا۔۔"

تم بھی ایک بات یاد کر کے رکھ لینا مسٹر ڈائمنل کے تم دنیا کے آخری مرد ہو گے بھی میں تم " سے شادی نہیں کروں گی سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔

عینی نے ٹیبل سے اپنا پرس جھپٹنے والے انداز میں اٹھایا اور غصے میں وہاں سے چلی گئی دانیال " اس کو دور جاتا دیکھتا رہا وہ اس کو روک نہیں سکا۔۔

"آج دانیال حسن کو پتا چلا تھا کہ پیروں کے نیچے سے زمین کیسے نکلتی ہے۔۔"

"وہ وہیں بیٹھا رہا۔۔"

www.novelsclubb.com

عینی نے ہاسٹل میں آکر دروازہ لاک کیا لاک کر کے دروازے کے قریب نیچے ہی بیٹھ گئی وہ " سسکیوں کی صورت میں رونے لگی میرے ہی ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میں نے تو کبھی کسی کا برا " نہیں چاہا۔۔

ایما آئی دروازہ ناک کیا کا لزمائی لیکن عینی پچھلے تین گھنٹوں سے جواب نہیں دے رہی تھی ایما " پریشان ہو چکی تھی۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی اٹھی منہ ہاتھ دھو کر دروازہ کھول دیا اور واپس آ کر اسٹڈی ٹیبل پر بک لیکر بیٹھ گئی۔۔۔"

"آخر انسان کیوں کسی دوسرے انسان کی وجہ سے اپنے آپ کو تکلیف دے۔۔۔"

"ٹھیک پندرہ منٹ بعد ایما آئی۔۔۔"

"عینی تم روئی ہوئی ہو۔۔۔ ایمانے عینی کی سوچی آنکھیں دیکھ کر کہا۔۔۔"

"نہیں تو۔۔۔ عینی نے فوراً اس کی بات رد کی۔۔۔"

"پھر یہ آنکھیں جھوٹ بول رہی ہیں کیا۔۔۔"

"ہاں ایسا ہی سمجھو۔۔۔ عینی نے آنسو پیتے ہوئے کہا۔۔۔"

ایسا نہیں سمجھ سکتی میری طرف دیکھو عینی۔۔۔ ایمانے اسے کندھوں سے پکڑ کر اپنی طرف " کیا۔۔۔"

"سچ بتاؤ عینی میں پریشان ہو رہی ہوں۔۔۔"

"نہیں ابھی اتنی ہمت نہیں مجھ میں۔۔۔"

"ایما خاموش ہو گئی وہ جانتی تھی عینی کی ناکو۔۔۔ اگر ناک تو وہ کبھی نہیں بتائے گی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

تھوڑی دیر خاموشی کے بعد ایما بولی۔۔ کل میری برتھڈے ہے تم چلو گی سلیبرٹ " کرنے۔۔۔

"ہاں کس وقت ہے۔۔ عینی نے بکس سمیٹ کر ایک طرف رکھیں۔۔۔"

"کل لنچ کے بعد۔۔ ایما اپنے پلنگ پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔"

"او کے ساتھ چلیں گے۔۔۔"

ایمانے نوٹ کیا کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے عینی پتہ ہے میری طبیعت آج کل عجیب سی رہتی ہے " میں نہیں سمجھ پارہی کے میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔

مجھے خود بھی سمجھ نہیں آ رہا پتہ ہی نہیں چل رہا، ہو کیا رہا ہے میرے ساتھ عینی کی آنکھ سے " ایک آنسو گر اس نے فوراً صاف کر لیا۔۔۔

اب آگے کا کسی کو نہیں پتہ تھا کہ آگے کیا ہونا ہے یہ دن عینی کے بہت مشکل ترین " تھے۔۔۔

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

آج کا دن ایما کے لیے ایک بڑا دن تھا آج اس کے باپ نے اس کی برتھڈے ارنج کروائی تھی " ایک بڑے سے ہوٹل میں وہ آج بہت خوش تھی۔۔۔"

"اس نے واٹ کلر کی اسٹائلش میکسی پہنی ہوئی تھی۔۔۔"

"عینی بس سمپل سی تیار ہوئی تھی ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا اس نے۔۔۔"

وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں آج ڈرائیو سیٹ پر عینی بیٹھ گئی اور فرنٹ سیٹ پر ایما بیٹھے "سوزی اور عزیزقہ بیٹھیں تھیں۔۔۔"

گاڑی اسٹارٹ ہوئی تو عزیزقہ نے آگے ہو کر میوزک آن کیا اور بیٹھ گئی عینی یار تھوڑی گاڑی کی "اسپیڈ ہلکی کرو یار آج میرا برتھڈے ہے ایسا نہ کرو کہیں مروانہ لو۔۔۔"

"خاموش ہو جاؤ اب اتنی بھی تیز رفتار نہیں گاڑی۔۔۔"

"کچھ فاصلے پر ایک فلاورز شاپ تھی۔۔۔"

"عینی یار یہاں گاڑی روکو زرا۔۔۔"

"کیوں؟۔۔۔ عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔"

"ڈیڈ کے لیے بکے لینا ہے۔۔۔ ایمانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"او کے جاؤ جلدی سے لیکر آؤ۔۔۔"

"ایما تر کر فلاورز شاپ میں گئی۔۔۔ عینی نے گاڑی پارک کی اور ویٹ کرنے لگی۔۔۔"

ایما جب شاپ سے نکلی تو اس کی ہاتھ میں بلو اور وائٹ فلاورز کا بکے تھا وہ مسکراتی ہوئی عینی " والوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ریڈ لائٹ آن ہوئی اور ایما مسکراتی ہوئی روڈ کراس کرنے لگی۔۔۔"

"2-3- ایک بے قابو گاڑی آئی اور ایما کو اڑاتی ہوئی اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔ 1"

"عینی چیکھتی ہوئی گاڑی سے نکلی۔۔۔"

ایما کا سرفٹ پاتھ سے ٹکرایا تھا وہ ہیں گری پڑی تھی۔۔۔ عینی بھاگتی ہوئی ایما کے پاس " آئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"سوزی اور عزیزقہ بھی اس کے پیچھے آئیں تھیں۔۔۔"

"ہر طرف خون ہی خون تھا ایما کا وجود خون میں لت پت پڑا تھا وہاں۔۔۔"

"ایما۔۔۔ ایما اٹھو میری جان عینی چلا رہی تھی۔۔۔"

وہ پھول زمین پر بکھرے پڑے تھے، کچھ ایما کے قریب سفید پھول خون میں سرخ ہو گے "

تھے، سوزی نے جلدی سے ایما کو ایما کو ایما میں ڈالا گیا اور

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہاسپٹل منتقل کیا گیا، ہاسپٹل میں ایمر جنسی وارڈ میں ایما کو منتقل کیا گیا تھا۔۔ عینی وٹینگ ایریا میں بیٹھ گئی۔ سوزی اور عزیزقہ بھی آگئیں تھیں عینی ریلیکس یار کچھ نہیں ہوگا ایما کو یار سوزی خود بھی "رودی۔۔۔"

"انکل کو کال کر کے بتاؤ مجھ میں ہمت نہیں۔۔ عینی نے سوزی کو کہا۔۔۔"

"اوکے میں کر دیتی ہوں سوزی نے سے اپنا سیل فون نکالا۔۔۔"

دوسری جانب دانیال نے جو ابوتلحا کے لیپ ٹاپ میں یو ایس بی لگائی تھی وہ چیک کرنے " لگا۔۔ اس یو ایس بی میں بہت کچھ اس کو ملا تھا اس نے وہ سارا ڈیٹا اپنے لیپ ٹاپ میں منتقل کیا اور اپنا پرائیوٹ فون اٹھایا ایک نمبر ڈائل کیا کال اٹھالی گئی سر ابوتلحا کے لیپ ٹاپ کی ساری ڈیٹا میں نے کاپی کر لی ہے اور وہاں سے مجھے بہت کچھ ملا ہے سر۔ جنید شہید کے قتل میں یہی ملوث ہے۔۔۔"

، اوہ گڈ دانیال مجھے پتا تھا تم کر دیکھاؤ گے۔۔۔"

"تھینکس سر لیکن اب ہمیں ان لوگوں کا پتا لگانا ہے جو اس کے ساتھی ہیں۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

رائیٹ۔۔ دانیال مجھے تم پے فخر ہے میں فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ تم میرے انڈر کام کرنے "والے ہو۔۔۔"

"مائے پلیز سر۔۔۔"

"دانیال مشن کمپلیٹ کر کے آنا۔۔"

"اوکے سر۔۔۔"

کال کٹ گئی دانیال نے سامان سمیٹ کر ایک سائڈ پر رکھ لیا۔۔ اور بیڈ پے آکر لیٹ گیا نیند "اس سے کوسوں دور تھی نیند آ بھی کیسے سکتی تھی اس نے آج اسے ر لایا تھا۔۔ بھلے وہ اس کے سامنے نہیں روئی تھی لیکن وہ بعد میں ضرور روئی ہوگی وہ ایک حساس لڑکی تھی۔۔"

"پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے آپریشن جاری تھا، لیکن ڈاکٹر زکچھ بتانے کو تیار نہیں تھے۔۔"

"ایما کا باپ بھی آیا تھا ایمر جنسی روم کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔۔"

"عینی کا دل عجیب ہی دھن میں ڈھڑک رہا تھا۔۔"

"ڈاکٹر کیسی ہے ایما عینی بھاگ کر ڈاکٹر کے پاس آئی۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

آئی ایم سوری شی از نو مور۔۔ الفاظ تھے یاں کوڑے عینی وہاں ہی بیٹھ گئی۔ ایما۔ ایما۔ ایما وہ زور " زور سے رونے لگی ایما کا باپ جیسے پتھر کا مجسمہ بن گیا تھا ہر سو سوگ واری سی فضا چھا گئی " تھی۔۔۔

میری بیٹی تم نہیں جاسکتی ایما ایما میری بچی ایما کا باپ دیوانہ وار رو رہا تھا کچھ پچھتاوا بھی تھا کچھ " نادامت کے آنسوں تھے۔۔۔

میرے مرنے پر لاکھ روئیں گے)

(میرے رونے پر کون مرتا ہے

www.novelsclubb.com

" آج ایما کو گئے دس دن بیت گئے تھے۔۔۔ "

عینی برائنٹن واپس آگئی تھی، وہ ہر وقت اداس رہتی تھی گریس نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ " سنبھل جائے لیکن وہ نہ سنبھل سکی دن رات اپنے روم میں رہتی کبھی کبھار سوزی اور عزیزقہ " کال کر لیتی تو ان سے بات کرتی باقی وہ چپ سی رہتی تھی۔۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی کے روم کا دروازہ ناک۔۔ ہوا گریس اندر آئی اور اس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔"

"عینی۔۔ نرمی سے اسے متوجہ کرنا چاہا۔۔"

"عینی جب متوجہ نہیں ہوئی تو گریس نے اسکا گھٹنا ہلایا۔۔"

"جی مام۔۔"

"بیٹا کیا ہو گیا ہے، کب تک ایسے بیٹھی رہو گی، تم نے ڈگری لی ہے تم نے ایک اچھی لائبرینا ہے"
"تم ایسے بزدلوں کی طرح بیٹھی رہو گی۔۔"

مام میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا وہ میری سب سے بیسٹ فرینڈ تھی، وہ ایک اچھی
انسان، تھی میرا ہر چیز سے دل اٹھ گیا ہے، مجھے نیند نہیں آتی سلیپنگ پلز کھا کر میں سوتی ہوں
www.novelsclubb.com
"میں کیا کروں۔۔"

"تم کچھ نہیں کرو اپنی زندگی سیدھے راستے پر لاؤ۔۔ کل کو مجھے کچھ ہوا تو تم تو بکھر جاؤ گی۔۔"

"مام ایسی باتیں نہ کریں۔۔ عینی نے بے چینی سے کہا۔۔"

"عینی یہ ایک حقیقت ہے سب کو مرنا ہے، اور میں چاہتی ہوں تم میرے مرنے کے بعد پاکستان"
"چلی جاؤ یہاں تمہیں دکھوں کے سوا کچھ نہیں ملنا۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"مام میں نہیں جانا چاہتی وہاں مجھے اس خود غرض انسان کے پاس نہیں جانا۔۔۔"

"یعنی وہ نہیں ہے خود غرض میں خود غرض تھی میں نے چھوڑا تھا اس کو۔۔۔"

مام یہ آپ اس لیے کہہ رہی ہیں کہ میں ان کے پاس چلی جاؤں لیکن ایسا کبھی نہیں
"ہو سکتا۔۔۔"

یہ سچ ہے میں نے چھوڑا تھا اسے اس نے کہا تھا کہ اس کی شادی ہوئی ہے لیکن میں نے اس
سے پھر بھی شادی کی۔۔۔ اور اس کے دو سال بعد میں نے کہا اس کو کہ اپنی پاکستانی وائف کو طلاق
دے یاں مجھے چھوڑ دے لیکن وہ اس کی کزن تھی وہ یہ نہیں کر سکتا تھا وہ بے قصور تھی اور وہ اس
کے باپ کی پسند سے لائی گئی بیوی تھی سب کے سامنے عزت سے رخصت ہو کر آنے

"والی۔۔۔" www.novelsclubb.com

"اس لیے وہ مجھے چھوڑ گیا۔۔۔"

"مام پھر انہوں نے پلٹ کر خبر بھی نہیں لی ہماری۔۔۔"

"ناراض تھا وہ مجھ سے۔۔۔ گریس بے اختیار بولی۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

لیکن اس میں میرا کوئی قصور نہیں تھا مام مجھے کیوں بیچ میں سزا دی گئی اس کے لیے میں ڈیڈ کو " کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ عینی نے آنکھیں پہونچتے ہوئے کہا۔۔ وہ سر گھنٹوں پہ رکھ کر "رودی۔۔ گریس بھی وہاں سے چلی گئی روتے ہوئے۔۔

دوسری جانب دانیال نے پروفیسر۔۔ ابوتلحا کے ساتھی۔۔ میر شکیل کو بھی پکڑ لیا تھا وہ " پاکستان کا ایک بزنس مین تھا۔۔

ان دونوں نے جنید احمد کو شہید کیا تھا۔۔ کچھ پیسوں کی خاطر لوگ اتنے گر سکتے ہیں جنید اپنے " ماں باپ کا ایک بیٹا تھا اور تین بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا۔۔

"وہ دونوں پاکستان میں پکڑے گئے تھے۔۔" www.novelsclubb.com

دانیال آج کل بے چین ہی رہتا تھا ہر وقت راتوں کو سلیپنگ پلز کھا کر سوتا دن بھر میں " سگریٹ پیتا پھر بھی اس کی بے چینی ختم نہ ہوتی آنکھوں کے گرد ہلکے پڑ گئے تھے اس " کے۔۔

"بالکونی سے آکر وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔"

زگ-زیگ-از قلم ایشال بلوچ

"اپنا سیل فون جیب سے نکال کر اس نے گیلری اوپن کی۔۔"

انتظار کرنے والوں کے لیے وقت بہت سست ہے۔)

ڈرنے والوں کے لیے بہت تیز۔

نوحہ کرنے والوں کے لیے بہت طویل۔

www.novelsclubb.com

جشن منانے والوں کے لیے بہت مختصر۔

لیکن محبت کرنے والوں کے لیے وقت ابدی ہے۔

آج کا دن عینی کے لیے ایک بڑا امتحان تھا یہ امتحان کبھی ختم نہیں ہوتے پچپن سے بوڑھاپے " "تک فرق اتنا ہوتا ہے کے پہلے کم ہوتے ہیں بعد میں زیادہ اور پھر روز آخر تک۔۔۔

"عینی کا الارم بجا اس نے ہاتھ بڑھا کر آف کیا الارم۔۔۔"

کچھ دیر وہ لیٹی رہی پھر اٹھ کر بیٹھ گئی پہلے وہ یہاں الارم نہیں لگاتی تھی ایما کی کال ہی الارم کا " "کام کرتی تھی۔۔۔

"وہ اٹھی فریش ہو کر باہر نکل آئی گریس اسے نظر نہیں آئی وہ آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔"

"پاکٹ سے سیل فون نکال کے بیٹھ گئی پھر کچھ سوچ کر گریس کا نمبر ڈائل کیا۔۔۔"

"رنگ گھر میں ہی بجی۔۔۔"

او فومام اپنا موبائل یہاں بھول گئی عینی نے آواز نوٹ کی جو کچن سے آرہی تھی۔۔۔ کچن میں " "ہے۔۔۔ وہ اٹھی اور کچن کا ونٹر پر نظر دوڑائی وہاں کچھ نہیں تھا۔۔۔

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

عینی ٹھوڑا آگے آئی تو دیکھا۔۔۔ گریس نیچے گری پڑی تھی۔ مام۔ مام کیا ہوا ہے آپ کو عینی "اپنے حواس کھو بیٹھی۔۔۔"

مام اُٹھیں۔۔۔ گریس بے ہوش تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے ایمبولنس بلوائی اور ایلا کو بھی "کال کی گریس کو فوری طور پر ہاسپٹل منتقل کیا گیا۔۔۔"

"گریس کو ایمر جنسی میں داخل کیا گیا تھا۔۔۔"

عینی رو رہی تھی۔۔۔ آنٹی میری مام کو کچھ نہیں ہو گا وہ تو کل بھی ٹھیک تھیں۔۔۔ ڈاکٹر باہر آیا اور "عینی کو اپنے روم میں بلا یا۔۔۔"

"ڈاکٹر نے عینی کو بیٹھنے کا کہا۔۔۔"

دیکھیں مس عینی ہم نے مس گریس کو کئی بار وارن کیا کے اپنا علاج کروائیں، لیکن انہوں نے "ہماری نہیں سنی ان کی کینسر بڑھ گئی ہے اب وہ لاسٹ اسٹیج پر ہے انہیں بلڈ کینسر ہے۔۔۔"

"عینی کے پیروں سے جیسے کسی نے زمین کھینچ لی۔ کیا؟ عینی کی آواز گھٹ گئی۔۔۔"

جی انہیں پچھلے چار سالوں سے کینسر ہے لیکن اب ہم ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے انہیں روم "میں شفٹ کیا جا رہا ہے آپ پھر ان سے مل سکتی ہیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"وہ اٹھی ٹھوڑا لڑکھرائی۔۔۔"

"مس عینی آریو او کے۔۔۔"

"یس آئی ایم فائن۔۔۔"

"وہ اٹھی اور باہر نکل آئی ٹھوڑا ہی چل پائی پھر وٹینگ ایریا میں بیٹھ گئی۔۔۔"

"مام، نے کیوں نہیں بتایا مجھے۔۔۔ وہ خود سے بولی۔۔۔"

دوسری جانب دانیال کا آج نیا مشن تھا۔۔۔ وہ اور عمر ساتھ ساتھ تھے۔۔۔ ان لوگوں نے کچھ "خوفیا گینگز کو پکڑنا تھا یہ پاکستان کے جنگل میں تھا دانیال پچھلے ہفتے پاکستان آیا تھا اور سیدھا "سرحدی علاقوں میں آیا تھا کیوں کے اس کی دیوٹی یہاں تھی۔۔۔"

وہ ان لوگوں کے قریب تھے اور دانیال کی ٹیم والوں کی تعداد زیادہ تھی کیپٹن دانیال ایک "سا تھی نے اس کو بلا یا۔۔۔"

"یس کیپٹن سعد۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"آپ میرے پیچھے ہونگے اور کیپٹن عمر۔۔۔"

"باقی معاذ اور عباد باقی کو سنبھالیں گے۔۔۔"

اوکے کیپٹن۔۔۔ وہ لوگ آگے ہوئے انہوں نے بناچاپ کے وہ لوگ ان تک پہنچ گئے"

"ہینڈ زاپ۔۔۔"

"وہ ان لوگوں کے قریب پہنچ گئے جو بھی تھے انہیں گرفتار کر لیا گیا۔۔۔"

"ان سب کو گاڑی میں ڈالا گیا۔۔۔"

"اور دانیال اور عمر وہاں کھڑے ان کے سامان دیکھ رہے تھے۔۔۔"

دانیال کو کچھ غلط ہونے کا خدشہ ہوا وہ پلٹا۔۔۔ دانیال کی نظر سامنے پڑی ایک آدمی پر۔۔۔ عمر کی"

طرف گن کیے کھڑا تھا اور ٹریگر پر جیسے ہی اس نے ہاتھ رکھا وہ عمر کے آگے جا کھڑا ہوا اور گولی

دانیال کو جا لگی عمر نے جلدی سے گن سیدھی کی اور سیدھا نشان لے کر اس نے اس آدمی کو گولی

"لگائی گولی آدمی کی کھوپڑی چیرتی نکل گئی۔۔۔"

"وہ دانیال حسن تھا قربانی دینے والا۔۔۔"

"کیپٹن دانیال۔ عمر اس کو پکارنے لگا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"دانیال اپنا درد ضبط کرتے ہوئے اٹھا۔۔"

"عمر نے ساتھیوں کو بلا یا۔۔"

"دانیال کو ہاسپٹل منتقل کیا گیا گولی اس کے بازوؤں کو لگی تھی زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔۔"

"دانیال ٹھیک تھا انہوں نے اس کی فیملی کو نہیں بتایا تھا۔۔"

صبح بڑی خوبصورت تھی، لیکن عینی کو کچھ اس سے غرض نہیں تھی، وہ ساری رات جاگی تھی "گریس کی حالت نازک تھی ایک ہی رات میں عینی کی آنکھیں اندر دہنس گئیں تھی اس کی آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے پڑ گئے تھے رورو کر آنکھیں سوج گئیں تھی آنکھوں کے نیچے آنسوؤں کے نشان تھے۔۔"

عینی اس کے کانوں سے گریس کی آواز ٹکرائی جی مام وہ اٹھ کر گریس کے قریب رکھی کر سی پر "بیٹھ گئی۔۔"

"تم سے ایک بات کرنی ہے گریس کی آواز گھٹی گھٹی تھی۔۔"

"جی مام کریں۔۔ عینی گریس کی طرف جھکی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

عینی میں نے تمہاری ایک ہیرے کی طرح حفاظت کی ہے ایک آئینے کی طرح میں نہیں چاہتی " کے میرے بعد تم ٹوٹ کر بکھر جاؤ۔۔۔

میں چاہتی ہوں تم پاکستان چلی جاؤ وہاں تمہارے اپنے ہیں۔۔ وہاں تمہیں عزت ملے " گی۔۔۔

وہاں تمہارے باپ کا گھر ہے تم وہاں عزت سے رہو گی۔۔ عینی وعدہ کرو مجھ سے تم جاؤ گی " پاکستان۔۔۔

"مام کیا ضروری ہے میرا پاکستان جانا۔۔ عینی نے مسکرا کر انہیں ٹالنا چاہا۔۔"

"ہاں بہت ضروری وعدہ کرو عینی۔۔ گریس نے اپنا کمزور سا ہاتھ عینی کے ہاتھ پہ رکھا۔۔"

،مام۔۔ عینی نے التجائی انداز میں دیکھا۔۔ گریس کو۔۔۔

"عینی وعدہ کرو اور گریس کو کھانسی لگی کھانستے کھانستے اس کو منہ سے خون آیا۔۔"

"عینی و۔۔ ع۔۔ د۔۔ ہ۔۔ کرو اس کے منہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ نکلے۔۔"

"وعدہ کرتی ہوں مام میں پاکستان جاؤ گی۔۔ عینی نے بنا سوچے سمجھے وعدہ کر لیا۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

گریس کے منہ سے کچھ الفاظ نکلے لیکن عینی نہیں جان پائی وہ کیا تھے۔۔۔ گریس اُکھڑی " "اُکھڑی سانسیں لینے لگی اور جو اس کا ہاتھ عینی کے ہاتھ میں تھا اس کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔

"وہ چلی گئی تھی اس دنیا سے۔۔۔ عینی بھاگ کر ڈاکٹرز کے پاس گئی۔۔۔"

ڈاکٹرز گریس کا معائنہ کر رہے تھے۔۔۔ عینی کی نظریں ایمر جنسی روم کے دروازے پر ٹکی " "ہوئیں تھیں۔۔۔"

"ڈاکٹرز روم سے نکل آئے مس عینی۔۔۔ ڈاکٹر عینی سے مخاطب ہوا۔۔۔"

"یس ڈاکٹر۔۔۔ عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

"آئی ایم سوری شی از نو مور۔۔۔ ڈاکٹر نے اس سے کہا۔۔۔"

الفاظ تھے یاں بم عینی وہاں ہی بیٹھی رہی۔۔۔ یہ سوری لفظ کتنا چبھا تھا اس وقت کوئی عینی سے " "پوچھا کسی کھنجر کی طرح سیدھا دل پر لگا تھا۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تمام مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔۔۔"

"وہ چلانے لگی ایسا نہیں ہو سکتا تمام مجھے نہیں چھوڑ کر جا سکتی۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

سوزی اور عزیزقہ آئیں وہ دونوں اس کے گلے لگ گئیں سوزی دیکھو یہ لوگ مام کے بارے میں " کہہ۔۔

"رہے ہیں کے مام مر گئیں نہیں مری میری ماں جھوٹ بولتے ہیں۔۔۔"

"عینی سنہا لو خود کو۔۔ عزیزقہ نے اس کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ایما بھی چلی گئی مام بھی دونوں مجھے چھوڑ کر چلیں گئیں انہیں پتا ہے میں ان کے بغیر نہیں رہ" "سکتی پھر بھی چلیں گئیں۔۔۔"

"مام۔۔ عینی بے بسی سے چلائی۔۔۔"

"دانیال کو ہوش آ گیا تھا وہ آرمی ہاسپٹل میں تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com
"بیڈ سے ٹیگ لگائے بیٹھا تھا عمر اس کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔"

"کیوں مجھے بچا کر اپنے آپ کی جان خطرے میں ڈالی تم نے۔۔ عمر نے تیوری چڑھا کر اس کو" "دیکھا۔۔۔"

"کچھ نہیں کیا مینے یہ گولی میری قسمت میں تھی مجھے لگی۔۔ دانیال مسکرایا۔۔۔"

"میں نے آنٹی کو نہیں بتایا تمہارے بارے میں۔۔ عمر نے اسے کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اچھا کیا یار نہیں بتایا میں ٹھیک ہوں وہ خوا مخواہ پریشان ہوتیں۔۔۔"

"تم نے آنٹی کو یہ بتایا ہے کہ تم پاکستان میں ہو اب۔۔۔"

"نہیں۔۔۔ دانیال سیدھا ہو کر لیٹ گیا۔۔۔"

"اچھا کیوں۔۔۔"

"ایسے ہی۔۔۔ دانیال نے آنکھیں موند لیں۔۔۔"

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔۔۔ عمر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"

سات مہینوں کے بعد۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آج خدیجہ کی مایوں کی رسم تھی۔۔۔"

ماہم نے پلین وائٹ کلر کے شلوار قمیض پہن رکھی تھی اس پر اورنج کلر کا دوپٹہ تھا جس پر سلور"

"کرن اور گوٹے کا کام کیا ہوا تھا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"زویا اس کو ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی۔۔۔"

ماہم دلہن کی پھولوں کی چادر ہم گھر بھول آئے ہیں اب آدھے گھنٹے بعد ہمیں خدیجہ کو لیکر آنا"
"ہے۔۔۔ زویا نے پریشانی سے کہا۔۔۔"

"اوہ اب کیا کریں۔۔۔ ماہم نے سر پر ہاتھ مارا۔۔۔"

"گھر میں کون ہے ہم کسی کو کہہ کر منگوا لیتے ہیں۔۔۔"

"گھر میں صرف شکیلہ ہے اور اس کو امی نے وہاں ٹھہرایا ہے۔۔۔"

"ایک منٹ میں زید کو کہتی ہوں ہمیں لے جائے وہاں۔۔۔ ماہم نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے پر خدیجہ کے ساتھ کون ہوگا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اس کے ساتھ صبیحہ۔۔۔ آپیاں بھابھی کو بٹھاؤ۔۔۔"

"ٹھیک چار پانچ منٹ وہ زید کے ساتھ گاڑی میں تھیں۔۔۔"

یہ کس ماسٹر ماسٹڈ کا کام ہے چادر گھر کون بھول آیا گھر پر۔۔۔ زید نے دانت پیستے ہوئے"
"کہا۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایصال بلوچ

اب کیا ایف آئی آر درج کروانی ہے چلو دیر ہو رہی ہے امی کالز کر رہی ہیں۔۔۔ ماہم نے تنگ " آکر کہا۔۔۔

وہ لوگ گھر پہنچے تو سارا گھر بکھرا پڑا تھا۔"

یو نوشادی والا گھر۔۔۔ ماہم اوپر گئی چادر اٹھانے۔ اور زویا کچن کی طرف گئی پانی پینے وہاں کام والی بیٹھی تھی۔ اس کو باقی دو گلاس باہر لیکر جانے کا کہہ کر وہ خود پانی پینے لگی زید لاؤنج میں تھا۔۔۔ ماہم "جلدی کرو۔۔۔ زید نے ادھر سے ہی آواز لگائی۔۔۔

"آگئی اب چلو زویا کہاں گئی۔۔۔ ماہم ہاتھ میں چادر لیے کھڑی تھی۔۔۔"

پتہ نہیں میں اوپر سے ابو کا چشمہ لیکر آؤں۔۔۔ ایک تو یہ ابو ہر دفعہ اپنا چشمہ بھول جاتے " ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے ہم انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

"ماہم اس کو کہہ کر کچن کی طرف آئی زویا کرسی پر بیٹھی کولڈرنک پی رہی۔۔۔"

"چلو زویا دیر ہو رہی ہے یار۔۔۔"

"اچھا چلیں۔۔۔ وہ دونوں باہر آئیں تو چوکیدار کھڑا تھا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

باجی جی باہر کوئی آیا ہے پتہ نہیں کیا بول رہا ہے ام نہیں سمجھ رہا۔۔ چوکیدار اپنے پٹھان لہجے میں " بولا۔۔

اچھا میں دیکھتی ہوں ماہم دروازے کی طرف آئی وہاں کوئی لڑکی کھڑی تھی جس کے ہاتھ میں " دو بیگ تھے جیسے وہ رہنے آئی ہو۔۔ سنہرے بال کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ سنہری آنکھیں اسٹریٹ لائٹس کی روشنی میں بھی چمک رہیں تھیں۔۔ سیدھی آنکھ کے نیچے تل تھا بیلو " پینٹ پر بلیک ٹی شرٹ اور اس کے اوپر لیڈر کی جیکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ کھڑی تھی۔۔

"ہیلو کیا میں حیدر ملک سے مل سکتی ہوں۔۔ وہ لڑکی انگلش میں بولی۔۔"

وہ تو یہاں نہیں لیکن آپ مجھے بتا سکتی ہیں کیا بات کرنی ہے آپ کو میں ان کی بیٹی ہوں۔۔ ماہم " نے مسکرا مقابل کو کہا۔۔

"اچھا آپ انہیں یہ بتائیں کہ قرآن العین آئی ہے۔ اس نے مسکرا کر کہا۔۔"

"اچھا آپ اندر آئیں میں ابو کو کال کرتی ہوں۔۔ ماہم نے اس کو اندر آنے کا راستہ دیا۔۔"

زویا اس سب میں منہ کھلے کھڑی تھی اس نے آج تک اپنے کسی گھر میں جینز پہنے لڑکی نہیں " دیکھی تھی۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"زید جو اجلت میں صدر دروازہ کھولے باہر آیا اس نئے چہرے کو دیکھ کر رک گیا۔۔"

"کون ہیں یہ۔۔ زید نے ماہم سے پوچھا۔۔"

"ابو کی مہمان ہیں تم ایسا کرو زویا کو لیکر جاؤ میں یہیں ہوں جب تک ابو آئیں۔۔"

ماہم آپ جائیں خدیجہ آپ کا انتظار کر رہی ہوگی میں یہاں ہوں ویسے بھی مجھے وہاں مزہ نہیں آ رہا تھا۔۔"

"اچھا میں ابو سے تو بات کر لوں۔۔"

"جلدی کرو یاد وہاں زین بھائی مجھے کالز پر کالز کر رہے ہیں۔۔"

زید جا کر لان کی چیئر پر بیٹھ گیا۔۔ ماہم ایک لب دانتوں میں دبائے حیدر ملک کو کال کر ہی تھی۔۔

میں نے آپ لوگوں کو پریشان تو نہیں کیا شاید آپ لوگ کہیں جا رہے تھے۔۔ اس نے "شر مندہ ہو کر پوچھا۔۔"

نہیں نہیں گھر کی ہی شادی ہے بس ہم حال سے کچھ سامان لینے آئے تھے یہاں۔۔ زویا نے "مسکرا کر اس کو بتایا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"ماہم کی کال اٹینڈ ہو گئی تھی۔۔۔"

"السلام علیکم ابو آپ مصروف تو نہیں ہیں۔۔۔"

"نہیں میری بیٹی سے زیادہ کوئی مصروفیت اہم نہیں۔۔۔"

"انہوں نے مسکرا کر کہا تو ماہم بھی مسکرا دی۔۔۔"

"ابو کوئی قرآۃ العین آپ سے ملنا چاہتی ہے۔۔۔"

"قرآۃ العین انہوں نے ماہم کے الفاظ دہرائے۔۔۔"

"ہاں وہی۔۔۔ ماہم نے جیسے تصدیق کی۔۔۔"

"اس کو بیٹھاؤ میں ابھی نکل رہا ہوں یہاں سے۔۔۔ انہوں نے جلدی سے کہا۔۔۔"

ابو صبح کو آئیے گا ابھی نہیں رات کو سفر ٹھیک نہیں اور کوئی فلائٹ بھی اس وقت نہیں مل سکتی"

"السلام آباد سے کراچی تک ماہم نے پریشانی سے کہا۔۔۔"

"نہیں بیٹا ورنہ دیر ہو جائیگی۔۔۔"

"اچھا ابو جیسی آپ کی مرضی۔۔۔ ماہم نے مسکرا کر ان کو کہا۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

زویا تم انہیں گیسٹ روم میں لے جاؤ کھانا وغیرہ بھی دیکھنا۔ ماہم نے زید کی طرف دیکھا جو " اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔"

ماہم زید کے ساتھ چلی گئی اور زویا قراة لعین کو لیکر گیسٹ روم میں آگئی کھانا وہ ملازمہ کو کہہ کر " آئی تھی۔۔۔"

" آپ کو کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔۔۔ زویا نے قراة لعین سے پوچھا۔۔۔"

" نہیں تھینک یو۔۔۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا جو کہ اس کی پرانی عادت تھی۔۔۔"

ملازمہ کھانا لیکر آئی تو اس نے پیش کیا جس سے بس اس نے ایک دو نوالے لیکر واپس " کر دیا۔۔۔"

" میں تھوڑا آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

" ہاں کیوں نہیں آپ لیٹ جائیں میں باہر ہی ہوں کسی چیز کی ضرورت ہو آواز دینا مجھے۔۔۔"

" اوکے ٹھیک ہے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

زویا باہر لاونج میں چائے لیکر بیٹھ گئی ساتھ موبائل فون ہاتھ میں تھا باقی کزنز کے اسٹریک دیکھ رہی تھی ویسے بھی اس کو زیادہ لوگوں سے الجھن ہوتی تھی وہ سٹریک سے ہی مایوں کا فنکشن "انجوائے کر رہی تھی۔۔۔"

ماہم شادی حال میں پہنچی تو زرنور بیگم اس کے انتظار میں برائڈل روم میں بیٹھیں تھیں جہاں "خدیجہ بیٹھی تھی۔۔۔"

اتنی دیر کیوں کی کہاں رہ گئی تھی اور زویا کو کہاں چھوڑ کر آئی تم۔۔۔ انہوں نے پریشانی سے "کہا۔۔۔"

"امی سانس لینے دیں سب بتاتی ہوں۔۔۔"

"ہاں بتاؤ۔۔۔ زرنور بیگم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔"

"ابو کی مہمان آئی تھی گھر وہ بھی خوبصورت والی۔۔۔ ماہم نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔۔۔"

"مہمان اور وہ بھی خوبصورت۔۔۔ زرنور بیگم نے اس کے الفاظ دھرائے۔۔۔"

ہاں نا اور مزے کی بات بتاؤں۔۔۔ بابا کو جب میں نے اُس کا نام بتایا تو وہ کہنے لگے اس کو یہیں ہی بٹھاؤ"

"میں آرہا ہوں میں نے کہا دیر ہو گئی ہے کل آئے گا۔۔۔ کہنے لگے دیر ہو جائیگی ورنہ۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"کبھی میرے لیے تو یوں نہیں آئے۔۔۔ زر نور نے فکر مندی سے کہا۔۔۔"

"دیکھیں تو سہی کیا بات ہے۔۔۔ ماہم نے لب دبائے مسکراہٹ روکی۔۔۔"

"خدیجہ جو پچھلے کچھ منٹوں سے ان کی باتیں سن رہی تھی پھر بولی۔۔۔ مہمان کی عمر کیا ہے۔۔۔"

"یہی کوئی مجھ سے دو تین سال بڑی ہیں۔۔۔"

دیکھتائی جان مجھے پتہ تھا یہ آپ کو پریشان کر رہی ہے تا یا جان کی کسی دوست کی بیٹی ہوگی " شادی اٹینڈ کرنے آئی ہوگی۔۔۔ خدیجہ نے مسکرا کر ان کو تسلی دی۔ تو زر نور بیگم نے ماہم کے سر پر چھٹ لگائی۔۔۔"

"میں جا رہی ہوں زوبیہ اور زارا کو بھیج رہی ہوں تم لوگ خدیجہ کو لیکر آؤ۔۔۔"

امی صبیحہ کو بھی بھیجیں زویا تو وہیں ٹھہر گئی اور کوئی ہے تو انہیں بھی بھیجیں میں تو اس کے ساتھ " چادر کے نیچے چلوں گی۔۔۔"

"شرم کرو لڑکی۔۔۔ زر نور بیگم اس کو گھورتی ہوئی باہر نکل گئیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

دانیال اپنے کیمپ میں کھڑا بار بار گھر کا نمبر ڈائل کر ہاتھ کوئی کال اٹینڈ نہیں کر رہا تھا جب وہ "مایوس ہو کر فون رکھنے والا تھا تو کال اٹینڈ کر لی گئی۔۔"

"ہیلو کون بات کر رہا ہے۔۔ کوئی لڑکی بات کر رہی تھی۔۔"

"سب لوگ کہاں ہیں میری کال اٹینڈ کیوں نہیں کر رہے ہیں اس نے پریشانی سے کہا۔۔"

سب لوگ مایوں کے فنکشن میں حال میں ہیں اور آپ کون بات کر رہے ہیں۔۔ زویا کو جب "خیال آیا تو پوچھنا چاہا۔۔ وہاں سے بغیر کوئی جواب دیے کال کٹ کر دی گئی۔۔"

زویا اپنی بے وقوفی پر خوب پچھتائی ساری "

"انفارمیشن دے کر پھر پوچھا کون بات کر رہے ہیں۔۔"

وہ سر جھٹک کر گیسٹ روم تک آئی ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول کر دیکھنا چاہا کہ سو گئی ہے یاں "جاگ رہی ہے پھر واپس پلٹ آئی اپنا فون لیکر لاؤنج میں بیٹھ گئی۔۔"

ماہم زویا، زار اور صبیحہ، خدیجہ، کوا سٹیج تک لائیں خدیجہ نے اورنج اور پنک کنٹراس کالہنگا چولی "پہن رکھا تھا جس کا دوپٹہ پنک کلر کا تھا ڈوپٹہ سر پر رکھا ہوا تھا اور ایک گرین کلر کا چادر نما دوپٹہ بازو پر ڈال رکھا تھا وہ شہزادیوں کی چال چلتی اسٹیج تک آئی جہاں اس کی ساس اور عفان اس

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

کے استقبال کے لئے کھڑے تھے ماہم جلدی سے چادر کا کونا کسی کزن کو تھما کر خدیجہ کے آگے
"کھڑی ہو گئی۔۔۔"

"یہ کیا سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔"

"آج میں کچھ شرائط رکھ رہی ہوں عفان بھائی کے ساتھ۔۔۔"

"کونسی۔۔۔ عفان نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

"پہلی یہ کہ میں جس وقت جہاں بھی کہیں خدیجہ کو لیکر جاسکتی ہوں۔۔۔"

"منظور ہے۔۔۔ عفان نے مسکرا کر شرط مان لی۔۔۔"

"سوچ لیں کل کو پچھتائیں نہ۔۔۔ ماہم کا انداز وارن کردہ تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"سوچ لیا۔۔۔ عفان پھر سے مسکرایا۔۔۔"

"دوسری، ہر ہفتہ وہ ایک دن ہمارے ہاں ٹھہرے گی۔۔۔"

"منظور ہے۔۔۔ عفان اس کی معصوم شرطوں پر ہنس دیا۔۔۔"

"ماہم بیٹاب آگے سے ہٹو۔۔۔ زرنور بیگم نے اس کو گھور کر دیکھا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"ماہم آگے سے فوراً گھسک گئی۔۔ کیونکہ ماں کی گھوری بہت خطرناک ہوتی ہے۔۔"

خدیجہ اب اسٹیج پر بیٹھی تھی اس کی نظر منتظر تھی کسی کی لیکن وہ یہ انتظار کرتی گھر پہنچی ماہم زید " وہ اب لان میں بیٹھے کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔"

گیسٹ روم کے گلاس وال کے پردے ہٹے ہوئے تھے لائٹس آف تھیں وہ ان کے چہروں پر "خوشی دیکھ سکتی تھی۔۔"

ماہم کے فون پر کال آنے لگی تو وہ وہاں متوجہ ہوئی۔۔ دانی بھائی کی کال ہے۔۔ اس نے مسکرا کر "کہا۔۔"

"اٹینڈ کرو۔۔ زید نے کہا۔۔ جبکہ خدیجہ منہ پھلائے کھڑی تھی۔۔"

"ہیلو کیسے ہیں بھائی جان آج ہماری یاد کیسے آگئی۔۔"

ٹھیک ہوں، تم بتاؤ خدیجہ کہاں ہے میری کال اٹینڈ نہیں کر رہی ناراض ہے مجھ سے۔۔ فون کا " اسپیکر آن تھا خدیجہ سن رہی تھی۔۔"

"یہاں کھڑی ہے آپ کی بات کرواؤں۔۔ ماہم نے خدیجہ کو دانت دکھائے۔۔"

"ہاں دوا سے فون۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"ہیلو۔۔۔ خدیجہ نے فون تھامتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیسی بے میری بہن۔۔۔"

"ناراض۔ صاف صاف کہا۔۔۔"

"کیوں؟ دانیال نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

"آج میں نے آپ کا اتنا انتظار کیا لیکن آپ نہیں آئے۔۔۔"

"مجھے چھٹی نہیں مل سکی میں آ رہا تھا۔۔۔"

"آپ ہمیشہ یہی کہتے ہیں۔۔۔ خدیجہ نے منہ پھلائے کہا۔۔۔"

"اوکے اگلے کچھ دنوں میں تمہارے ساتھ ہو زگا اب خوش میری بہن۔۔۔"

"پکا۔۔۔ خدیجہ نے تصدیق کرنی چاہی۔۔۔"

"نہیں کچا۔۔۔ دانیال نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔"

خدیجہ لکھلا کر ہنس دی۔۔۔ گیسٹ روم میں بیٹھے اس نے انہیں دیکھا، اب تک حسین ولا میں "

سب کے چہروں پر خوشی مسکراہٹ سکون سب کچھ تھا، کچھ ہی دیر بعد گیسٹ کھلا تو وہاں اندر

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

بلیک ریچ روور آکر رکی، ماہم مسکراتے ہوئے ان کے پاس آئی گلے لگا کر وہ اسے ساتھ لیے
"خدیجہ تک آئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تو وہ مسکرا دی۔۔۔"

"یعنی ان سب کو دیکھتی اٹھی گلاس وال کے پردے پھیلا دیے پھر آکر بیڈ پر لیٹ گئی۔۔۔"

حیدر ملک نے ماہم سے قراۃ العین کا پوچھا، انہوں نے، تو اس نے بتا دیا کہ وہ سو رہی ہے وہ بھی "
"پھر آرام کرنے چلے گئے۔۔۔"

گھڑی رات کے تین بجار ہی تھی کمرے میں نیم اندھیرا تھا باہر سے ہلکی روشنی آرہی "
"تھی۔۔۔"

روڈ پر خون میں لت پت پڑی ایما سفید گلاب جو کہ خون میں سرخ ہوئے پڑے تھے ہاسپٹل کا "
"سرد سفید فرش اور ڈاکٹرز۔۔۔"

یعنی جھٹکے سے اٹھ بیٹھی، ماتھے پر ہاتھ رکھا ہلکا پسینہ آیا ہوا تھا گلا خشک ہو چکا تھا آنکھوں میں "
تیرتی نمی اب آنسو کی صورت بننے لگی تھی۔۔۔ سائیڈ ٹیبل پر دھرے پانی کے جگ سے گلاس
"میں پانی ڈالا اور گٹا گٹ پی گئی پھر نیم دراز ہو گئی۔۔۔"

"اگلی صبح کو زرنور بیگم اس کا ناشتہ لیکر اس کے کمرے میں آئی تو وہ باتھ روم میں تھی۔۔"

"جب وہ وہاں سے نکلی تو انہیں صوفے پر بیٹھا دیکھا۔۔"

تم اٹھ گئی میں تمہارا ناشتہ لیکر آئی ہوں حیدر تمہارا پوچھ رہے تھے میں آئی تھی اٹھانے ناشتہ"
کی ٹیبل پہ ناشتہ ساتھ کریں لیکن تم سو رہی تھی۔۔ وہ بات کے اختتام میں مسکرائیں جیسے
"گریس مسکراتی تھی۔۔"

جی رات کو نیند نہیں آرہی تھی ٹائمنگ چنچ کی وجہ سے۔۔ وہ اپنے خالص برٹش لہجے میں
"بولی۔۔"

"اچھا ناشتہ کرو پھر میں کچھ کپڑے بھیجتی ہوں ان میں سے ایک پہن کر باہر آنا۔۔"

"لیکن میرے پاس کپڑے ہیں میں وہ پہن لوں گی۔۔ عینی نے نا سمجھی سے کہا۔۔"

کس نے کہا کہ تمہارے پاس کپڑے نہیں لیکن میں چاہتی ہوں آج تم میرے دیے کپڑے"
"پہنو۔۔ انہیں اس کی معصومیت پر ہنسی آئی۔۔"

"اس نے اس بات میں سر ہلایا۔۔"

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

زر نور بیگم چلیں گیس تو وہ گیٹ روم کے گلاس وال میں آکر کھڑی ہو گئی۔ لان میں بہت " سارے پلانٹس لگے ہوئے تھے ساتھ ایک جھولا بھی تھا ایک سائیڈ پر لان چیئرز پڑیں تھیں جن پر کچھ خواتین بیٹھیں تھیں اور ان کے ساتھ ایک نفیس سی خاتون تھیں، جنہوں نے ایک شال اوڑھی ہوئی تھی، وہ اس گھر کی لگتیں تھیں چہرے پر سکون تھا ہاتھ میں چائے کا کپ لیے وہ کسی کی بات پر مسکرا رہیں تھیں وہ سب چھوڑ چھاڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی فون اٹھایا، لیکن وائے فائے کا اس کے پاس پاسورڈ نہیں تھا اور وہ کسی سے مانگ بھی نہیں سکتی تھی ایئر پورٹ پر پہنچ کر اس نے "سوزی اور عزیزتہ کو اپنے پوچھنے کی اطلاع دی تھی۔۔۔"

موبائل رکھ کر وہ ناشتے کا جائزہ لینے لگی بریڈ کے ساتھ پراٹھے بھی تھے ہاف فرائی انڈا اس کے " ساتھ آلیٹ بھی تھا، اور ساتھ میں کوئی سالن وغیرہ بھی تھا، اس نے انڈا اور بریڈ سلاٹس لیا بس " اور ناشتے کی ٹرے پرے کسکادی وہ ناشتہ کر کے فری ہوئی تو اس کے روم کا دروازہ کھلا۔۔۔"

"میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔ دروازے پر وہی رات والی لڑکی کھڑی تھی۔۔۔"

"تم آلریڈی اندر آچکی ہو۔۔۔"

"ہاں وہ تو آچکی ہوں اور دیکھو میں تمہارے لیے کیا لیکر آئی ہوں۔۔۔ ماہم نے مسکرا کر کہا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اس نے کپڑے عینی کی طرف بڑھائے۔۔۔"

"کیا میں اپنے کپڑے نہیں پہن سکتی۔۔۔،"

"پہن سکتی ہو کیوں نہیں لیکن آج یہ پہنوں۔۔۔"

"لیکن کیوں؟۔۔۔ عینی الجھن کا شکار تھی۔۔۔"

"کیونکہ میں کہہ رہی ہوں۔۔۔ ماہم نے بال جھٹک کر کہا۔۔۔"

"اور میں تمہاری بات کیوں مانوں۔۔۔ عینی نے کاؤنچ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"کیونکہ میں خوبصورت ہوں اور خوبصورت لوگوں کی بات ٹالا نہیں کرتے۔۔۔"

"ماہم کی بات پر ناچاہتے ہوئے بھی عینی مسکرا دی۔۔۔"

"ارے واہ تم تو مسکراتی بھی ہو۔۔۔ ماہم کی آنکھیں چمک رہیں تھیں۔۔۔"

"اچھا کپڑے بدلو تو میں تمہیں سب سے ملواتی ہوں۔۔۔"

اوکے۔۔۔ عینی کپڑے لیکر واشروم میں چلی گئی جب کپڑے تبدیل کر کے آئی تو ماہم بیٹھی اس کا

"انتظار کر رہی تھی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"میں ان کمفرٹیبل فیملی کر ہی ہوں کیا میں اپنے کپڑے پہنوں۔۔۔"

اوہ مائی گاڈ قرآۃ العین یور لک سو بیوٹیفل۔۔۔ اب آؤ اور ہلکا پھلکا سا تیار بھی ہو گھر میں مہمان بھی،
"ہیں میں بھی تیار ہوں۔۔۔"

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔۔ عینی نے اپنا جائزہ لیا۔۔۔"

"اوہ تم اتنی ضدی کیوں ہو۔۔۔ بس سر پکڑنے کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔"

"نہیں تو میں اتنی ضدی تو نہیں۔۔۔"

"ویسے یہ تل بہت اچھا لگ رہا ہے تم پر۔۔۔"

"تھینک یو۔۔۔ وہ اس لڑکی میں ایما کی جھلک دیکھ رہی تھی اس کی باتیں اس کے ڈائلاگز۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور تمہیں پتہ ہے میں تمہارے برٹش لہجے کی تو فین ہو گئی ہوں۔۔۔"

"وہ بس مسکرائی عینی نے لائٹ سامیک اپ کیا اور بالوں کی چوٹی بنا کر وہ پلٹی۔۔۔ چلیں۔۔۔"

ایک منٹ رکو وہ بیڈ سے ڈوپٹہ لیکر اس کے پاس آئی یہ پہن لو۔۔۔ ماہم نے دوپٹہ اس کے آگے

"کیا۔۔۔"

"یہ کیا ہے؟۔۔۔ عینی گھن چکر ہو چکی تھی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"دوپٹہ جیسے مینے پہنا ہے۔۔۔"

"اوہ اوکے۔۔ عینی نے دوپٹہ لیکر اپنے گرد لپیٹ لیا۔۔ چلیں اب۔۔۔"

"گڈ گرل چلو۔۔ ماہم نے اوکے کا تھمزاپ دیا۔۔۔"

ماہم عینی کو لیے لاونج میں آگئی وہاں بہت سے لوگ تھے کل والا لڑکا اور وہ چھوٹی سی "

"لڑکی۔۔ اور بہت سے نئے چہرے۔۔ ان میں سے ایک جانا پہچانا چہرہ بھی تھا۔۔۔"

"حیدر ملک عینی کو دیکھ کر اٹھے اور اس کے قریب پہنچ کر سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔"

"عینی نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔۔"

"یہ ہے میری بڑی بیٹی قرۃ العین آپ لوگ جانتے ہیں نا یہ میری بیٹی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com
سب نے حیرت سے دیکھا عینی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا لیکن جب ماہم اس کے گلے لگی تو کچھ "

"سمجھی۔۔۔"

اوہ مائی گاڈ تم میری بہن ہو وہ اس کے گلے لگ کر کہنے لگی وہ حیران تھی۔۔۔ اس نے سوچا کہ "

وہ یہ سب خود حیدر ملک کے خاندان کے سامنے انکشاف کرے گی اور حیدر ملک کے چہرے کے

"رنگ دیکھے گی۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

سب لوگ اب اس سے مل رہے تھے حماد ملک نے اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا، صبا بیگم نے " اس کے سر سے پیسے وار کر شازیہ کو دیے کے کسی کو دینا زرنور بیگم نے بھی آگے بڑھ کر ایسے ہی " وارے وہ یہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کے یہ کیا ہو رہا تھا۔۔۔

" تمہارا صدقہ دیا جا رہا ہے۔۔۔ ماہم نے اس کی پریشانی جان کر کہا۔۔۔ "

" مگر کیوں۔۔۔ عینی اس وقت اضطراب میں مبتلا تھی۔۔۔ "

حیدر ملک نے اس کا تو تعارف کروایا پھر ان سب لوگوں کا بھی کروایا صرف وہاں زین نہیں " تھا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد دوپہر کا کھانا لگ گیا اسے بھوک نہیں تھی لیکن سب کے اصرار پر چلی "

www.novelsclubb.com " آئی۔۔۔

" عینی نے جو کچھ سوچا تھا اس کے برعکس سب الٹا ہو رہا تھا ماہم تو پھولے نہیں سمار ہی تھی۔۔۔ "

کھانے کے بعد ماہم نے اس کو سارا گھر دکھایا، یہ ایک خوبصورت گھر تھا تین منزلہ اور اس کے

اوپر ٹیرس تھی جس سے باہر کا منظر نظر آتا تھا وہ دونوں خدیجہ کے روم میں آئیں عینی اس کے

" ساتھ آئی اس سے ملو یہ میری بہترین دوست اور کزن ہے جس کی شادی ہے۔۔۔ "

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

اوہ اچھا۔۔ عینی نے آگے ہاتھ بڑھایا جو خدیجہ نے تھام لیا پھر وہ دونوں باہر آئیں تو ان کو زارا "آپی ملیں۔۔"

ان سے ملو یہ خدیجہ کی بڑی بہن اور میری کیوٹ کزن ہیں ان سے زیادہ معصوم انسان پورے "حسین ولای میں نہیں ملے گا۔۔"

زارا مسکرا دی، زارا سے اس کی بات چیت ہوئی کچھ دیر تک لان میں ٹھلتے رہیں۔۔ پھر رات کے کھانے کا وقت ہوا تو وہ تینوں ڈانگ حال میں آئیں۔۔ سب لوگ وہاں پہلے سے موجود تھے۔۔ ویسے تو ہر کوئی اپنے اپنے پورشن میں کھانا بناتے اور کھاتے تھے لیکن آج حیدر ملک نے سب کی دعوت کی تھی۔۔ عینی ماہم کے ساتھ بیٹھ گئی وہ لوگ اردو میں بات چیت کر رہے تھے ماہم اس سے انگلش میں باتیں کر رہی تھی جس کا جواب وہ دے رہی تھی کھانے میں اس نے "صرف بریانی لی اور کچھ اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔"

رات کا کھانا کھا کر۔۔ پھر وہ گیسٹ روم میں واپس آگئی کپڑے تبدیل کر کے نائٹ سوٹ پہن "لیا ہلکا ڈھیلا ڈھالا ٹراؤزر اور اس پر پُر ڈھیلی ٹی شرٹ۔۔ سائڈ ٹیبل کی دراز سے فون اٹھایا جس پر ایما عزیقہ اور کچھ دوستوں کے میسجز تھے، ان کا رپلائی کر کے اس نے، فون واپس رکھ دیا سے

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

نہیں آرہی تھی، وہ اٹھ کر ٹھلنے لگی۔ پھر کچھ سوچ کر اپنی جیکٹ اٹھائی اور چھت کی، سیڑھیاں چڑھتی دوسری منزل تک آئی۔ پھر تیسری منزل کی سیڑھیاں چڑھتی وہاں پہنچی، وہاں سے باتوں کی آوازیں آرہیں تھیں شاید سب لاونج میں تھے وہ سر جھٹک کر ٹیرس پر آگئی، سارا ٹیرس کھالی تھا لائٹس ساری ٹیرس کی جل رہیں تھیں، ایک طرف تخت پڑا تھا دوسری طرف ایک جھولا، دیوار چھوٹی سی تھی وہ دیوار کے قریب آگئی نیچے نظر پڑی تو وہاں سے گھر کی "دیوار اور لان نظر آرہی تھی وہ کچھ سوچ کر دیوار پر چڑھ کر کھڑی ہوگئی۔ ون۔ ٹو۔ تھری۔۔

"کیا کرہی ہو پاگل لڑکی۔۔ پیچھے سے زار نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔"

"مجھے مرنے دیں پلیز۔۔ عینی کی آواز گھٹی ہوئی تھی۔۔"

"مرنا اتنا آسان نہیں نیچے آؤ مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔"

"عینی زار کا ہاتھ پکڑ کر نیچے اتری تو زار اسے لیے تخت پر بیٹھ گئی۔۔"

تمہیں پتہ ہے۔ کچھ سال پہلے میں بھی یہی بے وقوفی کرنے جا رہی تھی، لیکن مجھے میرے اللہ نے بچا لیا۔ وہ ہی ہے جو ہمیں موت اور زندگی دے سکتا ہے۔۔ زار کی آواز میں بے حد نرمی تھی "ایسے کے اس کی آواز دل میں اترتی محسوس ہوتی۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"آپ کیوں کر رہیں تھیں خود کشی۔۔۔ عینی نے تھوڑی دیر بعد اس سے پوچھا۔۔۔"

ناشکری ہو گئی تھی اپنے رب کی نعمتوں کو جھٹلا رہی تھی، اس کا احساس تب ہو جب میرے " شوہر کا انتقال ہو گیا میں اس سے لڑ کر یہاں آئی تھی، "سلیپنگ پلز کھا کر خود کشی کرنے کی کوشش کی مینے، وہ مجھے دیکھنے ہی ہا سپٹل آر ہا تھا اللہ تعالیٰ کے قریب ہی میں تب ہوئی۔۔۔ زارا "بات کے آخر میں بے حد اداس ہوئی۔۔۔"

اچھا چلو نیچے چلیں ٹھنڈ بہت ہو گئی ہے اور تم میرے روم میں میرے ساتھ سوؤ گی میں تمہیں " ایسے نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔"

"نہیں آپ پریشان نا ہو میں ٹھیک ہوں۔۔۔ عینی نے جواب دیا۔۔۔"

نہیں مینے کہا نا اب آج سے تم میرے کمرے میں رہو گی۔۔۔ زارا نے نرمی سے مسکرا کر اس کو " کہا۔۔۔"

"تو عینی بھی اس کو منا نہیں کر پائی۔۔۔"

زارا اس کو لیے اپنے روم میں آئی صبا بیگم کے روم کے برابر میں زارا کا روم تھا اور اس کے " سامنے ایک اور روم تھا۔۔۔ وہ بند تھا شاید۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

زارا کا روم اچھا سیٹ کیا ہوا تھا ہر چیز نفاست سے سیٹ کی ہوئی تھی۔۔ زارا اس کا تکیہ درست " کر کے اس کو سونے کا کہہ کر خود صبا بیگم کے روم میں گئی۔۔

آج خدیجہ کا مہندی کا فنکشن تھا ہر طرف حال میں ہل چل مچی ہوئی تھی یلو تھیم میں حال کو " سیٹ کیا ہوا تھا خدیجہ کو برائیڈل روم میں بیٹھایا گیا تھا عفان والے ابھی تک نہیں آئے تھے آج نکاح بھی تھا خدیجہ کا۔۔ ماہم گرین کلر کے لہنگا چولی میں تھی۔ زارا نے پنک شلوار قمیض پہنے تھے زوبیہ چھوٹے حشام کو لیے انتظامات کا جائزہ لے رہی تھی عینی نے ریڈ اور اورنج کنٹراس۔۔ کا لہنگا چولی پہنا تھا اور ایک سائیڈ پر ہو کر بیٹھ گئی وہ مشکل سے یہ ڈریس کیری کیے ہوئے تھی میک بھی اس نے خود کیا تھا ہلکا پھلکا۔ زید باقی کزنز کے ساتھ ادھر ادھر گھوم پھر رہا تھا، سب لڑکوں نے بلیک کلر کے شلوار قمیض پہنے تھے اور اس پر یلو مفلر گلے میں ڈالے ہوئے تھے زید " نے اتار کر کہیں رکھ دیا تھا۔۔

ماہم عینی کے پاس آئی تو عینی بیزار سی بیٹھی ہوئی تھی۔ خاندان کی کچھ عورتیں اس سے اردو میں " بات چیت کرنے کی کوشش کرتیں لیکن وہ کچھ سمجھ نہیں پاتی تھی۔۔۔

"عینی چلو خدیجہ کو لیکر آتے ہیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"کہاں سے۔۔ عینی نے بھنویں اچکا کے پوچھا۔۔"

"برائیڈل روم میں ہے۔۔"

"او کے لیکن یہ ڈریس مجھے بہت تنگ کر رہا ہے میں چل بھی نہیں پارہی۔۔"

"اف لڑکی تم اس لہنگے کے دونوں جانب ہاتھ ڈال کر تھوڑا آرام سے اٹھا کر چلورات کو تو تمہیں"
"پریکٹس کروائی تھی۔۔"

"میں بھول گئی نا۔۔ عینی نے معصومیت سے جواب دیا۔۔"

"اوہ میری بہن تم اتنی معصوم کیوں ہو باقی گوریاں بڑی تیز ہوتی ہیں۔۔"

"گوریاں؟۔۔ عینی نے نا سمجھی سے کہا۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہم باہر کے لڑکیوں کو گوریاں کہتے ہیں۔۔ ماہم نے مسکرا کر کہا۔۔ اب چلو جیسے میں چلوں"
"تم میرے پیچھے چلنا۔۔ ماہم نے اس کو تاکید کی۔۔"

"عینی اس کے پیچھے چلتی چلتی برائیڈل روم تک آئی جہاں خدیجہ کے ساتھ زویا اور زوبیہ بیٹھیں"
"تھیں۔۔"

"عینی آتے ساتھ ہی ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اوہ بہن اٹھو خدیجہ کو لیکر بھی جانا ہے۔۔۔ ماہم نے عینی کو کہا۔۔۔"

"کیا مطلب اب میں واپس بھی جاؤں گی۔۔۔"

ہاں ناوہ بھی خدیجہ کے ساتھ پھولوں کی چادر پکڑتے ہوئے رات کو وہ وڈیو دیکھائی تھی "نا۔۔۔"

"ہاں پھر مجھے بتاتی میں اپنی کوئی ڈریس پہنتی یہ ہیوی ہے بہت۔۔۔"

"ہاں تاکہ یہاں رشتے دار آنٹیاں بے ہوش ہو جائیں۔۔۔"

"وہ کیوں۔۔۔ عینی نے وہاں سے ہی جواب دیا۔۔۔"

"یہ دیکھو میری ماں میرے جوڑے ہاتھ اب چلو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ماہم کی بات پر کمرے میں موجود سب لڑکیاں ہنسیں۔۔۔"

"اوہو اٹھ رہی ہوں۔۔۔ عینی پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

ماہم زویا زار اور زویہ نے پھولوں کی چادر پکڑی۔ اور عینی بس خدیجہ کے ساتھ پھولوں کی چادر کے نیچے چلی، اسٹیج تک آتے آتے کئی دفعہ عینی لڑکھرائی۔۔۔ پھر آکر اسٹیج پر بیٹھی۔۔۔ کچھ ٹائم یونہی بیٹھی رہی، پھر اس کی بات عفان کی بہن سے ہوئی جو گول گول چشمہ پہنے ہوئے تھی ماہم

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

کو ایک آنکھ نابھاتی تھی۔۔ عینی اور شفق لندن کے بارے میں باتیں کر رہیں تھیں دونوں کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی ایک دوسرے سے واٹسپ نمبرز بھی شیئر کر لیے۔۔ جب نکاح کا ٹائم ہوا تو اس کا سیٹ اپ الگ سے کیا گیا تھا۔۔ بیچ میں ایک پردہ تھا ایک طرف مولوی صاحب۔۔ عفان کے والد۔۔ حیدر ملک۔۔ حماد ملک۔۔ اور دلہن کے بھائی۔۔ عفان۔۔ اور باقی کے مرد حضرات ساتھ تھے تو دوسری طرف۔۔ خدیجہ تھی اس کے ساتھ سب عورتیں تھیں عینی اور ماہم اس کے قریب تھیں نکاح ہو گیا تو عفان اور خدیجہ کو اسٹیج پر بیٹھایا گیا پھر کچھ رسمیں ہوئیں۔۔۔

کھانے کے بعد سب مہمان رخصت ہوئے "تو گھر کے لوگ بھی واپس آگئے گھر آتے ساتھ"

"ہی ماہم چائے اور عینی کو لیکر خدیجہ کے روم میں آگئی۔۔"

www.novelsclubb.com

"خدیجہ چیخ کرنے لگی تھی۔۔۔"

عینی تمہیں اردو بولنا یاں سمجھ میں آتی ہے۔۔ "ماہم نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے"

"کہا۔۔۔"

"نہیں بس باڈی لینگوئج سمجھ جاتی ہوں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"ہمم انٹر سٹنگ آج سے میں تمہیں سکھاؤں گی اردو۔۔۔"

"اوکے۔۔ عینی نے اس بات میں سر ہلایا۔۔۔"

ویسے تم میرے ساتھ میرے روم میں کیوں نہیں رہتی دونوں بہنیں خوب باتیں کریں"
گے۔۔۔

"زارا نے کہا ہے کہ کچھ دن ان کے ساتھ رہوں اس لیے ان کے روم میں رہتی ہوں۔۔۔،"

"اوہ ہو آپنی کہو بڑی ہیں وہ، ہم سب کزنز میں دانی بھائی بھی انہیں آپنی کہتے ہیں۔۔۔"

"لیکن کیوں؟۔۔ عینی نے معصومیت سے کہا۔۔۔"

"تم ابو کا نام لیتی ہو۔۔ ماہم نے اسے مثال دی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں حیدر ملک۔۔ عینی جھٹ سے بولی۔۔۔"

"افف تم بھلا اپنی ماں کو ان کے نام سے پکارتی تھی۔۔۔"

"نہیں ماں کو ماں ہی کہتی تھی۔۔ عینی نے کچھ سوچ کر کہا۔۔۔"

"پھر آپنی کو بھی آپنی کہتے ہیں۔۔ ماہم نے حتمی فیصلہ سنایا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"او کے میں کہہ لوں گی۔۔ آپہی۔۔"

"اونو آپہی نہیں۔۔ آ۔۔ پی۔۔ ماہم نے اسے ٹوکا۔۔"

"او کے آئے ٹرائے مائے بیسٹ۔۔ آ آپہی۔۔"

"یس یہ کی نامیری بہن والی بات۔۔"

"خدیجہ باتھ روم سے کپڑے تبدیل کر کے آئی پیلا ڈوپٹہ سر پر پھیلائے ہوئے تھی۔۔"

"خدیجہ کل میں تم اور عینی ایک ساتھ تیار ہو کر انٹری دیں گے۔۔"

"ہاں ٹھیک ہے۔۔ خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔"

"اور اس کا ہز بینڈ وہ ہو گا نا ساتھ۔۔"

www.novelsclubb.com

ماہم نے قہقہہ لگایا۔۔ ان کی انٹری الگ ہو گی میرے ساتھ چلو میرے روم میں میں تمہیں"

"سب سمجھاتی ہوں۔۔"

"ابھی تو میں زارا۔۔ آ۔۔ پی۔۔ کے پاس جا رہی ہوں۔۔"

"اچھا تم وہاں چلو میں لیپ ٹاپ وہاں لے آتی ہوں۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"او کے بائے خدیجہ۔۔ ماہم اسے بائے کہتی باہر نکل گئی۔۔"

"بائی۔۔ خدیجہ نے مسکرا کر کہا۔۔"

"آج خدیجہ کی رخصتی تھی عینی اور ماہم خدیجہ کے ساتھ ہی تھیں"

زید سارے ہال کے انتظامات دیکھ رہا تھا فون ہاتھ میں اٹھائے ہوئے تھا کے دانیال کا نمبر"

"سکرین پر نظر آیا۔ وہ کال پک کرتا ہال کی سائیڈ پر آیا۔۔"

"ہیلو زید ہال کی لوکیشن کیا ہے سینڈ کر دو اور خدیجہ کہاں ہے۔۔"

"اسے ڈرائیور پارلر سے لینے گیا ہے آپ کہاں ہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں کراچی پہنچنے والا ہوں لوکیشن بھیجو۔۔"

"او کے میں ابھی بھیجتا ہوں۔۔"

"کال کاٹ کر زید نے دانیال کو لوکیشن سینڈ کی اور پھر سے انتظامات دیکھنے لگا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

عینی خدیجہ اور ماہم کے ساتھ ہال آگئی۔ جہاں اس کو شفق مل گئی وہ اس سے باتوں میں لگ گئی " ماہم اور زویا برائیڈل روم میں دلہن کے ساتھ تھیں زید دانیال کو وہاں لے آیا۔۔ " خدیجہ کے " سر پر دانیال نے ہاتھ رکھا جو کے وہ ہمیشہ رکھا کرتا تھا۔۔"

" یہ کیا دانی بھائی آپ آج بھی یونیفارم میں آئے ہیں۔۔ ماہم زیادہ دیر چپ نارہ سکی " " واپس جانا ہے ابھی کے ابھی۔۔ "

" واٹ؟۔۔ لیکن کیوں ابھی تو آئیں ہیں۔۔ خدیجہ نے منہ پھلائے کہا۔۔ "

کچھ گھنٹوں کی لیو پر آیا ہوں وہاں کام بہت ہے " ورنہ میں تو خود ترس گیا ہوں یہاں کے کھانے " " وغیرہ کے لیے۔۔ "

" بھائی چھوڑ دیں اس جا ب کو آپ ہم سے الگ ہو گئے ہیں بلکل۔۔۔ "

" استغفر اللہ لڑکی ملک سے غداری کا کہہ رہی ہو۔۔۔ "

" نہیں تو آپ ہمیں ٹائم نہیں دیتے۔۔۔ "

" بس میری جا ب ہی ایسی ہے پھر کبھی ملیں گے۔۔ امی کہاں ہے۔۔۔ "

" پھوپھو تو باہر ہیں۔۔۔ "

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اچھا۔۔ زید بلا لاؤ امی کو ان سے مل لوں۔۔۔"

"وہ یہاں پاس میں ہی کسی آنٹی کے ساتھ کھڑیں ہیں آپ چل کر مل لیں۔۔ زید نے کہا۔۔"

"اچھا چلو مجھے دیر ہو رہی ہے دانیال نے کیپ پہنتے ہوئے کہا۔۔۔"

ہاں چلیں۔۔"

"پھر کب ملیں گے دانیال بھائی۔۔ ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔"

"زندگی رہی تو۔۔ دانیال نے بھی وہیں سے کہا۔۔۔"

"افف یہ ڈائیلاگ مارنا نہیں بھولے۔۔۔"

نہیں اور کبھی بھولوں گا بھی نہیں۔۔ دانیال باہر نکل گیا تو ماہم خدیجہ کا ڈوپٹہ ٹھیک کرنے "لگی۔۔۔"

"عینی بیٹھی بور ہو رہی تھی شفق بھی کہیں چلی گئی تھی اور ماہم کا اتہ پتہ نہیں تھا۔۔۔"

اس کی نظر داخلی جگہ پر گئی وہاں صبا بیگم کے ساتھ کوئی پاکستان آرمی کے لباس میں کھڑا تھا "پشت عینی کی طرف تھی وہ چہرہ نہ دیکھ پائی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

دانیال صبا بیگم سے ملا تو وہ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں، زید نے زر نور بیگم کو بھی بتایا وہ بھی "آئیں تو دانیال ان سے بھی ملا۔۔۔"

"کیا ہو گیا ہے دانیال بیٹا اتنے کمزور ہو گئے ہو۔۔۔"

"مامی اتنا سمارٹ تو ہو گیا ہوں۔۔۔ اسے مسکرا کر زر نور بیگم کو کہا۔۔۔"

کان کھینچو گی تمہارے سمارٹ بن رہے ہو۔۔۔ زر نور بیگم کے بجائے جواب صبا بیگم نے "دیا۔۔۔"

"اچھا اب چلتا ہوں دیر ہو رہی ہے مجھے۔۔۔"

"ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے ہو ہر وقت آتے ساتھ ہی جانے کی لگی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ابھی جانا ضروری ہے پھر کبھی سہی۔۔۔"

"اچھا جاؤ اللہ کے امان میں۔۔۔"

"صبا بیگم سے مل کر وہ حال سے باہر نکل گیا۔۔۔"

"شادی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا خدیجہ کو اسٹیج پر ماہم اور زویا لیکر آئیں۔۔۔"

"رسمیں ہوئیں پھر آیا رخصتی کا ٹائم۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

رخصتی ایک ایسا موومنٹ ہوتا ہے جس میں اپنے تو سب پر اے بھی ایمو شنل ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"اور خدیجہ تھی بھی سب کی لاڈلی۔۔۔"

زید نے قرآن پاک تھام رکھا تھا، زین اس سے ملا پھر حماد ملک بیٹی سے ملے، پھر زرنور زرینہ"

بیگم اور صبا بیگم، باقی سب لوگ اس سے ملے ایک، ماہم ہی نہیں مل رہی تھی، خدیجہ نے جب اس کا پوچھا تو بھی وہ نہیں گئی برائیڈل روم میں بیٹھ گئی۔ سب کی دیکھا دیکھی عینی بھی اس کے ساتھ آکر ملی۔۔۔"

"رخصتی ہو گئی وہ لوگ سب گھر آگئے اور خدیجہ اپنے گھر چلی گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔"

"عینی زارا کے ساتھ اس کے روم میں چلی آئی۔۔۔"

زارا کا کمرہ بہت ہی نفاست سے سیٹ کیا گیا تھا "ایک سائیڈ اسٹڈی ٹیبل تھی جس پر ایک دو" کتاب، اور ایک خوبصورت سلپینسل گلاس پڑا تھا تسبیح اور کچھ چھوٹی موٹی چیزیں پڑی تھیں زارا

"جب چنچ کر کے باہر نکلی تو اس کے ہاتھ پیر گیلے تھے وہ وضو کر کے آئی تھی۔۔۔"

"تم ابھی تک نہیں سوئی۔۔۔ زارا نے عینی کو جاگتا دیکھ کر پوچھا۔۔۔"

"نیند نہیں آرہی پتہ نہیں کیوں اور فرینڈ سے بھی بات کرنی تھی لیکن شاید وہ بڑی ہے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اچھا۔۔ زار نے شیف سے قرآن پاک اٹھاتے ہوئے کہا۔۔"

"آپ کیا کر رہے ہیں۔۔ عینی نے اس سے پوچھا۔۔"

"قرآن پاک کی تلاوت۔۔ انہوں نے مسکرا کر کہا۔۔"

"روز کرتی ہیں۔۔"

"ہاں میں جب ٹوٹی اور زخمی تھی قرآن پاک نے میری ہیلنگ کی مجھے سمیٹا۔۔"

"حیرت ہے ایک کتاب بھی انسان کو ہیل کر سکتی ہے۔۔ عینی نے تجسس سے پوچھا۔۔"

کسی کتاب کے بارے میں نہیں کہہ سکتی لیکن قرآن پاک کرتی ہے انسان کو اپنا آپ مل جاتا"

"ہے وہاں۔۔ زار نے نرمی سے مسکرا کر اسکی طرف دیکھا۔۔"

www.novelsclubb.com

"پتہ ہے آپ کو میں ان سب چیزوں کو نہیں مانتی۔۔"

"ایک دن مان جاؤ گی۔۔ زار نے قرآن پاک کھولتے ہوئے کہا۔۔"

"نیور مجھے نہیں لگتا۔۔ وہ کندھے جھٹکے ہوئے اٹھی۔۔"

"کہاں جا رہی ہو؟،، زار نے پچھلی بات کا اثر زائل کرتے ہوئے کہا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"میری فون کا چارج بھول گئی ہوں میں نیچے وہ ہی لینے جا رہی ہوں۔۔۔"

"اچھا جاؤ۔۔۔"

یعنی نیچے چلی گئی، اس کے قدموں کی چاپ اب ہلکی سی ختم ہو گئی زارا کے دل سے بے ساختہ "دعا نکلی اس کے لیے۔۔۔"

خدیجہ کی شادی کو ہوئے ایک ہفتہ گزر چکا تھا، آج لاسٹ دعوت حسین ولہ میں تھی انکی اس "کے بعد وہ لوگ لندن جانے تھے۔۔۔"

"وہ لوگ سب کھانے کی میز پر بیٹھے تھے سربراہی کرسی پر حیدر ملک تھے۔۔۔"

کھانا کھاتے ہوئے سب آپس میں باتیں کر رہے تھے یعنی خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی جب "اسے شفق نے پکارا۔۔۔"

"یعنی کب تک یہاں ہوگی تم۔۔۔ شفق نے اس سے پوچھا۔۔۔"

"قرآن لے لیں اب یہاں رہے گی بیٹا۔۔۔ جو اب حیدر ملک نے دیا تھا۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی نے ان کی جانب دیکھا۔۔۔"

"پھر انکل یہ لائبریریا بنے گی۔۔۔ شفق نے حیدر ملک کو جواب دیا۔۔۔"

"ہاں یہ میری بیٹی ہے سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔ حیدر ملک نے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔"

"وہ تو ہے آخر کار آپ ایک بزنس ٹائیکون ہیں۔۔۔ یاسر صاحب نے ان کو سرھایا۔۔۔"

"بس اللہ کا شکر ہے۔۔۔ حیدر ملک نے کہا۔۔۔"

"عینی کی فون پر رنگ ہوئی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"

"بیٹا کھانا تو کھاتی کہاں جا رہی ہو۔۔۔ زر نور بیگم نے اس کو کہا۔۔۔"

"میری فرینڈ کی کال ہے۔۔۔ اس نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ باہر آئی اور کال اٹینڈ کی۔۔۔ ہیلو میری کال کیوں نہیں پک کی۔۔۔"

"یار پوچھو ہی نا کورٹ سے گھر اور گھر سے کورٹ یہی روٹین رہتی ہے میری۔۔۔"

"اچھا کب بتایا ہی نہیں تم نے اور سوزی کیا کر رہی ہے آج کل۔۔۔"

"وہ شادی کر رہی ہے تم آرہی ہونہ۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

"ارے واہ میں دیکھو نگی آنا ہوا تو ضرور۔۔۔"

"تم کیا کر رہی ہو۔۔۔"

"میں فلحال کچھ نہیں مجھے کچھ وقت چاہیے میں ابھی کچھ کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔۔۔"

ہم دیکھو عینی اپنی طرف توجہ دو، یار اپنے آپ کو دیکھو چھوڑ دو ان سب کو واپس چلی"

"آؤ۔۔ عزیزقہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔"

"نہیں یار میں اپنی ماں کا بدلہ لیے یہاں سے نہیں جاؤں گی۔۔ عینی نے اٹل لہجہ میں کہا۔۔۔"

"تم یہ نہیں کر سکتی عینی تم نرم دل ہو سخت بننے کی کوشش مت کرو ٹوٹ جاؤ گی۔۔۔"

"میں ٹوٹ چکی ہوں عزیزقہ اور ٹوٹی ہوئی چیز دوبارہ نہیں ٹوٹی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

چیزیں نہیں ٹوٹی لیکن انسان جب دوبارہ ٹوٹتا ہے تو کرچی کرچی ہو جاتا ہے اور کرچیاں سمیٹتے"

"ہوئے روز زخمی ہوتا ہے۔۔ عزیزقہ نے کہا۔۔۔"

اور مینے فیصلہ کر لیا ہے عزیزقہ میں روز کرچیاں سمیٹوں گی اور روز زخمی ہو نگی۔۔ عینی کے لہجے"

"میں ناکوئی ڈر تھا نا خوف۔۔۔"

"مت کرو اپنے ساتھ یہ ظلم یار لوٹ آؤ۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

میں کوئی مظلوم تھوڑی ہوں میں خود قیامت بن کر آئی ہوں ان پر بس مجھے تھوڑا وقت درکار "

"ہے اچھا میں رکھتی ہوں فون۔۔۔"

آخری الفاظ اتنے سخت کہے کہ عزیزقہ کو جھر جھری آئی۔۔ اوکے بائے میں بھی چلتی "

"ہوں۔۔۔"

عینی نے بنا کوئی جواب دیے کال کاٹ دی۔ پھر پیچھے مڑ کر دیکھا ملک فیملی کمپیٹ لگ رہی "

تھی۔ وہ سر جھٹک کر گیٹ روم کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس کو وہاں نہیں بیٹھنا تھا وہ بیگ لینے

"چلی گئی۔۔۔"

کچھ دیر بعد وہ ملک ہاؤس سے بہت دور تھی۔ پیدل چلتے چلتے وہ کسی مارکیٹ تک آگئی تھی۔ "

کوئی ہفتہ وار بازار لگی ہوئی تھی وہ اندر داخل ہوئی جگہ جگہ اسٹالز لگائے گئے تھے اور ان پر مختلف

"قسم کی چیزیں پڑی تھیں۔۔۔"

اسے مغربی لباس میں ملبوس دیکھ کر لوگ اس سے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں باتیں کر رہے "

"تھے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

یہ بات نہیں تھی کہ کراچی میں مغربی لباس نہیں پہنتے تھے پہنتے تھے لیکن اس مارکیٹ میں وہ "مغربی لباس والی لڑکیاں عبایا پہنے آتی تھیں انکی نظر میں شاید پردہ یہاں لازمی تھا۔۔"

"باجی ڈیو لائیک ڈس فرائک۔۔ ایک دوکاندار نے اس کو متوجہ کیا۔۔"

"مجھے اردو بولنا آتا ہے۔۔" عینی نے اردو میں بات کی۔۔"

"اچھا باجی آپ کیا لیں گی۔۔ دکاندار بھی اس بار اردو بولا۔۔"

مجھے وہ سفید رنگ کا لباس دیکھائیں۔۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے سفید رنگ کے گھیرے "دار فرائک کی جانب اشارہ کیا۔۔"

"باجی یہ تورنگنے کے واسطے رکھا ہے مینے سفید تو کفن ہوتا ہے۔۔"

مجھے چاہیے۔۔ کیونکہ سفید رنگ میں بہت طاقت ہوتی ہے سفید رنگ امن کارنگ "www.novelsclubb.com

ہے۔۔ سفید رنگ سیاہی کو ختم کرتا ہے۔۔ سفید رنگ خوبصورتی کو نمایا کرتا ہے۔۔ عینی نے "مسکرا کر کہا۔۔"

"ارے آپ کو تو پکی اردو آتی ہے لگتا ہے آپ اصل میں اردو ہیں۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

کیونکہ میں نے تین ماہ رات دن ایک کر کے اُردو سیکھی ہے۔۔ اس نے بس مسکرائے پر ہی اتفاق " "کیا سوچا دل میں۔۔۔"

"دکاندار نے فراک پیک کر کے اس کو تھمایا یعنی پیمنٹ دے کر آگے بڑھ گئی۔۔۔"

کچھ آگے چل کر وہ تھکنے لگی تو کچھ دیر وہاں کھڑی رہی۔۔ یہ تھا میں روڈ اس نے آس پاس " نظریں دوڑائیں کوئی گاڑی وہاں نہیں تھی، اور نہ ہی اس کی فون ایکٹو تھی کے وہ کوئی رائیڈ بک "کرواتا۔۔ اس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔۔۔"

"می یور بیگ۔۔ یعنی نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ give یہی بیوٹیفل لیڈی"

"چل نکل۔۔ یعنی نے اپنا بیگ سختی سے بھینچ لیا۔۔۔"

"ابے یار اس کو اُردو آتی ہے ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کے کان میں سرگوشی کی۔۔۔"

"ابے گن نکال گوری ہے ڈر جائیگی۔۔۔"

"اس سے پہلے وہ لڑکا گن نکالتا یعنی نے گن نکال کر سیدھا ان دونوں پر تان لی۔۔۔"

"تمہاری اس پلاسٹک کی گن سے کئی گنا زیادہ ہے میری گن اگر کچھ بھی آگے کیا تو میرے ایگ"

"ٹریگر دبانے کی دیر ہوگی اور گولی سیدھا تمہارا دماغ چیرتی ہوئی نکلے گی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ارے یار اس کے پاس گن ہے بھاگ۔۔ لڑکے نے گن جیکٹ میں رکھی اور بائیک چلانے "والے کو کہا۔۔"

ہاں بزدل۔۔ عینی گن اڑس کر آگے چل دی کچھ دیر چلنے کے بعد اس کو زید اور ماہم نظر "آئے۔۔"

"عینی یار کہاں تھی تم ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہماری ٹانگیں درد کر رہی ہیں۔۔"

ایسے ہی بس کچھ دل گھبرا رہا تھا تو باہر نکل گئی۔ پھر آگے مارکیٹ تھی اس سے ایک فراک "لیا۔۔"

"ہیں؟ اتوار بازار سے لیا۔۔ ماہم نے اس کو دیکھ کر کہا۔۔"

"ہاں مجھے اچھا لگا تو مینے لے لیا۔۔ اس نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔۔"

"اچھا ٹھیک میں سوچ رہی تھی کل ہم شاپنگ پر چلیں اور کل تو زید بھی فری ہے۔۔"

"ہاں تو میں تمہارا مفت کانو کر نہیں جو کل خوار ہوں۔۔ زید نے دانت پستے ہوئے کہا۔۔"

"عینی نے مسکرا کر ان کو دیکھا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

زید بولتے بولتے رکایہ یہ اُردو سمجھ رہی ہے۔۔ تم اُردو بول سکتی ہو اس نے انگلش میں "پوچھا۔۔"

"نہیں تو۔۔ اس نے کندھ اچکائے۔۔"

"ہممم اب چلو گھر تیا جان انتظار کر رہے ہیں۔۔"

"او کے چلو عینی اس کے پیچھے ہو لی ماہم بھی اس کے ساتھ تھی۔۔"

دانیال اس وقت شوٹنگ گراؤنڈ میں کھڑا تھا۔ سامنے اسکے ایک انسانی نقشے کا پتلہ ٹنگا ہوا تھا اسکا "www.novelsclubb.com" ایک ہاتھ سیدھا تھا جس میں گن تھی۔۔، نشانہ لیکر اس نے ٹریگر دبایا گولی سیدھی جا کر نشانے پر لگی۔۔"

، واہ لڑکے تم تو چھا گئے۔۔ عمر نے اسے سر ہایا۔۔"

"ہممم ابھی اور بہتر کرنا ہے۔۔"

"نہیں یار بلکل ٹھیک ہے۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"تم بتاؤ کیا رپورٹ ہے۔۔ اس نے دوبارہ نشانہ لیتے ہوئے کہا۔۔"

انتیاز چشتی کراچی میں چھپا ہوا ہے۔۔ اس نے تھوڑی آنکھیں چھوٹی کر کے نشانے پر
"دیکھا۔۔"

تیاری کرو، ہمیں وہاں جانا ہے اسکے سارے نمبر زٹریس کرواؤ ہمیں آج ہی اس کو گرفتار کرنا
"ہے۔۔"

"پنجاب کا سابق ایم این اے رہا ہے۔ اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آئیگا۔۔"

تم بھول رہے ہو عمر میں اس سے پہلے کئی سیاسی رہنماؤں کو گرفتار کیا ہے۔۔ اس نے ہیزل،
"براؤن آنکھیں چھوٹی کر کے عمر کو دیکھا۔۔"

"وہ تو ہے تمہارا تو نام ہی کافی ہے پھر کب کرنا ہے ریٹ۔۔ عمر نے دانیال کو کہا۔۔"

"آج رات۔۔ دانیال نے ٹریگر دبا یا اور نشانہ سیدھا جا کر اسی جگہ لگا جہاں پہلے لگا تھا۔۔"

"گن لیکر وہ واپس مڑا واپسی کے لیے۔۔ عمر اس کے ہم قدم ہوا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

آج عینی ماہم کے ساتھ گھر کے نزدیک پارک میں آئی تھی۔ وہاں لوگ گھوم پھر رہے کچھ کپلز " تھے۔ تو کچھ بچے اپنی ماؤں کے ساتھ تھے ایک کونے میں لڑکی بچوں کو پڑھا رہی تھی۔۔۔

"یہ بچے یہاں کیوں پڑھ رہے ہیں۔۔۔ عینی نے ماہم سے پوچھا۔۔۔"

یہ لڑکی انہیں پڑھاتی ہے کیوں کہ انکے والدین صبح کو انہیں گھر سے کمانے کے لیے نکال دیتے " ہیں۔۔۔

"لیکن یہ بچے شام کو یہاں چھپ کر آتے ہیں اس لڑکی کے پاس پڑھنے۔۔۔"

"اچھا میں سمجھتی تھی کہ یہاں کے لوگ سنگ دل ہیں لیکن یہاں انسانیت ہے۔۔۔"

"کیا مطلب یہاں کے لوگوں کو تم کیا سمجھتی ہو۔۔۔ ماہم نے آبروتر چھی کر کے اسے دیکھا۔۔۔"

بے وفا ظالم اور دوسروں کے جزیبوں سے کھیلنے والے۔۔۔ عینی بنا اس کی طرف دیکھے ہوئے کہے " جارہی تھی۔۔۔

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے۔۔۔ ماہم نے اس سے پوچھا۔۔۔"

"چلو ان بچوں کی طرف چلتے ہیں۔۔۔ عینی اٹھی دو قدم آگے بڑھی۔۔۔"

"تم نے جواب نہیں دیا عینی۔۔۔ ماہم نے پیچھے سے آواز دی۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

هر جواب دینے کا وقت ہوتا ہے اور تمہیں وقت پر جواب دوں گی۔۔ عینی نے بناپلٹے اسے کہا " اور آگے بڑھ گئی۔۔۔"

"ماہم ٹھنڈا سانس لیکر رہ گئی۔۔۔"

رات کا وقت تھا اور کراچی کی سڑکیں بھری پڑی نہ ہو۔ ممکن نہیں۔ یہ روشنیوں کا شہر تھا " لیکن اس وقت کراچی کا یہ علاقہ سنان پڑا تھا دو کالی گاڑیاں ایک بنگلے کے باہر رکھیں دروازہ اندر سے لاک تھا دانیال نے بیل پر ہاتھ رکھا اور بجایا۔۔۔"

"دروازہ چوکیدار نے کھولا۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ چوکیدار نے لال ہوتی آنکھوں سے دیکھا۔۔۔"

"دانیال نے اس چوکیدار کو دکھا دیا اور اندر داخل ہو اساتھ باقی ٹیم کو اشارہ کیا۔۔۔"

"جب وہ لاونج میں پہنچا تو لاونج خالی تھا۔ پھر آگے بڑھا ہاتھ میں گن اٹھائے ہوئے۔۔۔"

"عمر اور اس کی ٹیم نے گھر کی تلاشی لینی شروع کی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

دانیال نے اسٹڈی روم کا دروازہ دھکیلا اور دروازہ ہلکی چرچراہٹ سے کھل گیا سامنے کا منظر " واضح تھا۔۔۔"

"تمہارا کھیل ختم امتیاز چشتی۔۔ دانیال نے گن تان لی اس پر۔۔۔"

کیا کہہ رہے ہو لڑکے اور تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر میں گھسنے کی۔۔ امتیاز چشتی نے " نشے میں دھت کہا۔۔۔"

دانیال نے اس کے جبرے پر مکار سید کیا۔۔ ایسے۔۔ دانیال نے جھٹکے سے اس کو گریبان سے " پکڑ کر اٹھایا۔۔۔"

تم جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے " کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہاں تم ایک گھٹیا گرے ہوئے اور انتہائی زلیل انسان ہو۔ اب چلتے ہو سیدھی طرح سے یاں " وہی اپنی زلالت دکھاؤ گے۔۔ دانیال نے ابھی تک اس کا گریبان پکڑا ہوا تھا۔۔۔"

"کہاں چلنا ہے۔۔ اس کی زبان پھسل رہی تھی نشا کرنے کی وجہ سے۔۔۔"

"تمہارے اعزاز میں تقریب رکھی ہے وہاں تقریر کرنی ہے چلنا ہے۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ہاں نہ چلو۔۔ اس نے مسکرا کر کہا۔۔"

"دانیال نے سادہ لباس اہلکار کو اسے ہتھکڑی لگانے کو کہا اور خود باہر نکل آیا۔۔"

"ہاں عمر تلاشی لے لی۔۔ اس نے عمر سے پوچھا۔۔"

"ہاں کیپٹن دانیال بہت سی ایسی چیزیں ملی ہیں جو اس کا کردار مشکوک بنا رہی ہیں۔۔"

"ہممم ساری چیزیں اپنی تحویل میں لے لو۔۔ اس نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔"

"وہ ہم نے لے لی ہیں میری ٹیم کے پاس ہیں۔۔ عمر نے اس سے کہا۔۔"

"ہمیں چلنا ہو گا اس سے وہ باتیں اگلوانی۔۔ جن بھی بے گناہ لوگوں کا خون بہایا گیا ہے اس سب"

"کا سنے جواب دینا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں بہت بھالیان لوگوں نے غریبوں کا خون۔۔ عمر نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔۔"

"دانیال نے امتیاز چشتی کو پولیس کے حوالے کیا۔ کیونکہ آگے کا کام انکا تھا۔ اور خود واپس اسلام"

"آباد کی راہ لی سب سے ملے بغیر۔۔"

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

دن ہفتوں اور ہفتے مہینوں میں گزر گئے ماہم اور زید واپس یونیورسٹی جانے لگے حامد ملک اور "حیدر ملک گاؤں گئے ہوئے تھے۔۔۔"

عینی پارک روز جاتی تھی اس کی عائمہ کے ساتھ دوستی ہو گئی تھی (ٹیوشن پڑھانے والی لڑکی)"

"آج بچوں کو عینی پڑھا رہی تھی عائمہ کسی رشتے داروں کی شادی پر گئی ہوئیں تھی۔۔۔"

"ہیلو بچوں کیا حال ہیں۔۔۔ عینی نے اپنا بیگ کرسی پر رکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"ہم ٹھیک ہیں میم آپ کیسی ہیں۔۔۔ سب بچوں نے ہم کلام ہوئے۔۔۔"

میں بھی ٹھیک ہوں۔ تو بچوں ہوم ورک کس نے کیا سب اپنی بکس دیکھائیں مجھے۔۔۔ اس نے"

"ڈسٹر سے بلیک بورڈ صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"سب بچوں نے اس کو بکس دیکھانی شروع کی۔۔۔"

"گڈ سب بچے اب بیٹھ جائیں پہلے ہم آج کسی چیز کے بارے میں بات کریں۔۔۔"

ہیومن پارٹس کے بارے میں۔ ایک بچہ بولا۔ عینی نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔ ویری"

"گڈ اس نے بچے کو سرھایا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اس نے انسانی مجسمہ بنایا بورڈ پر۔ پھر اس کے اندر کے اوزہ بنائے۔ دل ہم ہمیشہ تکون کی ترہاں " بناتے ہیں۔ لیکن اس دل سے اصل دل کی شکل بلکل مختلف ہے۔ اس نے دل بنایا۔ آج ہم دل پر بات کریں گے۔ دل ایسی چیز ہے کے ہمارے ساتھ کچھ غلط ہونے جاتا ہے تو دل کی طرف سے ہمیں پتہ چل جاتا ہے۔ اور مزے کی بات بتاؤں ہمیں سب سے زیادہ تکلیف اس دل کی وجہ سے " ہوتی ہے۔ اس نے مسکرا کر بچوں کی طرف دیکھا۔۔۔

"پر کیسے میم ہمارہ دل ہمیں کیسے تکلیف پہنچاتا ہے۔۔ ایک بچہ معصومیت سے بولا۔۔۔"

اس نے مار کر کاڈھکن بند کر کے ٹیبل پر رکھا۔ وہ ایسے کے ہمارہ یہ دل ان چیزوں پر آجاتا ہے جو " ہمارے لیے ہوتی ہی نہیں۔۔ تم لوگ بتاؤ کبھی کوئی ایسی چیز پسند آئی۔۔ اس نے بچوں سے "پوچھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بہت سے بچوں نے ہاتھ اٹھائے۔۔ اچھا صائم تم بتاؤ کونسی چیز تمہیں اچھی لگی۔۔ اس نے ایک "گیلو سے بچے سے پوچھا۔۔۔"

میم میرا دل ہمارے پڑوسیوں کے کبوتر پر آگیا۔ لیکن اگلے دن وہ کبوتر ہی مر گیا۔ اس نے بچے " نے معصومیت سے کہا۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اوہ سو سیڈ۔۔ عمار تم بتاؤ۔۔، اس نے دوسرے بچے سے پوچھا۔۔،، میرا دل ایک آنٹی پر آیا" میں کہتا تھا کاش میری امی کی جگہ یہ میری ماں ہوتی لیکن ایک دن ان کے گھر جانے پر معلوم ہوا کے اچھا ہوا وہ میری ماں نہیں ہوئی وہ ماں بڑی ظالم تھی۔۔ اس کی بات پر عینی سمیت سب ہنس "دیے۔۔"

زید جو دور سے عینی کو ان بچوں کے ساتھ مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا ان کے قریب آیا۔ عینی تمہیں "اردو بولنا آتی ہے۔۔"

"نہیں تو۔ وہ انگلش میں بات کرنے لگی۔۔"

"تو کیا ان بچوں کو انگلش آتی ہے۔ زید نے بچوں کی طرف اشارہ کیا۔۔"

"کیا تم لوگوں کو انگلش آتی ہے۔ زید نے ان بچوں کو سے پوچھا۔۔"

"عینی زید کے پیچھے کھڑی بچوں کو یس کرنے کے اشارے دے رہی تھی۔۔"

"یسس۔ سب بچے ہم کلام بولے۔۔"

کیا تمہاری میم بہت بری ہیں۔ زید نے دوسرا سوال پوچھا۔ عینی نے پھر سے بچوں کو نوکا اشارہ "کیا۔۔"

زگ زبگ از قلم ایصال بلوچ

نوبچے پھر ہم آواز بولے۔۔"

"گڈاب میں چلتا ہوں تا یا جان بلار ہے ہیں تمہیں۔۔"

"اچھا میں آرہی ہوں تم چلو۔۔ عینی نے زید کو کہا اور پھر سے بچوں کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔"

"عینی کی زندگی مصروف ہو گئی تھی نفرت بدلہ وہ سب کچھ بھلا بیٹھی تھی اب تو وہ حیدر ملک سے
"کئی دنوں نہیں ملتی تھی۔۔۔"

"موبائل کی رنگ پر عینی فون کی طرف متوجہ ہوئی جو میز پر پڑا تھا۔۔"

"فون اٹھا کر پہلے دیکھا۔ حیرت سے بھنویں اکھٹی ہوئیں۔ جلدی سے کال ریسیو کی۔۔"

السلام علیکم کیا آپ قراة لعین حیدر بات کر رہی ہیں۔ پرو فیشنل آواز ایر پیس سے"

www.novelsclubb.com

"ابھری۔۔"

"جی میں ہی بات کر رہی ہوں۔۔"

آپ نے اپلائی کیا تھا ہمارے این جی او میں ہم نے آپ کو اپائنٹمنٹ لیٹر بھیج دیا ہے آپ"

"نیکسٹ ویک سے جوائن کر سکتی ہیں ہمیں۔۔"

"اوہ مائی گاڈ۔۔ عینی خوشی سے اور کچھ کہہ نہیں سکی۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایثال بلوچ

"آپ نے کچھ کہا مس عینی۔۔ مقابل نے شاید اس کی بڑ بڑاہٹ سنی تھی۔۔"

نہ۔ نہیں کچھ نہیں۔ آپ کا بہت شکر یہ میں نیکسٹ ویک سے آپ کو جوائن کرتی ہوں۔۔ عینی"

"نے مسکرا کر کہا۔۔"

کال بند کرتی وہ بچوں کی جانب آئی۔۔ اچھا بچوں میں جا رہی ہوں گھر پھر کل ملتے ہیں۔۔ وہ"

"ٹیبیل سے اپنے سامان سمیٹتے کرا نہیں کہہ رہی تھی۔۔"

"عینی جب گھر پہنچی تو اس کا سامنا حیدر ملک سے ہوا۔۔"

قراۃ لعین مجھے تم سے بات کرنی ہے میرے اسٹڈی روم میں آؤ۔۔ حیدر ملک کی آواز میں"

"معمول خلاف سکتی تھی۔۔"

"میں بزی ہوں تھوڑا بھی نہیں آسکتی۔۔ عینی نے سادگی سے کہا نہ غم نہ غصہ۔۔"

"مینے کہا بھی کے ابھی آؤرنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ حیدر ملک دبا دبا غرائے۔۔"

عینی کو بے تحاشہ خوف آیا کچھ بھی تھا وہ اس کا باپ تھا۔۔ چلیں۔۔ عینی لمحوں میں خود کو کمپوزڈ"

"کر گئی۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

اب وہ کچھ لمحے بعد حیدر ملک کے سامنے کرسی پر براجمان تھی۔ ٹیک لگائے ہاتھ ہنوز سینے پر "باندھ رکھے تھے۔۔۔"

کہیں میں سن رہی ہوں۔۔۔ عینی نے روکھے انداز میں کہا آنکھوں میں اجنبی پن تھا جیسے سامنے "اس کا باپ نہیں کوئی بزنس مین بیٹھا ہو۔۔۔"

"کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔۔ حیدر ملک کچھ لمحے بعد بولے۔۔۔"

"کیسا۔۔۔ عینی نے بہنویں ترچھی کر کے پوچھا۔۔۔"

"تم انجان مت بنو قراة لعین۔۔۔ حیدر ملک اُردو میں بولے تھے۔۔۔"

"عینی کے چہرے پر سایہ سا گزرا۔۔۔"

میں جانتا ہوں تم جس دن سے آئی ہو تمہیں اُردو آتی ہے۔۔۔ کیا تم بتا سکتی ہو کہ تم کیا کرنا"

چاہتی ہو۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی بیٹا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہو یا کچھ بھی مجھے معاف کر

"دو۔۔۔"

حیدر ملک بول کے خاموش ہو گئے اسٹڈی روم میں اتنی خاموشی تھی کہ اگر سوئی گرتی بھی تو"

"آواز ہوتی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

میں تھک گئی ہوں اب بس مجھے آپ کو آج بتانا ہے میں کتنا آپ سے بد ظن تھی۔۔ خاموشی کو " عینی کی آواز نے توڑا۔۔ میں آپ کو بھی بے چین دیکھنا چاہتی تھی جیسے مام کو دیکھتی تھی میں پورے ملک خاندان کو تباہ کرنا چاہتی تھی۔۔ عینی کی آنکھوں سے آنسو گرے سنہری آنکھیں آنسو سے بھر گئیں۔۔ میں آپ کو اپنے جیسا دیکھنا چاہتی تھی جیسے میں برائن کے اپارٹمنٹ میں ڈر کر اٹھ جاتی تھی اور پھر ساری رات مام کو ڈھونڈتی انکی یادیں مجھے سونے نہیں دیتی تھیں۔۔ عینی نے اپنے آنسو صاف کیے۔۔ حیدر ملک کے دل کے مقام پر ٹیپس ابھری۔۔ پر آپ کو پتہ ہے میں یہ سب نہیں کر سکی۔۔ زرنور آنٹی نے مجھے اتنا پیار دیا کہ میں نے مام کے لیے رونا چھوڑ دیا۔۔ ماہم نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا ہر قدم پر ساتھ رہی۔۔ میں ایما کو بھولنے لگی۔۔ ایما میری دوست۔۔ پر ایک مزے کی بات بتاؤں۔۔ عینی سیدھی ہوئی تھوڑا آگے کو جھکی۔۔ اس سب کے باوجود مجھے میرا بچپن کا کھویا باپ نہیں ملا سب مل گئے لیکن افسوس آپ "میرے لیے کبھی تھے ہی نہیں۔۔"

حیدر ملک بھی عینی کی انداز میں سیدھے ہو کر بیٹھے۔۔ اور میں میرا کیا قصور تھا عینی تمہاری ماں " نے مجھے زبردستی اپنی زندگی سے نکالا کیا میں تم لوگوں کے بغیر رہ سکا۔ تمہاری ہر بات مجھے پتہ

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ہوتی تھی تمہارا ہر بر تھڈے مجھے یاد رہتا تھا اور تمہارے وہ گفٹس وہ یاد ہیں تمہیں جو تم دیکھ کر
"پریشان ہو جایا کرتی تھی لیکن پھر بھی سنبھال کر رکھتی تھی۔۔۔"

"تم اسکول جاتے وقت بہت پیاری لگتی تھی کیا تمہیں وہ اسکول والا گفٹ یاد ہیں۔۔۔"

ہاں وہ ایک ڈانسنگ ڈول تھی وائٹ بالوں والی۔۔۔ عینی نے آنسو صاف کرتے ہوئے
"کہا۔۔۔"

عینی مجھے معاف کرو بیٹا میں نے تمہارے معاملے میں بہت کوتاہی کی۔۔۔ میں چاہتا ہوں تم سب
"بھول کر ایک نئی زندگی کی شروعات کرو۔۔۔"

میرا بھی یہی خیال ہے ڈیڈ میں اپنی زندگی کھل کر جینا چاہتی ہوں میں نے اسی لیے فیصلہ کیا ہے "

"جواب کا مجھے جینا ہے۔۔۔"

"تم لائیر بننا چاہتی تھی۔۔۔"

اب نہیں بننا میں نے اپنے سارے خواب آنکھوں سے نوج ڈالے ایک ہفتہ بعد میں این جی او میں
"جو ائن کرنے والی ہوں۔۔۔"

"تم ایسا کیوں کر رہی ہو قرآۃ لعین۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

بس مینے نہیں کرنا کچھ اب آپ بس مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔ عینی اٹھ کھڑی " " ہوئی۔۔ اور میں اب آپ پر غصہ نہیں۔۔۔

"عینی کب کی جاچکی تھی لیکن حیدر ملک وہاں ہی بیٹھے رہے۔۔۔"

آج عینی کا پہلا دن تھا وہ جلدی جلدی سے تیار ہوئی۔ باہر آئی تو سب ناشتے کی میز پر بیٹھے تھے " زر نور بیگم نے اسے ناشتہ کرنے زبردستی بٹھایا۔ سب آج جلدی میں لگتے تھے زین تو ہمیشہ سے " جلدی میں ہوتا تھا۔۔ عینی ہاتھ صاف کرتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"کیا ہو ایڈنا ناشتہ کیوں ادھورا چھوڑ دیا۔۔ صبا بیگم نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔"

"بس دل بھر گیا اب میں جا رہی ہوں زین بھائی آپ مجھے ڈراپ کر دیں گے۔۔۔"

"سوری مجھے دیر ہو رہی ہے تا یا جان کے ساتھ چلی جاؤ۔۔ زین نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔۔"

میں لے جاتا ہوں چلو حیدر ملک اٹھ کھڑے ہوئے اور آگے بڑھ گئے عینی چاررونا چار انکے " پیچھے چل پڑی۔۔ صدر دروازہ عبور کرنے پر عینی کی نظر نیوکار پر پڑی جس پر پنک کلر کی ربن لگی " ہوئی تھی۔۔۔

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

یہ لیں قراۃ لعین حیدر آپ کی سواری۔۔ حیدر ملک مسکرا رہے تھے۔۔ چابی انکے ہاتھ میں " تھی۔۔۔

عینی کے پیچھے سب باہر آئے۔۔ کیسا لگا ابو کا سر پر انزما ہم نے عینی کے گرد بازوؤں حائل کیے " پوچھا۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں تھی۔ عینی نے اپنے آپ پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ یقدم پچپن کی سب " محرومیاں یاد آگئیں تھیں۔۔ اور یہ پچپن کی محرومیاں بڑی خطرناک ہوا کرتی ہیں۔۔۔

حیدر ملک آگے آئے اور عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا چابی اسکے ہاتھ میں رکھی۔۔ تم حیدر ملک " کی بیٹی ہو ملک خاندان کی بیٹی یہ تمہارا گفٹ ہے تمہارے باپ کی طرف سے۔۔ ایک ہاتھ سے " عینی کا ہاتھ تھامے دوسرا اس کے سر پر رکھا۔۔۔

عینی کی آنکھیں نم ہوئیں لیکن آنکھیں چھپک کر نمی پر قابو پالیا۔۔ تھینک یو اس کے لیے اور " آپ سب سے میں ایک بات کہنا چاہ رہی تھی آئے ہوپ کے آپ لوگ میری بات سمجھ لیں گے۔۔ عینی نے خاموش ہو کر سب کی طرف دیکھا سب کے چہرے الجھن کا شکار تھے۔۔ میں ایسی نہیں تھی لیکن مجھے اپنی ماں کی موت نے ایسا بنا لیا میں کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر بدلہ لینے نکلی تھی میں آپ سب لوگوں کی زندگیاں خراب کرنے نکلی تھی لیکن میں یہ نہیں کر سکی میں

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اپنے اندر کے اچھی انسان کو نہیں مار سکی۔۔ عینی اداسی سے مسکرائی میرے اندر کی برائی یہاں آکر مر گئی کیوں ہیں آپ لوگ اتنے اچھے عینی نے آنسو صاف کیے۔۔ ماہم نے عینی کے گرد بازوؤں کا گھیرا تنگ کیا۔۔ مجھے اردو آتی تھی لیکن میں نے آپ لوگوں سے چھپایا میں آپ لوگوں کو جانچنا چاہتی تھی مجھے یاد ہے جب میں یہاں آئی تھی۔ تو سب کتنے خوش ہوئے تھے پھوپھو اور زرنور آنٹی میری تعریف کرتے تھے کبھی کسی نے برا نہیں کہا یہاں تک کے شازیہ نے بھی نہیں۔۔ عینی نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا۔۔ اس لیے میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔

"کیسا فیصلہ حیدر ملک نے عینی سے پوچھا۔۔۔"

"میں یہاں نہیں رہ سکتی میں ایک دھوکے باز ہوں۔۔۔"

زرنور بیگم آگے بڑھ آئیں آنکھوں میں عجیب رنگ تھا جو عینی سمجھنے سے قاصر تھی۔۔ انہوں نے آگے بڑھ کر عینی کو اپنے گلے لگا لیا۔۔ تم ایسے کیسے جاسکتی ہو ہمیں اپنی عادت ڈال کر عینی یہ تو بیوفائی ہوئی وہ الگ ہو کر عینی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"آنٹی میں بہت بری ہوں میں نے آپ لوگوں کی قدر نہیں کی عینی نے آنکھیں صاف کیں۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

ادھر دیکھو میری طرف عینی۔۔ عینی نے فوراً زور بیگم کی طرف دیکھا۔۔ کیا ان آنکھوں میں " کبھی ماں نظر نہیں آئی۔۔۔"

"اسی لیے تو جا رہی ہوں میں نے ایک ماں کو دھوکا دیا ہے۔۔۔"

یہ دھوکا تو نہ تھا تم ہمیں جاننا چاہتی تھی بیٹا اور اب تم جان گئی اب کہیں نہیں جاو گی بس اب تم "میری بات نہیں ٹال سکتی۔۔۔"

"عینی اب کی بار زور کے خود گلے لگ گئی۔۔۔"

اچھا اچھا اب چلیں بہن صاحبہ آپ کی گاڑی پر آج مجھے یونیورسٹی تم ڈراپ کرو گی چلو۔۔ ماہم " نے عینی کو کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

حسین ولہ میں دوپہر باسی ہو چکی تھی سب لوگ اپنے اپنے دفتر میں تھے گھر میں صرف بڑی " خواتین تھیں جن کی ٹی پارٹی اس وقت لاونج میں چل رہی تھی زوبیہ بسکٹ لینے کچن میں گئی تھی اور زارا بڑوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ باہر دروازے پر بیل بجی اور بجتی گئی۔۔ شازیہ جا کر

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

دروازہ کھولو بیٹا۔۔ شازیہ دیکھو کون آیا ہے صبا بیگم اور زرینہ بیگم نے بیک وقت شازیہ کو
"پکارا۔۔"

شازیہ دروازہ کھولنے گئی۔۔ بی بی جی دانیال بھائی آئے ہیں شازیہ نے وہاں سے ہی ہانک "
"لگائی۔۔"

"ارے ماں صدقے جائے کہاں ہے صبا بیگم اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھیں۔۔،"
دانیال صدر دروازے سے اندر آیا صبا بیگم نے اسے فوراً گلے لگایا۔۔ کیسے ہو میرے "
"بچے۔۔"

میں ٹھیک ہوں امی آپ کیسی ہیں اور مامی آپ دونوں کیسی ہیں۔۔ اس نے پلٹ کر "
"دیکھا۔۔"

"ہم سب بھی ٹھیک ہیں تم کمزور ہو چکے ہو کیا ہو گیا ہے بیٹا۔۔ زرینہ بیگم نے اسے کہا۔۔"

"نا کریں مامی میں اور کمزور مامی فٹ ہوں یہاں۔۔"

"ہاں بھئی آج کے تم لڑکے۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

اور ڈون کیسی ہیں آپ۔۔ وہ اب زارا سے مخاطب تھا گھر میں سب کزنز اسے "

"کہتے تھے لیکن اب صرف دانیال کہتا تھا۔۔ (Don) ڈون

"الحمد للہ میں بھی ٹھیک ہوں تم کیسے ہو اور اب کی بار کتنا ٹائم آئے ہو۔۔"

آج تو صرف آج کے لیے آیا ہوں۔ سر حدی علاقے میں جانا ہے کچھ دن اس کے بعد آپ "لوگ اور میں۔۔"

"ہاں تم اور تمہاری یہ باتیں ہر دفعہ یہی کہتے ہو۔۔"

لیکن اس بار پکا وعدہ۔۔ دانیال نے مسکرا کر کہا۔۔ اسکی مسکراہٹ بہت دلچسپ ہوا کرتی "تھی۔۔"

"اور باقی سب لوگ کہاں ہیں۔۔ اسنے گھر میں سناٹا محسوس کیا۔۔"

اس لیے کے سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہیں آج کل زین بھی دیر سے آتا ہے کلینک "میں رش ہوتا ہے اور زید کے اگزام چل رہے ہیں ماہم کو صبیحہ کے پاس جانا تھا۔۔"

اچھا اور ڈون آپ فارغ ہوتی ہیں کچھ کریں میں تو کہتا ہوں اپنا آؤٹ لیٹ کھولیں کتنی اچھی "ڈیزائینگ کرتی ہیں آپ۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

تم بھول رہے ہو مینے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی ہے فیشن ڈیزائنر بننا میرے بس کی بات " نہیں۔۔۔

تو جا ب کریں کوئی یوں فارغ بیٹھنے سے انسان ظلم کرنے لگ جاتا ہے۔۔ دانیال کی آنکھوں میں " شرارت ناچی۔۔۔

میں بھی اسے یہ کہتی ہوں اپنے آپ کو مصروف رکھے یوں روگ لگائے کب تک بیٹھی " "رہیگی۔۔ زرینہ بیگم نے افسوس سے کہا۔۔۔

"امی میں بس تھوڑا وقت لینا چاہتی ہوں مجھے سنبھلنے میں وقت لگے گا۔۔۔"

آپی مامی ٹھیک کہہ رہی ہیں بس اس بار واپس آؤں تو آپ کا بھی کچھ کرتا ہوں اور یہ آپ اب " "پالر نہیں جاتیں کیا جب میں یہاں تھا تو روز جاتی تھیں۔۔۔

"کیوں مجھے کیا ہوا ہے۔۔ زار نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔"

"بوڑھی ہو رہی ہیں آپ پالر جایا کریں۔۔ دانیال نے سر کھجا کے کہا۔۔۔"

"دانی میں ابھی تک جوان ہوں تم اپنا خیال کرو گئے ہو رہے ہو رشتہ کون دیگا۔۔۔"

"یہ اب نا انصافی ہے۔۔ دانیال نے برا سامنہ بنایا۔۔۔"

عینی آفس پہنچی اس کا جوائننگ کا آج پہلا دن تھا اس اس کی ایک کولیگ نے سارا کام سمجھایا تھا "، عینی اب باس کے آفس میں بیٹھی تھی اسکی باس ایک باوقار خاتون لگتی تھیں۔۔۔

قراة لعین مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے آپ میں کچھ کر دکھانے کا حوصلہ ہے میں چاہتی ہوں،، آپ سرحدی علاقے میں جائیں ایک ٹیم کے ساتھ جس کی کیپٹن آپ ہونگی کل جانا ضروری ہے سیلاب آیا ہے لوگوں کو ہماری ہیلپ چاہیے تم سمجھ رہی ہو میری بات۔۔ مس شمیم نے بات "مکمل کر کے اسے دیکھا۔۔۔

شور میں جانا پسند کرونگی لیکن کیا آپ مجھ پر اتنا بھروسہ کر سکتیں ہیں کے مجھے ایک کیپٹن کے " طور بھیج رہی ہیں۔۔ عینی سکون سے ٹیک لگائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔

"ہاں آپ کی آنکھوں کی چمک ہی بتا رہی ہے کے آپ یہ کر سکتی ہیں اب بتائیں کریں گی۔۔۔" آپ بتادیں کے کس ٹائم نکلنا ہے۔۔ عینی کا سکون برقرار تھا ویسے بھی اسے ایڈوینچرز کرنے " میں مزہ آتا تھا۔۔۔

"کل دوپہر آپ کو جانا پڑے گا اب چلو باہر تمہاری ٹیم تیار کریں۔۔۔"

زگ زبگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"او کے چلیں۔ عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔"

شام ڈھل چکی تھی عینی تھکی ہاری گھر لوٹی باقی کے گھر والے شاید ٹیریس پر تھے وہ زارا کے " روم میں آئی بیگ صوفے پر رکھا اور خود فریش ہونے چلی گئی۔ جب واپس آئی تو ڈھیلا ڈھالا ٹراؤز اور اس پر ٹی شرٹ پہنے وہ سونے کی تیاری میں تھی ڈریسنگ مرر پر اپنا عکس دیکھا تھکی تھکی سی آنکھیں بالوں کو برش کر کے اس نے ساری لائٹس آف کی بیڈ پر نیم دراز ہو گئی پتہ "نہیں کس وقت اسے نیند نے آلیا وہ گھیری نیند سو گئی۔۔۔"

دانیال اب جانے کی تیاری میں تھا سب سے مل کر وہ زید کے ساتھ باہر آیا۔۔۔ یہ گاڑی کس کی " ہے دانیال نے پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ " یہ قرۃ لعین کی ہے آج ہی تایا جان نے خرید کر دی ہے۔۔۔ " " اچھا اس نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔ اور آگے بڑھ گیا۔۔۔ "

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

دانیال کو گئے کافی ٹائم ہو گیا تھا ماہم منہ پھلائے لاونج کے صوفے پر بیٹھی تھی۔ زارا اسے منا " رہی تھی عینی سیڑھیاں اتر کر سیدھا نیچے آئی اس نے ابھی تک ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہنا ہوا تھا بال جھوڑے میں قید تھے ایک سنہری لٹ باہر نکلی ہوئی تھی۔۔ وہ چلتی ہوئی ماہم کے ساتھ ڈرہام سے بیٹھ گئی۔۔ اسے کیا ہوا ہے اس نے زارا سے پوچھا۔۔

"دانی آیا تھا اس سے ملے بغیر چلا گیا اب مادام ناراض ہیں۔۔۔"

اچھا کوئی بات نہیں میں واپس آ جاؤں پھر ہم دونوں ایک ساتھ ڈنر کریں گے کافی پیئیں گے " اور خوب انجوائے کریں گے۔۔ اس نے ماہم کے گرد بازوؤں حائل کیے۔۔

"جا کہاں رہی ہو ماہم فور آسیدھی ہوئی۔۔"

"این جی او کی طرف سے سرحدی علاقوں میں جائیں گے میں اپنی ٹیم کی ہیڈ ہوں۔۔"

"اف ابو کو بتایا۔۔ ماہم نے آبرو ترچھی کر کے پوچھا۔۔"

"نہیں رات کو بتادوں گی۔۔ عینی لا پرواہی سے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"

"ویسے ہمارے خاندان کی لڑکیاں نہیں جاتیں۔۔ ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔"

"عینی مڑی۔۔ میں اپنی جاب پر جا رہی ہوں کہیں اور نہیں۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"اچھا اچھا غصہ تو نہ ہو۔۔ ماہم کو اپنی بات کا اندازہ ہو گیا تبھی فوراً سنبھال لی۔۔"

عینی کچن میں آگئی اپنے لیے بلیک کافی بنانے لگی پانی چڑھا کر کافی نکالی کافی بنا کر وہ ٹیرس پر "آگئی۔۔"

"زارا نمازِ عشاء پڑھ رہی تھی سلام پھیر کر عینی کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔"

عینی مسکرا بھی نہ سکی۔۔ زارا کا چہرہ چمک رہا تھا جیسے اس ساری رات میں اس کے چہرے کی ہی "روشنی ہو۔۔"

زارا دعا سے فارغ ہو کر اس کے پاس آ کر تخت پر بیٹھی۔۔ لڑکی بلیک کافی پی پی کر تم نے اپنا "معدہ خراب کر دینا ہے۔۔"

"بلیک کافی معدہ خراب نہیں کرتی۔۔ اس نی برا سامنہ بنایا۔۔"

"انسان کو کڑوا تو بنا دیتی ہے۔۔ تم اور دانی ایک جیسے ہو دو دونوں کڑوے۔۔"

عینی مسکرائی۔۔ آپ کیسے اتنی پرسکون رہ لیتی ہیں ہر بات پر مسکراتیں ہیں اور آپ کی "مسکراہٹ نقلی نہیں ہوتی۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

مجھے لگتا ہے مجھے میرا رب مل گیا ہے اور جب بندے کو یہ یقین ہو جائے کہ اس کا رب اسکے ساتھ ہے تو وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔۔۔

"رب کیسے ملتا ہے۔۔۔ عینی نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا۔۔۔"

دیکھو عینی اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، لیکن ہمیں اس بات کا احساس نہیں ہوتا اور "جب ہم مان لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمارے ساتھ ہیں تو ہم پرسکون ہو جاتے ہیں۔۔۔"

"تو آپ کو پہلے نہیں لگتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہیں۔۔۔"

ہاں پہلے میں لا ابالی سی لڑکی ہوا کرتی تھی زرہ زرہ سی بات پر اللہ تعالیٰ سے شکوہ کرنا ایک وقت ایسا آیا میں نماز پڑھنا چھوڑ گئی، کہ اللہ میری نہیں سنتا۔۔۔ زارا کی آنکھوں سے آنسو

گرے۔۔۔ پھر مینے بہت گہیری چوٹ کھائی اور اسکی مرہم اللہ سے مانگی وہ بغیر کچھ دیے نہیں "لوٹاتا اور مجھے مرہم کی صورت قرآن پاک مل گیا جس نے مجھے آہستہ آہستہ ہیل کیا۔۔۔"

"آپ کہہ رہی ہیں آپ نے اللہ کی نافرمانی کی تو اللہ نے آپ کو چوٹ پہنچائی۔۔۔"

انہو ہوں۔ مینے یہ نہیں کہا چوٹ تو قسمت میں لکھی ہوئی تھی چوٹ کے بعد سنبھالنا اصل "آرٹ ہے اور مینے وہ آرٹ سیکھ لیا ہے۔۔۔ زارا نے مسکرا کر بات مکمل کی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"عینی نے آخری گھونٹ کافی کا بھرا اور اٹھ کر منڈیر تک آگئی۔۔۔"

"میں اپنے آپ کو اندر سے بہت خالی محسوس کرتی ہوں، مینے سب سے معافی بھی مانگ لی دل سے نفرت بھی نکال لی لیکن میرا دل خالی ہے۔ عینی نے بغیر پلٹے اپنی بات کہی۔۔۔"

زارا قدم قدم چلتی اس کے قریب آئی۔ پھر عینی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔ تم اللہ کی طرف متوجہ ہو وہ تمہیں پکار رہا ہے۔ عینی خالی دل ہوتے ہی اللہ کے لیے ہیں ایک دفعہ اللہ کی طرف جاؤ وہ خالی دل بھر دیتا ہے، زارا نرمی سے اسکے ہاتھ کی پشت سہلا رہی تھی۔۔۔"

"عینی نے نم آنکھوں سے زارا کو دیکھا اور پھر رکھ پھیر گئی۔۔۔"

"زارا نے ایک گھیر اسانس لیا اور پیچھے پلٹ گئی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

یہ منظر ہے کراچی کا جہاں عینی جلدی جلدی میں تھی، ایک ہاتھ میں چھوٹا سا سفری بیگ تھا "دوسرے میں شولڈر بیگ تھا۔ اسنے وائٹ پلین فرائیڈ پہن رکھا تھا جو مارکیٹ میں پٹھان سے لیا تھا اسنے۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

ماہم اسکے پاس کھڑی تھی۔۔ کھانا تو کھا کر جاتی ایسے بھوکے پیٹ کیسے جاؤ گی۔ ماہم نے " فکر مندی سے کہا۔۔

میں دیکھتی ہوں یہاں سے نکلتے ہوئے کسی جگہ سے ناشتہ کروں گی ابھی آفیس جانا ہے وہاں " تیاری کرنی ہے۔۔۔

" اچھا اپنا خیال رکھنا اور بات کرنا مجھ سے ضرور پہنچ کر۔۔۔ "

" اوکے میم جیسا آپ کا حکم۔۔ عینی نے مسکرا کر کہا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ "

" ابو کو بتایا تھا۔ ماہم نے پیچھے سے آواز لگائی۔۔۔ "

" ہاں کل رات پوچھ لیا تھا۔۔ عینی نے بنا پلٹے جواب دیا اور آگے بڑھ گئی۔۔۔ "

www.novelsclubb.com

" دانیال اپنی ٹیم کے ساتھ اس وقت کراچی سے نکل چکا تھا۔۔۔ "

وہ خاموشی سے بیٹھا ہوا تھا ڈرائیور کارڈرائیو کر رہا تھا ایسا لگتا تھا وہ کسی گھیری سوچ میں "

" ہو۔۔۔ "

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

مغرب کے قریب وہ لوگ پہنچ گئے پہاڑوں کے درمیان یہ ایک خوبصورت گاؤں تھا عینی اپنی " ٹیم کے ساتھ شہنواز کی بیٹھک میں آئی کیونکہ یہ علاقے کے بڑے تھے اور چیئر مین بھی سو عینی "کو ادھر بھیج دیا تھا۔۔۔

وہ لوگ بیٹھک میں بیٹھے تھے ملازم شہنواز کو اطلاع کرنے گیا تھا۔ عینی پیچینی سے پیر جھلا رہی " تھی۔۔ عینی کی باقی کی ٹیم پیچھے تھی عینی عدنان اور حاجرہ یہ تین لوگ اس وقت بیٹھک میں بیٹھے "ہوئے تھے۔۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر عینی نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی اور اس " کے ساتھ ایک نوجوان تھا وہ داخل ہوئے۔۔ وہ آدمی باوقار تھا بال قلموں سے سفید تھے سفید شلوار قمیض پر بھوری شال کندھوں پر پھیلائے وہ انکی جانب آئے انکو سلام کیا اور آمنے سامنے "صوفے پر بیٹھے، نو عمر نوجوان بھی صوفے پر بیٹھا جس کا انداز لاپرواہ سا تھا۔۔۔

ہم این جی او کی طرف سے آئے ہیں آپ کو پتہ ہے یہاں پر سیلاب متاثرین ہیں انہیں امداد " فراہم کرنے آئیں ہے۔ مس شمیم نے آپ کو بتایا ہوگا۔۔ عینی نے بات شروع کی۔۔۔

جی جی۔ مجھے معلوم ہے۔۔ آپ کچھ لیں چائے وغیرہ کھانا آپ کا گیسٹ ہاؤس میں ہے اور " آپ لوگوں کے رہنے کا بھی انتظام۔۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

شکر یہ شہنواز صاحب چائے کافی ہم پی لیں گے پھر کبھی۔ بس آپ ہمیں گیسٹ روم بھیج دیں " "ہماری باقی کی ٹیم آتی ہی ہوگی۔۔ اب کی بار عدنان بولا۔۔"

جی جی ضرور۔۔ شہریار بیٹا آپ مہمانوں کو گیسٹ ہاؤس تک لے جائیں۔۔ اور ہاں آپ کی باقی کی ٹیم کو میرے آدمی لے آئیں گے آپ جا کر آرام کریں۔۔ شہریار سے بات کر کے وہ انکی "جانب متوجہ ہوئے۔۔"

وہ لوگ شہریار کے ساتھ گیسٹ روم آگئے تھے کھانا تیار پڑا تھا۔ باقی ٹیم کا انتظار ہو رہا تھا شہریار بھی ان تینوں کے ساتھ تھا۔ وہاں ایک ملازمہ عورت تھی اور اسکا شوہر اور بچے، وہ سب یہاں ہی رہائش پذیر تھے۔ گیسٹ ہاؤس کافی اچھا اور بڑا تھا، اس وقت وہ لوگ لاؤنج میں بیٹھے تھے عدنان اور شہریار کی کافی حد تک دوستی ہو چکی تھی باقی سویر اپنا موبائل لیے کسی سے چیٹ کر رہی تھی، ان سب میں پریشان عینی تھی پنڈولم کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی "تھی۔۔ شہریار نے ایک نظر عینی کو دیکھا۔۔"

"آپ پریشان لگ رہی ہیں۔۔"

میری باقی کی ٹیم کہاں ہے ابھی تک کوئی نہیں پہنچا یہاں۔۔ عینی اب کے رک کر شہریار کو "دیکھنے لگی۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"میری بشیر سے بات ہوئی ہے (شہریار کا ملازم) وہ لوگ پہنچنے والے ہیں۔۔۔"

"یعنی کی سانس میں سانس آئی۔۔۔"

مجھے دیر ہو رہی ہے، میرے کچھ دوست آنے ہیں۔۔۔ شہریار نے گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ کل میں یہاں چکر لگاؤں گا، لیکن ہاں آپ لوگوں کو یہاں اپنا خیال خود رکھنا ہوگا، رات کو دیر سے باہر نکلنا یہاں چور شیر اور باقی کے جنگلی جانور رات کو دیر سے نکلتے ہیں۔۔۔ شہریار نے اطلاع رپورٹ دی۔۔۔

"یہاں مونگی بھی تو ہیں حاجرہ جوش سے بولی۔۔۔"

"شہریار نے لوجی بھینس پانی میں گئی والی والے انداز میں دیکھا۔۔۔"

اسکا برامات منانا یہ بچاری شروع سے ہی کہسکی ہوئی ہے۔۔۔ عدنان نے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

"شہریار مسکرایا کوئی بات نہیں کھڑکیاں سب یاد سے بند کر لی جیسے گا۔۔۔"

"حاجرہ نے ایک گھوری عدنان کو ڈالی وہ دونوں کزنز اور دوست تھے۔۔۔"

"شہریار چلا گیا تو وہ تینوں بھی واپس بیٹھ گئے۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

میم ویسے مینے سوچا تھا پہاڑی علاقے ہیں گھومیں گے پھر میں گے لیکن کیا یہاں آکر بیٹھ گئے ہیں " حاجرہ نے براسامنے بنایا۔۔۔

حاجرہ ہم یہاں گھومنے پھرنے نہیں آئے اگر گھومنے پھرنے آنا ہو تو آپ کبھی یہاں چکر لگالیا " "کرو۔۔۔

"میم ہم لوگ کام کے بعد تو یہ علاقہ دیکھ سکتے ہیں نہ۔۔۔ عدنان نے کہا۔۔۔"

ہاں پھر دیکھیں گے ابھی میری بات سنو تم دونوں ہم لوگ تینوں اس کام کے ہیڈ ہیں، اور میں " تم دونوں کی بھی ہیڈ ہوں، ہم لوگوں نے کام کے وقت یہ نہیں دیکھنا کون بڑیاں چھوٹا ہے ہم " نے کام کرنا ہے ہم کام کرنے آئے ہیں آئی سمجھ۔۔۔ عینی نے دونوں کو دیکھا۔۔۔

"او کے میم آپ فکر ہی نہ کریں۔۔۔ دونوں ایک ساتھ بولے۔۔۔"

گاڑیوں کی ہارن بجنے کی آوازیں آنے لگیں، تو عینی اور یہ تینوں باہر آئی۔ باقی کی ٹیم کو لیکر وہ " لوگ لاونج میں آگئے۔۔۔ کھانا بھی لگ چکا تھا ملازم انہیں بلانے آیا سب لوگوں نے کھانا کھایا اور " واپس لاونج میں آئے۔۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

میم کیوں نہ ہم باہر آگ جلا کر بیٹھیں۔۔ عدنان نے عینی سے پوچھا۔۔ ہاں میم پلیز ایک کافی " باہر ہو جائے۔۔ اس بار حاجرہ بولی۔۔

میم ہم لکڑیاں دیکھتے ہیں آس پاس اور آگ جلاتے ہیں۔۔ یہ عثمان تھا عینی کی ٹیم میں سب سے " چھوٹا۔۔

"اوکے سب باہر چلو اکھٹے لکڑیاں جما کرتے ہیں۔۔ عینی نے سب کو کہا۔۔"

وہ لوگ سب باہر آئے ملازم شاید سوچکے تھے نہ ان غریبوں کے پاس سیل فونز تھے جس پر اپنا " وقت ضائع کرتے نہ ہی ٹی وی۔۔

کرسیاں باہر ہی پڑی تھیں، عینی نے عدنان اور عثمان کو زمین کی کھدائی کی زمیڈاری دی، سارا " اور حاجرہ کافی بنا رہیں تھیں۔ سہمی اور مسکان سب کا سماں اندر رکھ رہے تھے۔۔

عینی کسی کو بنا بتائے لکڑیاں دیکھنے گئی، گیسٹ ہاؤس کے پچھلے حصے میں اندھیرا تھا۔ اس نے " موبائل فون کی فلیش لائٹ آن کر دی۔۔ لکڑیاں ایک سائڈ پر پڑیں تھیں عینی دیکھ کر خوش ہوئی وہ آگے بڑھ آئی لکڑیاں اٹھانے کو وہ جھکی لکڑیاں اٹھائیں۔ عینی کی سماعت میں کسی بچے کی

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

رونے کی آواز پر وہ سیدھی ہوئی کسی کا بچہ رورہا تھا، یہ آواز پانچ یاں ساتھ سال کے بچے کی تھی عینی نے لکڑیاں پھینکی۔ پچھلا گیٹ کھلا ہوا تھا۔ اسے شہر یار کی باتیں یاد آئیں یہاں رات کو شیر جنگلی جانور نکلتے ہیں، عینی تیزی سے بھاگتی ہوئی گیٹ کی طرف آئی۔ آس پاس کوئی زری روح موجود نہیں تھا، عینی نے گیٹ سے باہر قدم رکھے۔۔ باہر گھنا جنگل تھا گیٹ سے ایک پتلی سڑک سیدھ میں جا رہی تھی، عینی بغیر کچھ سوچے باہر کو بھاگی، آواز اب قدرے ہلکی آرہی تھی، جب عینی کا سانس پھولنے لگا اور چکر آنے لگے، تو وہ وہیں ٹھہر گئی۔ موبائل فون کی بیٹری ڈیڈ ہو گئی تھی، عینی نے آس پاس نظر دوڑائی یہ ایک گھنا جنگل تھا سڑک اب ختم ہو گئی تھی۔ عینی نے خوفزدہ ہو کر ادھر ادھر دیکھا، نا جانے وہ کتنے موڑ مڑ کر یہاں تک آئی تھی، بچے کی آواز اب ختم ہو چکی تھی۔ عینی نے ہاتھ میں پکڑے فون کی جانب دیکھا، جس کی بیٹری صرف پانچ پر سنٹ " تھی فلیش آف ہو گیا تھا، سنگلز ختم تھے۔۔ اس نے بے اختیار بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔

دور کہیں کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس کی روشنی آرہی تھی، عینی اپنے حواس کھونے لگی تھی۔ زیادہ " بھاگنے سے اسے متلی ہونے لگی تھی، ہلق میں کانٹے اگ آئے تھے وہ بے اختیار نیچے جھکی ایک زوردار قے کیا۔ گاڑی اب نزدیک آگئی تھی کوئی گاڑی سے نکل رہا تھا، لیکن عینی کو سب کچھ سلو موشن لگ رہا تھا کوئی بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا، اب وہ عینی سے کچھ پوچھ رہا تھا لیکن عینی نا سمجھی

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

سے اسے دیکھ رہی تھی، عینی کی نظر اس کے نام پر پڑی کیپٹن دانیال اسنے گردن اٹھا کر دانیال کے چہرے کی جانب دیکھا جو گاڑی کی ہیڈ لائٹس میں واضح تھا لیکن دانیال نے سر جیکل ماسک لیا ہوا تھا۔ سنہری آنکھیں ہیزل براؤن آنکھوں سے ٹکرائیں ہیزل آنکھوں میں شاک تھا جسے "سنہری آنکھیں سمجھنے سے قاصر تھیں۔۔۔"

"پا۔ پانی مل سکتا ہے۔۔۔ عینی نے برٹش لہجے میں کہا اسکی اردو اتنی صاف نہیں تھی ابھی۔۔۔"

"عمر گاڑی سے پانی لے آؤ اسنے عمر کو کہا۔۔۔"

"عمر فوراً پانی لے آیا۔۔۔"

دانیال نے بوتل کی کیپ اتار کر پانی کی بوتل فوراً اسے تھمائی۔۔۔ جسے عینی نے دو گھونٹ پانی کے "پیئے پھر نیچے بیٹھ گئی۔۔۔ پانی ٹھیک سے پیا اور بوتل واپس دانیال کو تھمائی۔۔۔"

"آپ کیسے آئیں یہاں پر۔۔۔ سوال پوچھنے والا عمر تھا۔۔۔"

"مجھے کسی بچے کی رونے کی آواز آرہی تھی، میں اسے ہی دیکھنے آئی تھی۔۔۔"

"یہاں تو کوئی بچہ نہیں تھا، ہم اسی راستے سے آئے ہیں۔۔۔ عمر نے فوراً وضاحت کی۔۔۔"

"میں نے خود آواز سنی ہے میں جھوٹ نہیں بول رہی۔۔۔ عینی فوراً رودی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

ہم اس بچے کو دیکھتے ہیں پہلے آپ یہ بتائیں ہیں کون کہاں سے آئی ہیں۔۔ اب دانیال نے "پوچھا۔۔"

میں ایک این جی او کی جانب سے آئی ہوں اپنی ٹیم کی ہیڈ ہوں۔۔ گیسٹ ہاؤس میں آئے ہیں "ہم۔۔"

"بیوقوفی کی حد ہوتی ہے۔۔ دانیال بڑ بڑایا۔۔"

"کیا بول رہے ہو تم۔۔ عینی نے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھا۔۔"

"کچھ نہیں چلیں ہم آپ کو چھوڑ دیں گیسٹ ہاؤس۔۔"

"لیکن وہ بچہ، اسے کیسے ڈھونڈیں گے وہ مشکل میں ہوگا۔۔"

"ہم ڈھونڈ لیں گے آپ چلیں اس وقت دیر ہوگئی ہے دانیال نے سخت لہجے میں کہا۔۔"

عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ چلیں۔۔ سفید فرائٹ ٹیالا ہو چکا تھا۔۔ بال کھول کر پشت پر بکھر گئے

"تھے۔۔"

"دانیال مسکرایا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

سار اور حاجرہ چائے بنا کر واپس بھی آگئیں عدنان اور عثمان نے آگ بھی جلا لی لیکن عینی نہیں " "تھی۔۔۔"

"مسکان میم کو بلا کر لاؤ۔۔ حاجرہ نے آواز لگائی مسکان کو۔۔ مسکان اندر تھی۔۔۔"

کچھ ہی دیر میں مسکان باہر آئی۔۔ میم تو نہیں ہیں پورے گیسٹ ہاؤس میں مینے سارے کمرے " "دیکھ لیے۔۔۔"

کیا کہہ رہی ہوا بھی تو یہاں تھی۔۔ تم نے کوئی انڈیا کے ڈراموں والا گیسٹ روم سمجھا ہے " "کیا۔۔ عدنان نے مسکرا کر اسے کہا۔۔۔"

"میں سچ کہہ رہی ہوں وہ کہیں نہیں۔۔ مسکان نے چڑ کر کہا۔۔۔"

ایک منٹ پھر کہاں گئی میم۔۔ حاجرہ چائے کا کپ رکھ کر سیدھی ہوئی۔۔ اسے بے تحاشہ " "شہریار کی باتیں یاد آئیں۔۔۔"

چلو ہمیں ڈھونڈنا ہے میم کو یہاں سب لڑکے پچھلے گیٹ کی طرف سے دیکھیں باقی کے لوگ " "آگے والی گیٹ پر دیکھیں۔۔۔"

"چوکیدار کہاں ہے یہاں کا اسے بھی اٹھاؤ۔۔ عثمان نے سہمی کو کہا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

عثمان عدنان اور حاجرہ پچھلی جانب گئے باقی سارا مسکان اور سمی آگے کی جانب گاڑی پر نکل " پڑے۔۔۔"

عینی جب واپس آئی تو سارا گیسٹ ہاؤس خالی پڑا تھا۔ دانیال اور عمر اسے چھوڑ کر کب کا جا چکے " عینی ادھر ادھر پھیرنے کے بعد باہر لان کی چیئر پر بیٹھ گئی۔۔ چائے کے کپ ان چھوئے پڑے تھے۔۔ عینی نے افسوس سے کپ کی جانب دیکھا پھر ہاتھوں کا پیالہ بنا کر چہرہ ہاتھوں میں بھر "لیا۔۔۔"

"اسے آئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا لیکن یہاں کوئی نہیں آیا۔۔۔"

عینی اٹھ کھڑی ہوئی آخر کو اسکی پوری ٹیم غائب تھی۔۔ ابھی اسنے گیٹ کی جانب قدم " بڑھائے ہی تھے کہ اسے عثمان نظر آیا اسکے پیچھے حاجرہ پھر عدنان سمیع مسکان اور سارا۔۔۔"

"جہاں عینی انہیں دیکھ کر مسکرائی وہاں ساری ٹیم۔۔ حیران و پریشان تھی۔۔۔"

سب سے پہلے ہوش حاجرہ کو آیا۔۔ میم آپ کہاں تھیں ہم پچھلے ایک گھنٹے سے آپ کو"

"ڈھونڈتے پھر رہے ہیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایصال بلوچ

"سوری یار بس اس ٹائم میں اسے پچانا چاہتی تھی۔۔ عینی شرمندہ تھی۔۔"

"کسے میم۔۔ مسکان نے حیرت سے پوچھا۔۔"

"بیٹھو سب لوگ میں آرام سے بتاتی ہوں۔۔ عینی نے ان سب کو بیٹھنے کو کہا اور خود بھی بیٹھ"

"گئی۔۔"

"اب وہ انہیں ساری روداد سنا چکی تھی حاجرہ تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھی۔۔"

"میم آپ کی کہانی تو بہت ہی اچھی تھی یہ سین تو میں اپنے ناول میں لکھوں گی۔۔ ایک سفید"

فراک والی لڑکی جس کے سنہرے بال کھلے ہوئے تھے وہ ایک بچے کی آواز کا پیچھا کرتی بھاگتی

ہوئی ایک جنگل کے بیچوں بیچ پہنچ گئی اس وقت بچے کی آواز بند ہو گئی۔۔ مسکان نے سب کی

طرف دیکھا جو اسے غور سے سن رہے تھے۔۔ پھر اسے دوہینڈ سم آرمی سولجرز ملتے ہیں جو اسے

واپس چھوڑ جاتے ہیں۔۔ اوہومزہ تب آتا نا جب وہ کسی ٹائیگر سے آپ کو بچاتے۔۔ مسکان نے

"براسا منہ بنایا۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

اللہ نا کرے۔۔ حاجرہ نے فوراً دھل کر دل پر ہاتھ رکھا۔۔ عینی نے ان سب کی طرف دیکھا کیا " فلمی ٹیم ملی تھی اسے۔۔ اچھا اب چلو سب جا کر اپنے اپنے رومز میں جا کر سو جاؤ صبح کو جلدی جانا " ہے سامان بانٹنے۔۔ عینی نے اٹھتے ہوئے سب کو ہدایت کی وہ خود بہت تھک گئی تھی۔۔

دانیال جب سے گیسٹ ہاؤس سے لوٹا تھا۔ پنڈولم کی طرح ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا " تھا۔۔

"ارے یار بیٹھ جا کیا مسئلہ ہے۔۔ عمر نے تنگ آ کر پوچھا۔۔"

وہ عینی تھی کل مجھے اسکی ساری ڈٹیل چاہیے، کہاں رہتی ہے پورا نام کیا ہے اور یہ جاب کیوں " کر رہی ہے عمر جلدی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اچھا میں کر دوں گا لیکن اتنے بے چین کیوں ہو تم۔۔۔"

"کچھ نہیں مجھے سونا ہے کل صبح ناشتے کے وقت مجھے ساری ڈٹیل چاہیے۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے میں کر لوں گا۔۔ عمر نے اسے یقین دہانی کرائی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

کہتے ہیں ہر صبح ایک کہانی لیکر آتی ہے، اور ہر رات ایک اختتام دیکھتے ہیں یہ صبح کس کی کہانی " لیکر آئی ہے۔۔۔"

"عثمان اپنے کمرے سے نکلا جہاں سب لڑکے تھے تو باہر عینی کھڑی تھی۔۔۔"

"کہاں جا رہے ہو۔۔۔ عینی نے اسکی تیاری دیکھی تو پوچھ لیا۔۔۔"

"نماز پڑھنے باہر چوکیدار سے مسجد کا پوچھنا ہوگا۔۔۔ عثمان نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"چلو مجھے پتہ ہے میں دکھاتی ہوں مینے کل دیکھی تھی۔۔۔"

"پر میم آپ اس وقت۔۔۔"

"ہاں مجھے کچھ دیر کھلی فضا میں سانس لینا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا چلیں۔۔۔"

"عثمان کے ہم قدم عینی چل رہی تھی۔۔۔"

"تم اتنی صبح کیسے اٹھ جاتے ہو۔۔۔ عینی نے عثمان سے پوچھا۔۔۔"

"محبت اٹھالیتی ہے۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

"عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔"

"آئے میں اللہ تعالیٰ کی محبت۔۔ وہ سب سے خاص ہوتی ہے اور خالص بھی۔۔"

"تم کب سے یوں اٹھ جاتے ہو نماز پر۔۔"

جب سے اماں چلی گئیں پہلے وہ اٹھانے کی کوشش کرتی تھیں، لیکن میں اٹھتا نہیں تھا جس دن " اماں کا انتقال ہوا، اسکے دوسرے دن میں خود ہی اٹھا نماز پڑھنے گیا۔ مجھے مزہ آتا تھا جب وہ مجھے "ڈانٹا کرتیں تھیں تو۔۔"

عینی مسکراتی ہوئی اسکی باتیں سن رہی تھی وہ اٹھارہ سال کا نوجوان اتنی پیاری باتیں کرتا " تھا۔۔"

www.novelsclubb.com "مسجد کس طرف ہے۔۔"

"بس اس سے اگلے موڑ پر۔۔"

"اب وہ دونوں مسجد کے سامنے کھڑے تھے۔۔"

"آپ یہاں ہونگی یاں اندر آئیں گی۔۔ عثمان نے باہر دیکھا جہاں ابھی اندھیرا تھا۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

میں اندر آنا چاہتی ہوں کیا یہ لوگ مجھے اندر آنے دیں گے۔۔ عینی نے مسجد کی طرف دیکھ کر " کہا۔۔۔

اچھا پہلے یہ جو شمال آپ کے کندھوں پر ہے اسے سر پر رکھیں، اور پھر اندر چلیں۔۔ عثمان نے " نرمی سے کہا تو عینی نے سر ڈھانپ لیا۔۔۔

" اب چلیں۔۔ عینی نے شمال کو اچھی طرح لپیٹ لیا۔۔۔ "

" ہاں چلیں۔۔۔ "

عینی اور عثمان جب دروازے پر پہنچے تو وہاں کے ایک مقامی نے انہیں دروازے پر ہی روک " دیا۔۔۔۔

" او یہ لڑکی تمہارا ساتھ یہاں کس واسطے آیا ہے۔۔ یہاں کے سب لوگ پٹھان تھے۔۔۔ "

، لالہ ہم کراچی سے آئے ہیں سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے یہ میری ہیڈ ہیں۔۔۔ "

" کون ہے باہر بچے اندر سے آواز آئی۔۔۔ "

" قاری صحاب ایک لڑکا لڑکی کے ساتھ آیا ہے۔۔۔ "

" اندر آنے دو انہیں ابھی نماز میں کچھ وقت تھا۔۔۔ "

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"آؤ بچہ اندر آؤ۔۔ وہ ان دونوں کو لیے اندر آیا۔۔"

"اندر دروازے کے باہر دونوں نے جوتے اتارے اور اندر آگئے۔۔"

"بچہ وضو بناؤ پھر اندر جاؤ۔۔ اس آدمی نے عینی اور عثمان کو کہا۔۔"

میں نے کیا ہوا ہے لیکن انہیں میں بتانا ہوں کے وضو کیسے کرنا ہے۔۔ عثمان نے جواب "

"دیا۔۔"

"میم چلیں وضو کرنے۔۔ مسجد کے صحن میں وضو خانہ بنا ہوا تھا۔۔"

"عینی نے اس بات میں سر ہلا دیا۔۔"

اب منظر کچھ یوں تھا کہ عثمان خود وضو کرتے ہوئے عینی کو بتا رہا تھا، عینی ویسے ویسے کر رہی "

"تھی، وضو سے فارغ ہو کر وہ دونوں مسجد کے اندر آگئے۔۔"

"سامنے قاری صحاب بیٹھے ہوئے تھے۔۔"

"انہوں نے دونوں کو سلام۔۔ کون ہو بچہ تم۔۔ انہوں نے شفقت سے پوچھا۔۔"

ہم سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے آئے ہیں مسافر ہیں گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے "

"ہیں۔۔ عثمان نے وضاحت کی۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"اچھا نماز پڑھنے آئے ہو۔۔۔"

"جی قاری صاحب۔۔۔"

"اور بچہ تم۔۔۔ اب کی بار انہوں نے عینی سے پوچھا۔۔۔"

"میرا وہاں دم گھوٹ رہا تھا تو سوچا باہر ہوا کھالوں۔۔۔"

"اچھا کیا بچے اب چاکر اس مدرسے میں بیٹھو جا کر۔ انہوں نے ایک کمرے کی جانب اشارہ"

کیا جس کا اس مسجد میں ہی دروازہ تھا۔ نمازی آئیں گے آپ نماز کے بعد یہاں آجانا۔۔۔ مدثر

"بچہ آزان کا ٹائم ہو گیا ہے تم آزان دو میں مہمانوں کو مدرسے میں بیٹھاتا ہوں۔۔۔"

"قاری صاحب ان دونوں کو مدرسے میں بیٹھا کر خود مسجد کی طرف چلے گئے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آزان شروع ہو چکی تھی۔۔۔"

"عینی چپ تھی۔۔۔ عثمان بھی خاموش بیٹھا تھا۔۔۔"

"اب آزان کمپلیٹ ہو چکی تھی۔۔۔ یہ آواز مجھے اپنی طرف کھینچتی ہے عثمان۔۔۔"

"حق کی آواز ایسے ہی کھینچتی ہے آپ ایک دفہ اس آواز کے پیچھے آکر تو دیکھیں۔۔۔"

"میں کوشش کروں گی۔۔۔"

زگ زیک۔ از قلم ایصال بلوچ

کوشش نہ کریں۔۔ جب آپ کا دل راضی ہو تو پھر۔۔ اچھا میں نماز پڑھ لوں پھر چلتے ہیں کام " "سویرے سے اسٹارٹ کرنا ہے۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔۔"

عثمان نماز پڑھ کر آچکا تھا وہ دونوں اب گاؤں کی سڑک پر چل رہے تھے فصل پک چکی تھی " "گاؤں کے لوگ ادھر ادھر سے سب کھیتوں کی جانب جا رہے تھے۔۔"

"گیسٹ ہاؤس آکر عینی تیار ہونے چلی گئی باقی کے لوگ بھی تیار ہو کر باہر بیٹھے تھے۔۔"

عینی واپس آئی تو تو اس نے گھٹنوں تک آتا فراک پہنا ہوا تھا اس پر اسٹریٹ پینٹس پہنے تھی۔ " اس نے سب پر ایک نظر ڈالی اور آگے بڑھ آئی۔۔ آج یاں کل تک ہم نے کام ٹمپٹا لینا ہے۔ اور "ہر کوئی اپنا کام ایمانداری سے کریگا کل مینے وہاں سے آتے ہوئے سب کو سمجھایا تھا۔۔"

جی میم ہمیں سب یاد ہے سب نے یک زبان کہا۔۔ اوکے لیٹس گو گائز کام اسٹارٹ کرنے کا " "وقت آگیا ہے۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

یہ ایک کھلا میدان تھا جہاں پر عینی اور اسکی باقی کی ٹیم سب کو باری باری راشن اور باقی کا سامان " مہیا کر رہے تھے۔۔۔

عثمان اور عدنان لوگوں کو لائن میں کھڑا کر رہے تھے، سارا اور حاجرہ عورتوں کو دیکھ رہیں " تھیں انکو سامان وغیرہ دے رہیں تھیں، مسکان اور سمی گاڑی سے سمان نکال رہے تھے۔۔ ساتھ " انکے ڈرائیور چچا بھی یہ کام انجام دے رہا تھا۔۔۔

ایک ہٹا کٹا آدمی لائن میں کھڑے ہونے کے بجائے سیدھا عینی کی طرف جا رہا تھا۔ عدنان " نے اسے روکا۔۔۔

" مڑا جانے دیو مجھے دیر ہو رہا ہے۔۔۔ "

" آپ لائن توڑ کر نہیں جا سکتے آپ دیر سے آئے ہیں۔۔۔ " www.novelsclubb.com

" ہم تم کو کہہ رہا ہے جانے دے مڑا اور نہ اچھا نہیں ہوئے گا۔۔۔ "

عثمان آگے بڑھا۔ کیا کر لو گے ہاں ایک تو دیر سے آئے ہو اور اوپر سے گنڈہ گردی کر رہے " ہو۔۔ عثمان نے تیوری چڑھا کر اسے دیکھا۔۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

آدمی نے آگے بڑھ کر عثمان کو گریبان سے پکڑا۔۔ اب تو تمہارا یہاں سے لاش ہی جائیگا"

"مڑا۔۔"

، عدنان نے اسکے ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کی لیکن اس آدمی نے جھٹک دیے۔۔"

"یعنی آگے بڑھ آئی کیا ہو رہا ہاں مسکان سارا سہمی اور حاجرہ بھی اسی طرف آگئے۔۔"

یعنی نے عثمان کو ہٹا کر اس آدمی کو دیکھا ہاں بھی کیا مسئلہ ہے کیوں شور مچایا ہوا ہے۔۔ تمیز نام"

"کی چیز نہیں۔۔"

"میڈم تمہارا بندہ مجھے سامان نہیں اٹھانے دے رہا تھا۔۔"

تو اسکا یہ ہر گز مطلب نہیں کے آپ یہاں شور ڈالیں۔۔ یعنی نے ماتھے پر بل ڈال کر اس سے"

www.novelsclubb.com

"پوچھا۔۔"

ابھی وہ آدمی جواب دیتا کے شور مچ گیا وہاں سے کچھ بندے سامان کی گاڑی ہی نکال کے لے،

"گئے تھے۔۔ ڈرائیور کو بے حوش کر کے۔۔"

scam یعنی نے پلٹ کر واپس دیکھا۔۔ وہ آدمی غائب تھا۔۔ اسکا مطلب انکے ساتھ اسکیم"

"ہو گیا تھا۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایثال بلوچ

عینی مجھے کی طرف بڑھی ڈرائیور چچا بے حوش تھے لیکن زخمی نہیں بس نشے آور دو اکا استعمال " کیا گیا تھا۔۔۔

اسنے فور آعدنان کی طرف دیکھا۔۔ جاؤ یہاں کوئی نزدیک پولیس اسٹیشن ہے تو رپورٹ " ہو گیا ہے۔۔ عدنان اور سہمی چلے گئے تھے۔۔ باقی عثمان scam کرواؤ ہمارے ساتھ اسکیم " انکے ساتھ تھا۔۔۔

شہریار بھی آچکا تھا۔۔ اسنے گاؤں کے لوگوں کو سمجھا کر یہاں سے بھیج دیا۔۔ اور عینی والوں کو " لیکر گیسٹ ہاؤس آگیا۔۔۔

عینی والے سب لاؤنج میں بیٹھے تھے عینی کے ہاتھ میں گلاس تھا پانی سے بھرا ہوا۔۔ یہ اسکے " کریئر کی پہلی ناکامی تھی وہ بھی اتنا برا اکسپیرٹنس تھا۔۔۔

مس عینی آپ فکرنا کریں میرے لوگ گئے ہیں گاؤں کے سارے راستوں پر میرے لوگ " ہیں آپ فکر نہ کریں۔۔۔

تھینک یو شہریار آپ کی ہیلپ کا۔۔ سارا میم کو کال کر کے اطلاع دو۔۔ عینی نے پاس بیٹھی سارا " سے کہا۔۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ہو سکتے ہیں۔۔ عینی نے Scammers میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہاں لوگ اتنے " جھر جھری لی۔۔۔"

"ہم آپ سے معذرت خواہ ہیں۔۔ شہر یار نے اسے کہا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد بشیر ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔ گاڑی مل گئی ہے لیکن خالی سامان وغیرہ اتار لیا " انہوں نے سارا۔۔۔"

"عینی رونے والی ہو گئی تھی۔۔۔"

"میم۔ مس شمیم کہہ رہے ہیں کہ آپ بات کریں ان سے۔۔۔"

عینی نے سارا سے فون لیا۔۔ ہیلو عینی کیسی ہو تم تم لوگوں میں سے کسی کو نقصان تو نہیں " ہوا۔۔ ایئر پیس سے مس شمیم کی پریشان آواز آئی۔۔۔"

"جی میم ہم ٹھیک ہیں اور اب گاڑی بھی مل گئی ہے لیکن سامان نہیں ملا۔۔۔"

"کوئی بات نہیں بس تم لوگ آج ہی وہاں سے نکل آؤ بچے۔۔۔"

"جی میم عینی نے فون سارا کو دیا۔۔۔"

"شہر یار اب ملازم کو کچھ ہدایات کر رہا تھا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

عینی اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی مسئلہ ناہو لیکن ہوا۔ پتہ ہے میری " ایک کزن کہتی ہیں مسئلے ہوتے رہتے ہیں اصل آرٹ تب ہے جب تم مسلوں سے نکلنا سیکھو آجائیں۔۔ جب عینی scammers گے۔ سوہم کوشش کرتے رہیں گے چاہے کتنے بھی "چپ ہوئی تو پورا لاونج میں تالیاں گونج اٹھیں۔۔۔"

سو لیٹس گو اپنی منزل کی طرف چلیں سب اپنا اپنا سامان سمیٹ لیں۔۔ عینی خود بھی کمرے کی "طرف بڑھ گئی۔۔۔"

کچھ دیر میں سب لوگ لاونج میں اپنے کیری بیگز کے ساتھ کھڑے تھے۔ شہریار نے ان سب "کو گفتس دیے جو انہوں نے کھلے دل سے قبول کیں۔۔۔"

یہ جو تسبیح مینے آپ کو دیں ہیں۔ یہ مورے خود بناتی ہیں کئی دن لگ جاتے ہیں انہیں بنانے "میں۔۔ شہریار نے مسکرا کر کہا۔ ایک اوڑھنے والی شال کے ساتھ تسبیحیاں بھی انہیں دی "گئیں تھیں۔۔۔"

"آپ اپنی مورے کو ہمارا شکر یہ کہیے گا ہم یہ گفٹ کبھی نہیں بھولیں گے۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

عینی والے اب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے۔ منزل کی طرف یہاں نیٹ ورک بہت سلو تھا اسے "

"ماہم کی بات یاد آئی کے وہاں پہنچ کر بتانا۔۔ عینی نے بی بسی سے فون واپس رکھ دیا۔۔"

رات کے دو بجے عینی گھر پہنچی ماہم اسکے لیے جاگ رہی تھی دروازہ آکر ماہم نے کھولا، کیونکہ "

"چوکیدار گدھے گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔۔"

اب وہ دونوں کچن کی طرف آ رہیں تھیں عینی نے بیگ میز پر رکھا اور خود چیئر گھسیٹ کر بیٹھ "

"گئی۔۔"

"کھانا گرم کروں تمہارے لیے۔۔ ماہم نے اس سے پانی کا گلاس دیتے ہوئے پوچھا۔۔"

"نہیں باہر کھالیا تم ایسا کرو کافی بناؤ دونوں بہنیں ساتھ گپ شپ کرتے ہیں۔۔"

"ارے واہ یار تم گھاڑی اُردو بولنے لگی ہو۔۔"

"گھاڑی کیا ہوتا ہے۔۔ عینی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔"

"thick مطلب"

اچھا بھی یہ تو نہیں پتہ لیکن یار ماہم تم سوچ بھی نہیں سکتی میرے ساتھ کیا ہوا ہے وہاں "

"پر۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"کیا ہوا اسی لیے بابا منا کر رہے تھے نا۔۔۔"

"پاگل بات تو سنو پوری۔۔ عینی نے اسکی بات کاٹی۔۔ اور اے ٹو زیڈ ساری بات بتائی۔۔۔"

اوہ میرے اللہ اتنا بڑا سکیم۔۔ بس سر پکڑنے کی کمی رہ گئی تھی ماہم کی حالت ویسی ہی ہو گئی "تھی۔۔۔"

"اور ایک مزے کی بات اور تمہیں بتانا بھول گئی تم ذرا میجن کرنا۔۔۔"

"ماہم نے اسبات میں سر ہلایا۔۔۔"

ایک لڑکی جسے ایک بچے کی رونے کی آواز آتی ہے اور وہ بنا بتائے گیسٹ ہاؤس سے نکل آتی ہے "

"بچے کی آواز کا پیچھا کرتے ہوئے اور وہ آواز عین جنگل میں ختم ہو جاتی ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پھر اسے شیر کھا جاتا ہے۔۔ ماہم نے اپنا تبصرہ کیا۔۔۔"

بات تو سنو پہلے۔۔ اسنے ماہم کو ٹوکا۔۔ جب وہ لڑکی بے ہوش ہونے لگتی تو اسے دو آرمی کے "

"آفیسر زبچا لیتے ہیں اور پوچھو وہ لڑکی کون ہے۔۔۔"

"تم تو نہیں ہو گی۔۔ ہو گی کوئی بیوقوف۔۔ ماہم نے منہ بنا کر کہا۔۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایثال بلوچ

دفا ہو نہیں کرنی بات عینی نے بیگ اور شیف سے کافی کاگ اٹھایا اور پیر پٹھکتی ہوئی چلی " گئی۔۔۔

مطلب راتوں کو انکے لیے جاگو اور یہ ہی ہمیں تارے دکھا کر جائیں۔۔ ماہم کو فوراً ملامت ہوئی " کیونکہ وہ کوئی ترکش سیریز دیکھ رہی تھی اور اسکے پیچھے چل دی۔۔۔

" صبح وہ بھی کراچی کی کیا خوب کہنے۔۔۔ "

عینی کافی کاگ لیے لان میں آگئی تھی وہ سویرے اٹھنے کی عادی تھی باقی کے گھر والے سب سو رہے تھے سوائے زارا اور بڑوں کے حیدر ملک۔ ملک سے باہر گئے ہوئے تھے اور حماد ملک " گاؤں زمینوں پر مالی پودوں کی کانٹ چھانٹ کر رہا تھا عینی آکر لان چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔

بہت سکون دہما حول تھا لیکن عینی نا جانے کیوں بے سکون تھی زارا بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھ گئی " دوپٹہ نماز کی صورت اوڑھا ہوا تھا ہاتھ میں تسبیح تھی۔۔ وہ چاشت نماز پڑھ کر آئیں تھیں۔۔۔

عینی کو پیل بھر زارا پر رشک آیا۔۔ آپ کے چہرے پر اتنا سکون اطمینان کیسے ہے میں کیوں اتنی " اداس ہوں مجھے لگتا ہے میرا دل بند ہو جائیگا آپ۔۔۔

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"تم بھی آجاؤ اس سکون کی طرف تمہیں وہ پکار رہا ہے عینی ایک دفہ جا کر تو دیکھو۔۔۔"

میں مانتی ہوں اللہ تعالیٰ ہیں اور وہی ہیں صرف لیکن کیا وہ مجھے معاف کر دیں گے میں تو بہت "گناہ گار ہوں۔۔۔"

"عینی تم نے کبھی کسی رائیٹر کو سنا ہے۔۔۔ عینی نے اس بات میں سر ہلایا۔۔۔"

ایک رائیٹر انسان ہے اسے اپنے لکھے ولن سے بھی پیار ہوتا ہے۔۔۔ اور وہ تو اللہ تعالیٰ ہیں ساری "دنیا کو لکھنے والے تمہیں کیسے معاف نہیں کریں گے وہ اپنے بندوں سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔"

"کیا واقع میں ایسا ہو سکتا ہے۔۔۔ عینی نے اس سے پوچھا۔۔۔"

"ہاں واقع میں۔۔۔" www.novelsclubb.com

"تو مجھے کیا کرنا ہو گا عینی نے مگ پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔"

"دیکھو عینی میں تمہیں نماز پڑھنا سیکھا سکتی ہوں باقی تمہیں اپنی مدد آپ کرنی ہے۔۔۔"

"پہلے کیا کرنا ہوتا ہے۔۔۔"

"پہلے کلمہ پڑھنا ہوتا ہے اسکے بعد ہم مسلمان ہوتے ہیں۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"تو مجھے کلمہ کون پڑھائے گا۔۔ عینی نے اس سے پوچھا۔۔"

"میں اور کون چلو میں ابھی پڑھا دیتی ہوں۔۔"

"اوکے پھر چلیں پڑھائیں۔۔"

تم نے دوپٹہ نہیں لیا۔۔ ایک منٹ میرا آدھا اوڑھو آدھا میں اوڑھ رہی ہوں۔۔ زار نے اپنے

"دوپٹے کا آدھا حصہ اسے اوڑھا دیا۔۔ عینی مسکرائی۔۔"

"اب جو میں پڑھوں گی وہ ہی دھرانا ہے۔۔"

"اوکے۔۔"

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔۔"

www.novelsclubb.com

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔۔ عینی نے زار الفاظ دہرائے۔۔"

"وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔۔"

"وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ۔۔"

"وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔۔ آخری الفاظ پڑھتے ہوئے عینی کو اپنے دل میں سکون اترتا " محسوس ہوا۔۔

"عینی نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔۔ مبارک ہو عینی۔۔ زار نے اسکا نرمی سے ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔"

"عینی مسکرا دی۔۔،

زوبیہ حشام کو لیے باہر آئی تو ان دونوں کو دیکھا۔۔ ارے یہ کیا ہو رہا ہے۔۔ خوشگوار لہجہ میں " پوچھا۔۔

"عینی نے اسلام قبول کیا ہے۔۔ عینی کے بجائے زار نے جواب دیا۔۔"

ارے ماشاء اللہ بہت مبارک ہو۔۔ اس موومنٹ پر ایک تصویر بنتی ہے۔۔ زوبیہ نے حشام کو "چیر پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔۔

زوبیہ نے ایک تصویر ان دونوں کی نکالی۔۔ ماشاء اللہ بہت ہی اچھی پک آئی ہے۔۔ اچھا تم " دونوں میں سے کون چائے پیئے گا۔۔ زوبیہ نے دونوں سے پوچھا۔۔

"میں ابھی کافی پی ہے۔۔ عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔"

"میں پیوں گی میرے لیے شازیہ کے ہاتھ یہاں ہی بھجوادیں۔۔ زار نے زوبیہ سے کہا۔۔"

زگ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

عینی اٹھ کر اپنے اور زارا کے مشترک کمرے میں آگئی پتہ نہیں کونسا سکون تھا جو اسکے دل کو " آگیا تھا۔ وارڈروب سے ایک ڈریس نکالی جو زرنور نے اسکے لیے بنوائیں تھیں اور نہانے چلی " گئی۔۔۔ واپس آئی تو ماہم مندی مندی آنکھیں لیے بیٹھی تھی۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ عینی نے سوالیہ نظروں اسے دیکھا۔۔۔"

"مجھے کیوں نہیں بتایا میں بھی اس موومنٹ میں ہوتی ابھی بھا بھی نے پک دکھائی مجھے۔۔۔"

"تو تم کیا کرتی۔۔۔ عینی نے ٹاول کھول کر کرسی کی پشت پر رکھا۔۔۔"

"میں بھی ایک پک نکلاتی۔۔۔"

"تو ابھی نکلاؤ۔۔۔"

www.novelsclubb.com
"چھوڑو اسے امی نے رات کو تمہارے لیے اسپیشل ڈنر کا اعلان کیا ہے۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

"اور تم کہیں جا رہی ہو۔۔۔ ماہم نے اسکی تیاری دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

"ہاں اپنی باس سے ملنے انہیں کل کی ڈیٹیلز دینی ہیں۔۔۔"

"اچھا جلدی آنا ماہم نے اسے تاقید کی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"جیسا آپ کا حکم۔۔ عینی اپنا بیگ لیتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔"

"عینی آفیس آئی تو فوراً اسے مس شمیم نے طلب کیا وہ سیدھا نکلے آفیس میں آئی۔۔۔"

بیٹھو قراۃ لعین۔۔ مس شمیم نے اسے کرسیوں کی جانب اشارہ کیا۔۔ عینی ایک کرسی کھینچ کر

"بیٹھ گئی۔۔۔"

"قراۃ لعین یہ کیا ہوا میں نے تمہیں اس کام کی زمینداری دی تھی۔۔۔"

میم ہمیں اس کام کے لیے ہیڈ کیا تھا آپ نے لیکن اسکے ساتھ آپ نے ہمیں سکیورٹی دینی

تھی۔ وہاں ہمیں جان کا خطرہ بھی ہو سکتا تھا۔۔ سینے پے ہاتھ باندھے عینی نے دو ٹوک بات

"کی۔۔۔"

www.novelsclubb.com
"مس شمیم خاموش رہیں کیونکہ یہ انکی غلطی تھی۔۔۔"

"میم میں جاؤں۔۔ عینی نے انہیں خاموش دیکھ کر کہا۔۔۔"

عینی اٹھ کر باہر آگئی اپنے کیمین میں آکر اسنے ایک گھیر اسانس لیا لپ ٹاپ آن کر کے ای میلز

چیک کر کے اسنے موبائل فون اٹھایا تین چار دن سے اسنے واٹسپ آن نہیں کیا تھا، اسنے آن کیا

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

عزیزہ اور سوزی کے میسیجز تھے سوزی کی شادی کی تصاویریں سب کے چہرے مسکراہٹ تھی
"عینی بھی مسکرا دی۔۔۔"

"آڈیو میسج سوزی کو کیا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔۔"

دن راتوں میں اور راتیں مہینوں میں تبدیل ہو گئی عینی اب نماز پڑھنے لگی تھی، زارا نماز پڑھتی
"اور وہ اسکے پیچھے پیچھے پڑھتی۔۔۔ قرآن پاک کے لیے ایک انسٹیٹوٹ جانے لگی تھی۔۔۔"

رات کا نا جانے کونسا پہر تھا۔۔۔ وہی خواب ایما کا خون میں لت پت وجود سفید گلاب خون سے
"سرخ ہوتے ہوئے۔۔۔"

رات گہری تھی آسمان میں دور کہیں بجلی چمکی عینی اٹھ بیٹھی، عینی کسی برے خواب سے جاگی
"تھی۔۔۔"

ہاں برا خواب جو وہ روز دیکھتی تھی۔۔۔ ہلق میں پیاس کی وجہ سے جیسے کانٹے آگ آئے تھے۔۔۔
"وہ اٹھی پیروں میں چپل اڑ سے اور چادر اپنے گرد لپیٹی پکن کی طرف آئی پانی پینے۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

باہر بارش شروع ہو چکی تھی وہ بھی تیز۔۔۔ سنہرے بال کھلے کندھوں پر بکھرے ہوئے تھے
چہر اسپاٹ سا تھا۔۔۔ کچن میں آکر رینک سے گلاس اٹھایا، ڈسپینسری سے پانی کا گلاس بھر کر عینی
پیچھے مڑی۔۔۔ وہ وہیں ساکت ہو گئی۔۔۔ اس نے کسی کو بلانے کی کوشش کی لیکن مقابل
نے۔۔۔ اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس کو منا کیا۔۔۔ عینی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ دوبارہ
"کسی کو بلاتی۔۔۔"

وہ لڑکا پورا بھگیا ہوا تھا شاید باہر بارش میں بھگ گیا تھا ہڈی کی ہیڈ سر پر گرائے اس کے قریب "
"آیا۔۔۔"

"عینی دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔"

"کون۔ ہو۔ تم۔ اس نے بمشکل اپنا جملہ مکمل کیا۔۔۔"

"لڑکے نے ہڈی کی کیپ اتار دی دور کہیں بجلی چمکی۔۔۔"

تم۔ وہ بالکل شل ہو گئی پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے چھوٹا، اور کرچی کرچی ہو گیا، وہ وہاں سے "
بھاگتی ہوئی بغیر پیروں میں چبھی کرچیوں کی پرواہ کیے اپنے کمرے میں آئی، دروازہ لاک کیا اور
"دروازے سے ہی لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔"

زگ زبگ از قلم ایشال بلوچ

"مینه زندگی میں سب سے بڑا غلط فیصلہ کیا یہاں آکے (وہ زیر لب بڑ بڑائی۔۔۔"

پاگل دانیاں زیر لب بڑ بڑایا گلاس کی کرچیاں اٹھا کر ڈسٹ بن میں پھینکی اور موپ اٹھا کر خون " صاف کیا۔۔۔"

ہاتھ جھٹک کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ آیا، اسکا اور زاراکا روم آمنے سامنے تھا زاراکے " کمرے سے سسکیوں کی آواز آرہی تھی۔۔۔ وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا۔۔۔"

"زارا واشر روم سے نکلی تو عینی کو دروازے سے لگے نیچے بیٹھی ہوئی دیکھا۔۔۔"

"زاراکا دل گھبرا یا۔۔۔ عینی میری جان کیا ہوا ہے وہ فوراً اسکے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔۔"

وہ یہاں کیوں آیا ہے، مینه اسے بھلا دیا ہے لیکن اب میں یہاں نہیں رہو گی میں واپس جا رہی " ہوں۔۔۔"

"کون آیا ہے۔ زارانے نا سمجھی سے کہا۔۔۔"

"وہ کچن میں ہے ڈائنل وہ کیوں آیا۔۔۔ عینی نے ہچکیاں لیتے ہوئے کہا۔۔۔"

"اچھا یہاں سے تو اٹھو زارانے نرمی سے اسے اٹھاتے ہوئے کہا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

عینی کو بیڈ پر بٹھایا۔ پھر اسکا پیر دیکھا جو بے حد زخمی تھا۔ کیا کرتی ہو لڑکی پیر کتنا زخمی کر لیا " ہے۔۔۔"

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا، میں نے کتنی مشکل سے یہ فیملی بنائی۔ مجھے سب کی عادت ہو گئی " ہے میرے نصیب میں رشتے ہی نہیں۔۔۔"

زارا الماری کی طرف بڑھ گئی میڈیکل باکس اٹھایا اور اسکی طرف آئی۔۔ گھٹنوں کے بل " بیٹھی۔۔۔"

"وہ سمجھتا کیا ہے خود کو جب چاہا جیسے چاہا مجھ سے میرے رشتے چھین لے گا۔۔۔"

اب زارا نے اسپریٹ سے اسکا پیر صاف کیا مرہم لگا کر پیٹی باندھی پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔ عینی " تمہیں آرام کرنے کی ضرورت ہے سو جاؤ میں آتی ہوں۔۔۔"

"آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔"

"یہیں ہوں تم آرام کرو۔۔ زارا نے نرمی سے اسکا گال چھوا اور باہر نکل آئی۔۔۔"

دانیال کے روم کی لائٹ آن تھی اس نے دروازہ کھول کر دیکھا وہاں کوئی نہیں تھا۔۔ وہ " دروازہ واپس بند کرتی کچن کی طرف آئی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"وہاں وہ کھڑا تھا چھولے پر چائے کا پتیدہ رکھا ہوا تھا۔۔۔ دانیال نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔"

"ہائے ڈون چائے پیئیں گی۔۔۔"

کون ہو تم۔۔۔ زار نے درشتی سے پوچھا۔۔۔ یہ لڑکی سچ میں پاگل ہے۔۔۔ دانیال بڑبڑایا وہ عینی کو "کہہ رہا تھا۔۔۔"

"میں دانیال حسن ہوں اور میں اپنی کہانی کا ولن خود ہوں۔۔۔"

"کیا، کیا ہے تم نے عینی کے ساتھ۔۔۔"

"کچھ نہیں وہ خود ڈر کر بھاگ گئی مینے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

"ڈران سے لگتا ہے دانیال جنہوں نے کبھی ڈرایا ہو۔۔۔ اب بتاؤ وہ کیسے جانتی ہے تمہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دانیال خاموش ہو گیا دو مگ میں چائے انڈیلی مگ آدھے آدھے ہو گئے۔۔۔ ایک مگ اسکی "

"جانب بڑھایا اور اپنا لیکر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔"

"میں تھک گیا ہوں اب اور نہیں بس۔۔۔"

"زار نے اسکے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھی۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایشال بلوچ

دانیال نے اسے اے ٹویڈ بات بتائی، اور ہیلپ بھی مانگی۔ اب بتائیں کریں گی میری "

"ہیلپ۔۔۔"

"عینی کور و کنا ہو گا وہ جارہی ہے۔۔۔"

"زارا نے گویا اسکے سر پر بم دھماکہ کیا۔۔۔"

"لیکن تم ٹینشن نہ لو میں سب کر لوں گی۔۔۔"

"دانیال مسکرا دیا۔۔۔"

"ویسے چائے اچھی بنا لیتے ہو۔۔۔ زارا نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اگلی صبح عینی سویرے اٹھ کر آفس چلی گئی آفس میں بھی اکا دکا لوگ موجود تھے وہ کسی بھی "

طرح اپنے آپ کو مصروف اور اس گھر سے دور رکھنا چاہتی تھی جب تک اسکی جاب کی کمیٹمنٹ

"پوری ناہوتی۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

صبح بغیر کافی پیئے وہ گھر سے نکل آئی تھی، سر میں ٹھیس ابھری کیفن کی شدید کمی تھی، وہ "اٹھی کافی مشین تک آئی۔۔ کافی لے کر جب واپس آئی تو اسکی فون پر کال آنے لگی تھی کال ماہم کی تھی اس نے اٹینڈ کر لی۔۔"

"ہیلو عینی کہاں ہو، کیا تم مجھے یونیورسٹی سے پک کر سکتی ہو۔۔"

"زید سے کہو میں مصروف ہوں۔۔"

"اس کی کھوڑ تو گاڑی خراب ہے مجھے تم پک کرو یا ساری یونیورسٹی خالی ہو چکی ہے۔۔"

عینی نے گھڑی دیکھی جو اب دوپہر کے تین بج رہی تھی۔۔ اچھا ویٹ کرو میں آرہی ہوں۔۔"

www.novelsclubb.com
"عینی نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔"

"اسکا کام بھی ختم ہو چکا تھا لیکن فحال وہ گھر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔"

"ماہم کی یونیورسٹی وہ تقریباً پندرہ منٹ میں پہنچ گئی تھی۔۔"

"ماہم صبیحہ کے ساتھ باہر نکل آئی آج صبیحہ کو بھی کوئی پک کرنے نہیں آیا تھا شاید۔۔"

"ماہم اور صبیحہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھیں۔۔ سلام دعا کے بعد اسنے گاڑی آگے بڑھائی۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"کیا کھانا ہے لڑکیوں کوئی اچھا سار یسٹورانٹ بتاؤ بھوک لگی ہے بہت۔۔۔"

ارے آپ مجھے ڈراپ کر دیں جلدی میں پھر کبھی کھالوں گی۔۔ صبیحہ نے معذرت خواہ انداز میں کہا۔۔۔

"اوکے اپنے گھر کا ایڈریس بتاؤ۔۔۔"

"ہمارے پچھلی اسٹریٹ میں ہے اس کا گھر۔۔ ماہم نے جواب دیا عینی خاموش رہی۔۔۔"

صبیحہ کو اسکے گھر چھوڑ کر وہ دونوں گھر آئیں گھر کے نچلے حصے میں خاموشی تھی شاید سب اوپر تھے عینی ماہم کے ساتھ اسکے روم میں آگئی۔۔۔

www.novelsclubb.com
ماہم کپڑے تبدیل کر کے آئی تو عینی سوچکی تھی، وہ آہستگی سے لائٹ آف کرتی باہر نکل آئی "اسے پتہ تھا سب اوپر ہونگے جب سے خدیجہ کی شادی ہوئی تھی سب مصروف ہو چکے تھے ماہم بہت دنوں بعد آج صبا بیگم کے پورشن میں آئی تھی۔۔ لاونج سے باتوں کی آوازیں آرہیں تھیں "وہ لاونج کی جانب بڑھ آئی وہاں دانیال زید اور زارا بیٹھے تھے۔۔۔ کیسے ہیں دانی بھائی۔۔۔"

"ماہم زارا کے ساتھ صوفہ پر بیٹھ گئی۔۔۔"

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

"میں تو ٹھیک ہوں تم بتاؤ پڑھائی کیسی جارہی ہے۔۔۔"

"اب اچھی جارہی ہے دو چڑیلیں جو الگ ہوئیں ہیں۔۔۔ جو اب زید نے دیا۔۔۔"

"جو اباما ہم نے گھوری ڈالی۔۔۔"

"اور دانیال بھائی سنا ہے پھوپھو آپ کو شادی کے بغیر جانے نہیں دینے والی۔۔۔"

"اور اس دفایہ بھی نہیں جانے والا۔۔۔ جو اب زار نے دیا۔۔۔"

"سچ میں ماہم نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔"

"دانیال مسکرا دیا۔۔۔"

"اور امی والے کدھر ہیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

زوبیہ کے بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اسکی عیادت کے لیے گئے ہیں۔۔۔ زار نے اسے

"بتایا۔۔۔"

عینی کی آنکھ مغرب کی آذان کی آواز پر کھلی، پہلا خیال اسے نماز عصر قضا ہونے کا خیال آیا وہ "اٹھ بیٹھی آذان کمپلیٹ سن کے وہ وضو کر کے آئی پھر نماز ادا کی اور کچن سے کافی بنا کر ٹیسرے پر

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

چلی آئی سامنے تخت پڑا تھا دوپٹہ ابھی تک اسے نماز کی صورت پہنا ہوا تھا وہ تخت پر آ کر بیٹھ گئی اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ کوئی خاموشی سے تھوڑا فاصلہ رکھ کر تخت پر بیٹھا۔ عینی نے مڑ کر نہیں دیکھا اسے پتہ تھا وہ کون ہے۔۔۔

"عینی سوری۔۔ صرف دو الفاظ۔۔۔"

عینی نے مڑ کر دیکھا اسکی آنکھوں میں کیا نہیں تھا، دکھ۔ تکلیف۔ نمی۔۔ میں قراۃ لعین حیدر " ہوں۔۔ مرگئی عینی مام اور ایما کے ساتھ۔۔ عینی نے سر دلہجے میں کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"ایک دفا معاف نہیں کر سکتی میں سب کچھ ٹھیک کر لوں گا عینی معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔"

عینی پلٹی۔۔ سنہری آنکھیں ہیزل براؤن آنکھوں میں گھاڑیں۔۔ نا آتے مینے نہیں کہا۔۔ اب " پلینز مجھے میری زندگی جینے دو۔۔ میرے لیے اب تم مر گئے میں تمہارے لیے۔۔ یہاں کوئی "عینی نہیں نہ کوئی ڈائمنڈ ہے اب میرے سامنے کبھی نا آنا۔۔۔

"وہ کہہ کر مڑی لبے لبے دگ بھرتی چلی گئی۔۔۔"

دانیال اس وقت جیسے آدھا مرچکا تھا۔۔ آنکھوں میں آئی نمی صاف کی اور اٹھ کھڑا ہوا شکستہ " قدموں کے ساتھ۔۔۔

دانیال اب گھر سے بہت دور نکل آیا تھا، پیدل چلتے چلتے اسکے پیر درد کر رہے تھے، رات کے دو بج رہے تھے، یہ ایک سنسان جگہ تھی ہاں یہ قبرستان تھا خاموشیوں کا شہر۔۔ دانیال نہ قبرستان کے اندر گیا نا آگے بڑھ سکا، پیچھے سے کسی نے اس پر حملہ کر دیا اسنے جیب میں ہاتھ سے "چیک کیا لیکن وہ کچھ لیے بغیر ہی گھر سے آ گیا تھا۔۔ گولی سیدھا سے آ گئی۔۔"

دانیال کی آنکھوں کے گرد اندھیرا بڑھتا گیا، اسکی سماعت سے جو آخری الفاظ ٹکرائے وہ عینی کی "آخری باتیں تھیں تیز دھار چھرے کی طرح۔۔"

ابے یہ کس کو لگا دی گولی یہ وہ نہیں سرکار کا بندہ۔ ہے چل نکل اب۔۔ ایک شخص نے ہتھلاتے "ہوئے کہا۔۔۔" www.novelsclubb.com

سانس لے رہا ہے بھاگ نکل یہاں سے۔۔ دوسرا آدمی بولا۔۔ انہوں نے منہ ڈھانپ رکھے تھے "سفید اور لال رومال سے جو سعودیہ میں پہنے جاتے تھے۔۔"

وہ دونوں آدمی وہاں سے بھاگ نکلے۔۔ دانیال نے ہاتھ ادھر ادھر مارا لیکن سب بے سود "تھا۔۔ وہ اتنا بے بس کبھی نہیں ہوا تھا جتنا آج وہ خود کو محسوس کر رہا تھا۔۔"

رات کے تین بج رہے تھے۔ زید لاونج میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا، عینی کی آنکھ آج " پھر ایک برے خواب سے کھولی تھی۔۔ عینی زارا کے روم سے نکل آئی اس کا دم گھوٹ رہا " تھا۔۔ وہ باہر آئی تو اسے زید نظر آیا۔۔

"کیا ہوا ہے زید۔۔ عینی نے اسے وہاں پا کر پوچھا۔۔"

دانیال بھائی گھر نہیں آئے انکا موبائل فون کپڑے گاڑی سب کچھ یہاں ہے یہاں تک کے " یونیفارم بھی۔۔

"پھر۔۔ عینی نے لاپرواہی سے پوچھا۔۔"

"وہ ایسے لاپرواہی نہیں کرتے دعا کرو وہ کسی مصیبت میں ناہو۔۔"

کچھ نہیں ہوتا اسے۔۔ عینی کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔ زید نے اسکی بات پر غور نہیں کیا۔۔ کچن " میں آکر عینی نے ایک گلاس پانی لیا، پھر پینے لگی ہی تھی کے موبائل فون پر رنگ ہوئی۔۔ گلاس " واپس رکھا اور باہر نکل آئی۔۔

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

جی جی کس ہاسپٹل میں۔۔ میں ابھی آرہا ہوں کتنا ٹائم ہوا ہے۔۔ عینی کا دل دھک سے رک " "گیا۔۔۔

زید باہر کی طرف بڑھا لیکن عینی نے اسکے آگے آکر راستہ روکا۔۔ کہاں جا رہے ہو " "زید۔۔ آنکھوں میں نمی لیے اسنے پوچھا۔۔۔

"دانیال بھائی پر کسی نے فائرنگ کی ہے، وہ ہاسپٹل میں ہیں مجھے جانا ہوگا۔۔۔"

"عینی کو بے تحاشا اپنی باتیں یاد آئیں جو اسنے دانیال کو کہیں تھیں۔۔۔"

"م۔ میں بھی چل رہی ہوں پلینز منانہ کرنا پلینز۔۔۔"

"زید نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ اچھا چلو دیر ہو رہی ہے مجھے جلدی کرو۔۔"

www.novelsclubb.com

"چلو میں ٹھیک ہوں ابھی جلدی کرو۔۔ عینی نے زید کو کہا۔۔۔"

وہ لوگ ہاسپٹل پہنچ چکے تھے، سردراہداری موت سی خاموشی، عینی راہداری کی بیچ پر ایک "

سرے پر بیٹھ گئی زید ڈاکٹر سے بات کر رہا تھا گاھے بگاھے وہ عینی پر بھی نظر ڈال لیتا جو اس وقت

"پلازہ ٹی شرٹ اور گلے میں ایک اسٹالر ڈالے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"

"زید خاموشی سے بیچ کے دوسرے سرے پر آکر بیٹھا۔۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

میرے لیے یہ ہاسپٹلز بہت خوفناک یادیں ہیں میری۔۔ پہلے مام اور ایما۔ اب ڈائٹل۔۔ شاید " میں منحوس ہوں۔۔ سنہری آنکھیں سوج چکی تھیں وہ مسلسل روتی آئی تھی۔۔ زید پہلے پہل تو ڈائٹل عینی کار و ناچکھ سمجھ نہیں پایا پھر جب اسے سمجھ میں آیا تو اٹھ کر اس کے سامنے آکھڑا "ہوا۔۔"

دیکھو عینی، ہماری اپنی قسمت ہوتی ہے اور اپنا درد، کسی اور کی قسمت ہم سے نہیں جوڑ " جائیگی۔۔ دانی بھائی کا یہ نصیب ہے، تمہارا کوئی تصور نہیں۔۔ ادھر میری طرف دیکھو۔۔ وہ تم سے کل معافی مانگ رہے تھے۔۔ عینی نے شاکی نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ ایک منٹ میں بات کلیئر کرنا چاہتا ہوں رات میں اتفاقاً باتیں سن لیں تھیں تم دونوں کی اور کل سے میں اس کشمکش میں مبتلا تھا کیا معاملہ ہے۔۔ زید اب گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھا ایک ہاتھ بیچ کے سرے پر ٹکایا ہوا تھا۔۔ میں کزن ہونے کے ناطے ایک ہی مشورہ دوں گا۔۔ معاف کروا نہیں۔۔ وہ بہت اچھے "انسان ہیں۔۔"

"اس نے مجھے ٹھکرایا۔۔ عینی بڑبڑائی۔۔"

"خود کو مار کر یہ قدم اٹھایا ہو گا اب تم انہیں مار رہی ہو۔۔ زید سیدھا ہوا۔۔"

"نہیں میں نہیں مار سکتی زید میں کیسے۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایصال بلوچ

"تم مار رہی ہو، آنا کو مارنے کے بجائے تم دانی بھائی کو مار رہی ہو۔۔۔"

زید پلیز مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔ عینی نے بے بسی سے کہا۔۔۔ آتے جاتے ڈاکٹر زانہیں دیکھ " رہے تھے۔۔۔"

"اگر تم چاہو تو یہ آخری تکلیف ہو سکتی ہے ورنہ ساری زندگی پچھتاؤ گی۔۔۔"

"عینی نے جواب نہیں دیا اسے پتہ تھا وہ کیا بولے گا۔۔۔"

"ڈاکٹر ان کی طرف ہی آرہا تھا۔۔۔ زید سیدھا کھڑا ہو گیا۔۔۔"

"دانیال حسن کے ساتھ کون ہے۔۔۔"

"میں ہوں۔۔۔ زید ان کی جانب آیا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

دانیال کی کنڈیشن ٹھیک ہے اب، اچھا ہوا بروقت انہیں ہاسپٹل میں پہنچا دیا گیا ورنہ کچھ بھی "

"ہو سکتا تھا کچھ ٹائم بعد روم میں شفٹ کیا جائیگا انہیں۔۔۔"

لو عینی تمہیں ایک اور موقع مل گیا اب میں کینیٹین جا رہا ہوں کافی پیو گی۔۔۔ عینی نے اس بات میں "

"سر ہلا دیا۔۔۔"

زگ زیگ از قلم ایصال بلوچ

صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے تھے۔ عینی پر میز روم سے نماز پڑھ کر واپس آئی، زید کہیں باہر گیا" ہوا تھا دانیال کو روم میں شفٹ کیا جا چکا تھا وہ آہستگی سے دروازہ کھولے اندر آئی۔۔ دانیال بیڈ پر سو رہا تھا بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی دوسرا سینے پر دھرا "ہوا تھا۔۔۔ عینی اسٹول کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔ پتہ نہیں کہاں سے آنسوں کا ریلانکلا۔۔۔

ڈائنل میں ناراض نہیں ہوں تم سے، بس میں ڈرتی ہوں۔ مجھ سے جڑے لوگوں نے بہت تکلیف دیکھی ہے کہیں تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو مجھے معاف کر دینا۔ میں تم لوگوں کی زندگیوں سے چلی جاؤنگی میں تم لوگوں کے قابل نہیں۔۔ عینی کچھ وقت یو نہی روتی رہی پھر اٹھ کر جانے لگی۔۔۔

"کونسی سستی اموشنل مووی دیکھ کر آئی ہو۔۔"

"دانیال کی آواز پر وہ بے اختیار پلٹی۔۔۔"

"تم تم جاگ رہے تھے بتایا کیوں نہیں۔۔ عینی نے گھوری ڈالے پوچھا۔۔۔"

"شکر ہے تم ناراض نہیں مجھ سے۔۔۔"

"عینی واپس پلٹی۔۔۔"

زگ۔ زیگ۔ از قلم ایشال بلوچ

"ایک احسان کرو گی۔۔ دانیال کی آواز پر وہ وہیں رک گئی۔۔"

"تم کبھی نا جاؤ۔۔"

،، میں بہت منحوس ہوں رہ کر کیا کرونگی۔۔"

"ٹھیک ہے میں بھی منحوس ہوں دونوں منحوس اچھی بنے گی۔۔،،"

"عینی کا قہقہہ چھوٹا۔۔"

"دانیال بھی مسکرا دیا۔۔"

ایک مہینہ بعد دانیال ٹھیک ہو کر واپس کب کا آچکا تھا۔ عینی اور دانیال کا آج نکاح تھا۔۔ زید " نے سالانہ امتحانات میں ٹاپ کیا تھا۔ اسے ایس ایس پی کی پوسٹ مل گئی تھی، حیدر ملک اور حماد ملک بھی گھر میں تھے۔ صبا بیگم نے نکاح کی تقریب بہت دھوم دھام سے رکھی تھی ولیمہ دانیال کی کراچی پوسٹنگ کے بعد ہونا تھا۔۔"

زگ زگ۔ از قلم ایصال بلوچ

ماہم نے جاب کے لیے اپلائی کر دیا تھا، اور زارا بھی ایک بہت اچھی کمپنی میں انجسیر تھی " خدیجہ بھی لندن سے نکاح اٹینڈ کرنے آگئی تھی تین منزلہ عمارت کو دلہن کی طرح سجایا گیا " تھا۔۔۔

عینی نی وائیٹ کلر کی میکسی پہنی تھی جس کا دوپٹہ سرخ اور سفید رنگ کے کنٹراس میں تھا۔ " سنہرے بال کھول کر آگے ڈالے ہوئے تھے ماہم اسے لینے آئی تو دنگ رہ گئی۔۔۔

" ماشاء اللہ کتنی خوبصورت لگ رہی ہو۔۔۔ ماہم نے اسے سراہا۔۔۔ "

تم سے کم لگ رہی ہوں۔۔۔ عینی نے اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے " کہا۔۔۔

" چلیں ڈیسرسٹ کزن اینڈ بھابھی۔۔۔ خدیجہ نے دروازہ کھولتے ہی کہا۔۔۔ "

" زارا آپنی کہاں ہیں۔۔۔ میں یہاں ہوں ماہم کے پوچھنے پر زارا بھی آکر کھڑی ہو گئی۔۔۔ "

" عینی پھولوں کی چادر کے سائے میں چلتی اسٹیج تک آئی۔۔۔ "

جہاں دانیال ایک سائیڈ پر بیٹھا تھا بیچ میں پردہ تھا۔ نکاح خواہ نے نکاح کا پڑھانا شروع کر دیا۔ " یہاں قبولیت ہوئی وہاں فرشتے مسکرائے دو لوگ ایک زگ زگ میں مل گئے۔۔۔ آتش بازی نے

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

آسمان کو رنگین کر دیا۔۔ حیدر ملک بہت خوش تھے انتہائی خوش، انہوں نے عینی کو گلے لگایا۔۔ باپ بیٹی کے شکوے دور ہو گئے عینی کو اپنا خاندان مل گیا۔۔ زرینہ تو صدقے واری جا رہیں تھیں عینی پر۔۔ سب لوگوں کے چہروں پر جو حسن ملک حسنین اور مناہل کے جانے کی اداسی ہوتی تھی وہ چھٹنے لگی تھی قراۃ لعین حیدر اور دانیال حسن کی وجہ سے یہ زگ زگ میں "بندھے رشتے مل گئے۔۔ (زگ زگ زندگی کی لکیر)۔۔"



www.novelsclubb.com

زگ زگ از قلم ایشال بلوچ

السلام علیکم میر از گزیگ کا سفر یہاں تمام ہوتا ہے مینے دو سال ز گزیگ کو بنایا سنوارہ ہے امید " ہے پڑھ کر اچھا لگے گا میرے دو سال کی محنت ہے۔۔ کبھی میں تھک جاتی پھر خود کو دلا سہ دیتی " کے تم کر لوگی اور مینے کر لیا ز گزیگ کو کمپلیٹ۔۔

میری ایک ہی خواہش ہے کہ میں اپنے ریڈرز کو ایک ایسی چیز پیش کروں جو کسی کو ادا سنا " کرے کوئی ڈپر یس انسان پڑھے تو رلیکس ہو جائے۔۔

اور دوسری بات ہم اپنے ملک کی صرف ڈارک سائڈ دکھاتے ہیں پلیز کچھ پوزیٹو لکھیں اور " پڑھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ۔۔۔"